e-paper www.avadhnama.com

Postal Registration No. GPOLW/MP-50/2012-14 • RNI No. UPURD/2001/6110

LUCKNOW

روزنامہ

اودھ نامہ

avadhnama

Rs.3/- Vol- 25 , Issue, 214 Tuesday , May 05 2026 Pages -8

قیمت ۳/روپیہ جلد نمبر(۲۵) شمارہ نمبر(۲۱۴) لکھنؤ، بروز منگل ۵-مئی ۲۰۲۶ء، مطابق ۱۸- ذیقعدہ ۱۴۴۷ھ صفحات-۸

یوپی میں بارش اور تیز آندھی کا سلسلہ جاری رہے گا، محکمۂ موسمیات کا الرٹ

لکھنؤ (یو این آئی) اتر پردیش میں سرگرم مغربی ہواؤں اور نچلی فضائی سطح پر بننے والے گردشی نظام کے اثرات کے باعث موسم نے اچانک کروٹ لے لی ہے۔ بحرۂ عرب اور خلیجِ بنگال سے آنے والی نم ہواؤں کے باہمی اثر سے ریاست بھر میں فضائی بے چینی میں اضافہ ہوا ہے جس کے نتیجے میں کئی علاقوں میں گرج چمک، تیز آندھی، ژالہ باری اور موسلا دھار بارش کا سلسلہ جاری ہے۔ محکمۂ موسمیات نے ریاست میں اورنج الرٹ جاری کرتے ہوئے کہا ہے کہ یہ موسمی سرگرمیاں پانچ مئی تک برقرار رہنے کا امکان ہے جس کے بعد موسم میں بتدریج بہتری آ سکتی ہے۔ محکمہ کے مطابق آئندہ 24 گھنٹوں کے دوران زیادہ سے زیادہ درجۂ حرارت میں 4 سے 6 ڈگری سیلسیس تک کمی ریکارڈ کی جا سکتی ہے، تاہم اس کے بعد دوبارہ اضافہ ہونے کی توقع ہے۔ گزشتہ 24 گھنٹوں کے دوران ریاست کے کئی اضلاع میں شدید سے انتہائی شدید بارش ریکارڈ کی گئی۔

مشرقِ وسطیٰ کشیدگی کے باعث ہندوستان میں فضائی سفر متاثر

نئی دہلی: مشرقِ وسطیٰ میں جاری کشیدگی کے اثرات ہندوستان کے فضائی سفر پر بھی واضح طور پر دیکھنے کو ملے ہیں، جہاں اپریل کے مہینے میں مسافروں کی تعداد میں نمایاں کمی درج کی گئی۔ شہری ہوابازی کی وزارت کے تازہ اعداد و شمار کے مطابق مارچ کے مقابلے میں اپریل میں گھریلو اور بین الاقوامی دونوں سطحوں پر ہوائی آمد و رفت میں کمی آئی ہے، جس کی بڑی وجہ مغربی ایشیا میں پیدا شدہ غیر یقینی صورتحال رہی۔ اعداد و شمار کے مطابق اپریل میں گھریلو ہوائی سفر کرنے والے مسافروں کی تعداد تقریباً 140.8 لاکھ رہی، جو سالانہ اور ماہانہ بنیاد پر قریب 4 فیصد کمی کو ظاہر کرتی ہے۔ دوسری جانب بین الاقوامی پروازوں میں اس سے بھی زیادہ گراوٹ دیکھی گئی، جہاں مسافروں کی تعداد کم ہو کر 28.3 لاکھ رہ گئی، جو مارچ کے مقابلے میں تقریباً 20 فیصد کم ہے۔ ماہرین کے مطابق مشرقِ وسطیٰ میں جاری تنازعات اور فضائی حدود پر عائد پابندیوں کے سبب کئی اہم بین الاقوامی راستے متاثر ہوئے۔

پانچ ریاستوں کے اسمبلی انتخابی نتائج

بنگال اور تامل ناڈو میں بڑا الٹ پھیر، کیرالہ میں یو ڈی ایف کی جیت

آسام اور پڈوچیری میں این ڈی اے حکومت کی واپسی، تمل ناڈو میں تھلاپتی وجے کا چل گیا جادو لیکن معلق اسمبلی کے آثار، کسی پارٹی کو واضح اکثریت نہیں،

مغربی بنگال اسمبلی انتخابات میں بی جے پی کی زبردست جیت، کیرالہ میں یو ڈی ایف نے دو تہائی اکثریت کے ساتھ 10 سال بعد اقتدار میں کی واپسی

نئی دہلی (ایجنسی) پانچ ریاستوں کے اسمبلی انتخابات کی ووٹوں کی گنتی کے رجحانات میں مغربی بنگال اور تامل ناڈو میں بڑے الٹ پھیر کے امکان کے ساتھ بھارتیہ جنتا پارٹی بنگال میں اپنے دم پر زبردست اکثریت حاصل کر لی ہے، وہیں تامل ناڈو میں اداکار وجے کے کرشمے کے دم پر ٹی وی کے واضح طور پر سب سے بڑی پارٹی کے طور پر ابھری ہے۔ کیرالہ میں کانگریس کی قیادت والے متحدہ جمہوری محاذ (یو ڈی ایف) نے 102 نشستیں جیت کر دو تہائی سے زیادہ اکثریت کے ساتھ 10 سال بعد اقتدار میں زبردست واپسی کی ہے۔

مغربی بنگال کی سیاست میں ایک نئے عہد کا آغاز ہوا ہے۔ ریاست کی انتخابی تاریخ میں یہ پہلی بار ہے جب بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) کی مکمل اکثریت کی حکومت بننے جا رہی ہے۔ اس شاندار جیت کے ساتھ ہی بنگال کے اقتدار پر ترنمول کے 15 سالہ دورِ حکومت کا خاتمہ ہو گیا ہے۔ بی جے پی نے 294 نشستوں والی ریاستی اسمبلی میں اب تک 130 نشستوں پر جیت حاصل کر لی ہے اور 77 نشستوں پر برتری بنائے ہوئے ہے۔ اس طرح اس کی جیت کا اعداد و شمار 207 تک پہنچتا دکھائی دے رہا ہے۔ ترنمول کانگریس نے صرف 48 نشستوں پر جیت حاصل کی اور 32 نشستوں پر برتری کے ساتھ اس کی جھولی میں زیادہ سے زیادہ 80 نشستیں ہی آ سکیں گی۔ کانگریس نے دو نشستیں جیتیں اور عام جنتا اونین پارٹی (اے جے یو پی) نے بھی دو ہی نشستوں پر کامیابی حاصل کی ہے۔ اگر گزشتہ انتخابات کی کارکردگی پر نظر ڈالیں تو 2019 کے لوک سبھا انتخابات میں ترنمول کو 43.3 فیصد ووٹوں کے ساتھ 22 نشستیں ملی تھیں، جبکہ بی جے پی 40.25 فیصد ووٹ حاصل کر کے 18 نشستوں تک پہنچی تھی۔ اس کے بعد 2021 کے اسمبلی انتخابات میں بڑی تبدیلی دیکھی گئی، جہاں ترنمول نے 47.94 فیصد ووٹوں کے ساتھ 213 نشستیں جیت کر اپنی گرفت مضبوط کی تھی، جبکہ بی جے پی 38.13 فیصد ووٹ شیئر کے ساتھ 77 نشستوں پر سمٹ گئی تھی۔ انتخابی سفر کے حالیہ اعداد و شمار کو دیکھیں تو 2024 کے لوک سبھا انتخابات میں ترنمول نے 46.16 فیصد ووٹ حاصل کر کے 29 نشستیں جیتیں، جبکہ بی جے پی 39.08 فیصد ووٹ شیئر کے ساتھ 12 نشستوں پر رہی۔

کیرالا میں بھارتیہ جنتا پارٹی نے ریاست کے اسمبلی انتخابات میں پہلی بار اپنا کھاتہ کھولتے ہوئے تین نشستیں حاصل کی ہیں۔ 140 رکنی اسمبلی انتخابات کے پیر کو جاری ہوئے نتائج کے مطابق کانگریس کو 63 نشستیں ملی ہیں، جبکہ اس کی حلیف جماعت انڈین یونین مسلم لیگ (آئی یو ایم ایل) کو 22، کیرالہ کانگریس کو سات اور ریوولیوشنری سوشلسٹ پارٹی کو تین نشستیں ملی ہیں۔ کیرالہ کانگریس جیکب، ریوولیوشنری مارکسسٹ پارٹی آف انڈیا اور کمیونسٹ مارکسسٹ پارٹی کیرالہ اسٹیٹ کمیٹی کو ایک ایک نشست ملی ہے۔ یو ڈی ایف سے وابستہ چار آزاد امیدوار بھی جیت حاصل کرنے میں کامیاب رہے ہیں۔ دوسری طرف مارکسوادی کمیونسٹ پارٹی (سی پی آئی ایم) کی قیادت والے بائیں بازو کے جمہوری محاذ (ایل ڈی ایف) کو بری طرح شکست کا سامنا کرنا پڑا ہے۔ سی پی آئی ایم کو صرف 26 نشستیں ہی مل سکی ہیں، جبکہ اس کی حلیف جماعت ہندوستانی کمیونسٹ پارٹی (سی پی آئی) کو آٹھ نشستوں پر ہی اکتفا کرنا پڑا ہے۔ راشٹریہ جنتا دل کو ایک نشست ملی ہے۔ وزیرِ اعلیٰ پی وجین انتخاب جیتنے میں کامیاب رہے ہیں لیکن ان کے کئی وزارتی ساتھیوں کو شکست کا سامنا کرنا پڑا ہے۔ کانگریس کے سینئر لیڈر اور اسمبلی میں اپوزیشن لیڈر وی ڈی ستیشن اور رمیش چینیتھلا انتخاب جیت گئے ہیں۔ بی جے پی کے ریاستی صدر راجیو چندر شیکھر نے نیموم نشست سے جیت حاصل کی ہے۔ پارٹی کے ایک اور سینئر لیڈر اور سابق مرکزی وزیر وی مرلی دھرن کزاکوٹم اور بی بی گوپا کمار چتھنور نشست سے کامیاب رہے ہیں۔

تامل ناڈو میں بھی رجحانات میں ایگزٹ پول کے برعکس بڑا الٹ پھیر دیکھنے کو ملا ہے۔ ریاست میں ابھی تک رجحانات میں کسی بھی جماعت کو واضح اکثریت کے اشارے نہیں ملے ہیں، لیکن اسمبلی کی 234 میں سے 224 نشستوں کے رجحانات میں ٹی وی کے غیر متوقع طور پر 110 نشستوں کے ساتھ سب سے آگے ہے۔ انا ڈی ایم کے دوسرے نمبر پر 57 نشستوں پر اور حکمراں ڈی ایم کے 48 نشستوں پر آگے رہتے ہوئے تیسرے نمبر پر ہے۔ کانگریس 4 اور پی ایم کے 5 نشستوں پر آگے ہے۔ پچھلے انتخاب میں ڈی ایم کے اتحاد کو 158 جبکہ انا ڈی ایم کے اتحاد کو 69 نشستیں ملی تھیں۔

آسام اسمبلی کی 126 میں سے 124 نشستوں کے رجحانات موصول ہوئے ہیں اور ان میں این ڈی اے کو واضح اکثریت ملتی دکھائی دے رہی ہے۔ رجحانات میں بی جے پی کو 79، کانگریس کو 24، آسام گن پریشد کو 09 اور بوڈولینڈ پیپلز فرنٹ (بی او پی ایف) کو 10 نشستوں پر برتری حاصل ہے۔ پچھلے انتخابات میں این ڈی اے کو 74، کانگریس اتحاد کو 28 اور اے یو ڈی ایف کو 15 نشستیں ملی تھیں۔ کیرالہ میں اندازوں کے مطابق کانگریس کی قیادت والے متحدہ جمہوری محاذ کو اکثریت ملنے جا رہی ہے۔ اسمبلی کی 140 میں سے 127 نشستوں کے رجحانات ملے ہیں جن میں سے کانگریس کو 63، اس کی حلیف جماعت انڈین یونین مسلم لیگ کو 23، مارکسی کمیونسٹ پارٹی کو 25، بھارتیہ کمیونسٹ پارٹی کو 09 اور کے ایف سی کو 7 نشستوں پر برتری مل رہی ہے۔ پچھلے انتخاب میں بائیں بازو کے جمہوری محاذ (ایل ڈی ایف) کو 94 اور متحدہ محاذ کو 42 نشستیں ملی تھیں۔ پڈوچیری اسمبلی کی 30 میں سے 16 نشستوں کے نتائج اور ابتدائی رجحانات موصول ہوئے ہیں جن میں این ڈی اے کے اکثریت کی طرف بڑھنے کے اشارے ملے ہیں۔ اے آئی این آر سی نے چھ نشستیں جیت لی ہیں اور اس کے امیدوار تین نشستوں پر آگے ہیں۔ آزاد امیدوار ایک نشست پر جیت کے ساتھ دو نشستوں پر آگے چل رہے ہیں۔ بی جے پی نے ایک نشست جیتی ہے اور ایک پر آگے ہے۔ کانگریس اور انا ڈی ایم کے نے بھی ایک ایک نشست جیتی ہے۔

بنگال کی جیت کے بعد گنگوتری سے گنگا ساگر تک کمل کی حکمرانی: پی ایم مودی

نئی دہلی: وزیرِ اعظم نریندر مودی نے مغربی بنگال اور آسام سمیت 5 ریاستوں کے انتخابی نتائج کے بعد نئی دہلی میں بھارتیہ جنتا پارٹی کے مرکزی دفتر میں کارکنوں سے خطاب کرتے ہوئے ان نتائج کو جمہوریت کی طاقت اور عوامی اعتماد کا مظہر قرار دیا۔ انہوں نے کہا کہ مغربی بنگال میں تقریباً 93 فیصد ووٹنگ اپنے آپ میں ایک تاریخی واقعہ ہے، جبکہ آسام، تمل ناڈو، پڈوچیری اور کیرالہ میں بھی ووٹنگ کے نئے ریکارڈ قائم ہوئے، خاص طور پر خواتین کی بڑی شرکت نے جمہوریت کی ایک روشن تصویر پیش کی ہے۔ وزیرِ اعظم نے انتخابی عمل میں شامل تمام افراد، الیکشن کمیشن، سکیورٹی فورسز اور دیگر عملے کی ستائش کرتے ہوئے کہا کہ ان کی محنت اور لگن نے جمہوریت کی عظمت کو برقرار رکھا۔ انہوں نے کہا کہ ہندوستانی جمہوریت کی یہ مضبوطی آنے والی نسلوں کے لیے ایک مثال بنے گی۔ نریندر مودی نے اپنی تقریر میں گنگا ندی کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ گزشتہ برس بہار انتخابات کے نتائج کے بعد انہوں نے کہا تھا کہ گنگا جی بہار سے بہتے ہوئے گنگا ساگر (مغربی بنگال) تک جاتی ہے اور اب مغربی بنگال میں جیت کے ساتھ گنگوتری (اتراکھنڈ) سے لے کر گنگا ساگر تک کمل کھل چکا ہے۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ اتراکھنڈ، اتر پردیش، بہار اور اب مغربی بنگال میں بی جے پی یا این ڈی اے کی حکومت قائم ہے، جو گنگا کے کنارے آباد ریاستوں میں پارٹی کی مضبوط موجودگی کو ظاہر کرتی ہے۔ انہوں نے اپنے 2013 کے بیان کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ جب وہ وارانسی میں نامزدگی داخل کرنے گئے تھے تو ان کے دل سے یہ الفاظ نکلے تھے کہ انہیں کسی نے نہیں بھیجا بلکہ ماں گنگا نے بلایا ہے۔ آج وہ محسوس کرتے ہیں کہ ماں گنگا کا آشیرواد مسلسل ان پر اور ان کی حکومت پر قائم ہے۔

15 ہزار ووٹوں سے ہاریں ممتا بنرجی

مجھے لات ماری گئی: ممتا بنرجی کا سنگین الزام، سی سی ٹی وی بند کرنے کا دعویٰ

کولکاتا (ایجنسی) ترنمول کانگریس کی سربراہ اور مغربی بنگال کی وزیرِ اعلیٰ ممتا بنرجی ریاست کی بھوانی پور اسمبلی نشست سے انتخاب ہار گئی ہیں۔ انہیں ان کے قریبی حریف امیدوار شبھیندو ادھیکاری نے 15,105 ووٹوں سے شکست دی۔ اس نشست پر بیس راؤنڈز تک ووٹوں کی گنتی ہوئی۔ جب گنتی ابتدائی مرحلے میں تھی تو مسٹر ادھیکاری نے برتری حاصل کر لی تھی لیکن جلد ہی ممتا بنرجی نے 16 ہزار سے زائد ووٹوں کی سبقت حاصل کر لی۔ تاہم اس کے بعد ان کی برتری کم ہوتی چلی گئی۔ ایک بار پھر 17 ویں راؤنڈ میں مسٹر ادھیکاری نے بازی پلٹ دی اور تقریباً 550 ووٹوں سے آگے ہو گئے۔ اس کے بعد کے تینوں راؤنڈز میں انہوں نے اپنی برتری کو مزید مستحکم کیا اور آخر کار محترمہ بنرجی کو 15,105 ووٹوں سے ہرا دیا۔

مغربی بنگال اسمبلی انتخابات کے نتائج میں پیچھے رہنے کے بعد وزیرِ اعلیٰ اور ترنمول کانگریس کی سربراہ ممتا بنرجی نے جارحانہ رویہ اختیار کر لیا ہے۔ ریاست میں ٹی ایم سی کی کمزور ہوتی پوزیشن کے بعد انہوں نے بی جے پی اور الیکشن کمیشن پر سخت حملہ کیا ہے۔ ممتا بنرجی نے واضح الفاظ میں کہا کہ ان کی پارٹی اس شکست سے گھبرانے والی نہیں ہے اور وہ بھرپور واپسی کریں گے۔ ممتا بنرجی نے کہا، بی جے پی نے 100 سے زیادہ نشستیں لوٹی ہیں۔ الیکشن کمیشن اب بی جے پی کا کمیشن بن چکا ہے۔ میں نے اس سلسلے میں انتخابی افسر اور منوج اگروال سے بھی شکایت کی تھی، لیکن انہوں نے کوئی کارروائی نہیں کی۔" دیدی نے اس جیت کی قانونی حیثیت پر سوال اٹھاتے ہوئے اسے جمہوریت کے خلاف قرار دیا۔ ممتا بنرجی نے مزید کہا، "کیا آپ کو لگتا ہے کہ یہ کوئی جیت ہے؟ یہ ایک غیر اخلاقی جیت ہے، اخلاقی جیت نہیں ہے۔

وجے کے والد نے کانگریس کو اتحاد کا دیا کھلا آفر!

چنئی (ایجنسی) تمل ناڈو کی سیاست میں تھلاپتی وجے ایک نئے سیاسی کھلاڑی بن کر ابھرے ہیں۔ ٹی وی کے پہلی ہی بار میں تمل ناڈو میں ایک بڑی پارٹی بن کر ابھری ہے۔ اس درمیان تھلاپتی وجے کے والد ایس اے چندر شیکھر نے کانگریس کو ٹی وی کے کے ساتھ اتحاد کا کھلا آفر دیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ کانگریس نے دیگر پارٹیوں کو حمایت دے کر اپنی سیاسی طاقت کمزور کر لی ہے اور اب اس کے سامنے خود کو مضبوط کرنے کا موقع ہے۔ ہندی نیوز پورٹل 'آج تک' پر شائع خبر کے مطابق ایس اے چندر شیکھر نے کہا کہ "کانگریس کی اپنی ایک باوقار تاریخ اور روایت رہی ہے۔ لیکن اتنی مضبوط وراثت کے باوجود پارٹی کمزور کیوں ہو رہی ہے؟ اس کی وجہ ہے اقتدار کی کمی۔ جب کوئی پارٹی مسلسل دوسروں کو حمایت دیتی ہے، تو اس کا مینڈیٹ کمزور ہونے لگتا ہے۔" انہوں نے مزید کہا کہ "وہ طاقت ہم دیں گے۔ ہم نہیں بلکہ وجے کانگریس کو وہ طاقت دینے کے لیے تیار ہے۔ اگر کانگریس کو یہ اقتدار ملتی ہے تو اپنی پرانی شناخت اور مضبوطی کو پھر سے حاصل کر سکتی ہے۔ کانگریس کو اس موقع کا پورا استعمال کرنا چاہیے۔"

سپریم کورٹ کا آدھار جاری کرنے میں سختی کی عرضی پر سماعت سے انکار

حکومت سے رجوع کا مشورہ

نئی دہلی: (ایجنسی) سپریم کورٹ نے پیر کے روز آدھار کارڈ جاری کرنے کے عمل کو مزید سخت بنانے سے متعلق ایک مفادِ عامہ کی عرضی پر سماعت سے انکار کر دیا اور عرضی گزار کو مشورہ دیا کہ وہ اپنی مانگ حکومت کے متعلقہ محکمے کے سامنے رکھیں۔ عدالت نے واضح کیا کہ اس نوعیت کے معاملات بنیادی طور پر پالیسی سے جڑے ہوتے ہیں اور ان پر فیصلہ سازی حکومت کے دائرہ اختیار میں آتی ہے۔ یہ عرضی وکیل اشونی اپادھیائے کی جانب سے داخل کی گئی تھی، جس میں موقف اختیار کیا گیا تھا کہ آدھار کارڈ کے اجرا کے موجودہ قواعد میں تبدیلی ضروری ہے تاکہ نظام میں شفافیت اور سختی کو یقینی بنایا جا سکے۔ عرضی میں تجویز پیش کی گئی تھی کہ آدھار کارڈ صرف 6 سال تک کی عمر کے بچوں کو جاری کیا جائے، جبکہ اس کے بعد بالغ افراد کے لیے ایک باقاعدہ اور سخت طریقۂ کار مقرر کیا جائے۔

عرضی گزار نے یہ بھی مانگ کی تھی کہ 6 سال سے زیادہ عمر کے افراد کو آدھار جاری کرنے سے پہلے سب ڈویژنل مجسٹریٹ یا تحصیل دار کے دفتر سے اجازت حاصل کرنا لازمی قرار دیا جائے۔ ان کے مطابق اس اقدام سے نہ صرف عمل میں جوابدہی بڑھے گی بلکہ فرضی دستاویزات کے استعمال کی روک تھام میں بھی مدد ملے گی۔ اشونی اپادھیائے نے عدالت میں دلیل دیتے ہوئے کہا کہ ملک میں تقریباً 144 کروڑ آدھار کارڈ ہولڈرز موجود ہیں اور لگ بھگ 99 فیصد آبادی کے پاس آدھار دستیاب ہے۔ مزید یہ کہ قریب 55 کروڑ جن دھن کھاتے آدھار سے منسلک ہیں، اس لیے اس نظام کی مضبوطی اور درستگی بے حد اہم ہے۔ ان کا کہنا تھا کہ اگر اجرا کے طریقۂ کار میں مناسب سختی نہ لائی گئی تو مستقبل میں اس کے غلط استعمال کے امکانات بڑھ سکتے ہیں۔ عرضی میں یہ بھی دعویٰ کیا گیا کہ کئی مقامات پر صرف کرائے کے پتے یا عام نوعیت کے کاغذات کی بنیاد پر بھی آدھار کارڈ بن جاتا ہے، جس کے نتیجے میں دیگر اہم دستاویزات حاصل کرنا بھی آسان ہو جاتا ہے اور اس سے نظام میں بے ضابطگیاں پیدا ہوتی ہیں۔ انہوں نے حالیہ ایک واقعے کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ ممبئی میں تقریباً 87 ہزار فرضی دستاویزات ملنے کی بات سامنے آئی تھی، جو اس مسئلے کی سنگینی کو ظاہر کرتی ہے۔ تاہم سپریم کورٹ نے اس معاملے پر براہِ راست مداخلت سے گریز کرتے ہوئے کہا کہ یہ ایک انتظامی اور پالیسی سے متعلق موضوع ہے، جس پر پہلے حکومت کو غور کرنا چاہیے۔ عدالت نے عرضی گزار کو ہدایت دی کہ وہ اپنی تجاویز اور مانگوں کو مرکزی حکومت کے سامنے پیش کریں تاکہ اس پر مناسب سطح پر فیصلہ لیا جا سکے۔

یوپی حکومت کی کابینہ کی میٹنگ: 29 تجاویز کو ملی منظوری

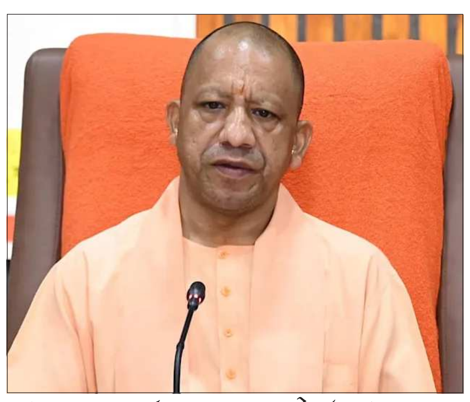

لکھنؤ۔ اتر پردیش حکومت کی کابینہ کی اہم میٹنگ پیر کو وزیرِ اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ کی رہائش گاہ پر شروع ہوئی، جس کی صدارت وزیرِ اعلیٰ نے کی۔ وزارتِ توانائی کی تین تجاویز سمیت انتیس تجاویز کو منظوری دی گئی۔ اتر پردیش کی ٹرانسفر پالیسی 31 مئی تک نافذ رہے گی۔ ریاست میں تبادلے کل سے شروع ہوں گے۔ میٹنگ سے پہلے وزراء نے وزیرِ اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ کو مغربی بنگال میں بھاجپا کی تاریخی جیت پر مٹھائی کھلا کر مبارکباد دی۔ وزیرِ اعلیٰ نے نائب وزیرِ اعلیٰ سمیت دیگر وزراء کو مٹھائی بھی پیش کی۔ ریاستی پارلیمانی امور کے وزیر سریش کمار کھنہ نے کہا کہ یہ ٹرانسفر پالیسی صرف 2026-27 کے لیے ہے۔ تبادلے 31 مئی 2026 تک کیے جائیں گے۔ گروپ اے اور گروپ بی کے افسران جنہوں نے اپنے متعلقہ اضلاع میں کل تین سال کی سروس مکمل کی ہے ان کا تبادلہ ان اضلاع سے کیا جائے گا، اور گروپ اے اور گروپ بی کے افسران جنہوں نے کسی ڈویژن میں سات سال کی سروس مکمل کی ہے، ان کا تبادلہ اسی ڈویژن سے کیا جائے گا۔ ڈیپارٹمنٹ ہیڈ/ڈویژنل دفاتر میں پوسٹنگ کی مدت کو ٹرانسفر کی مدت میں شمار نہیں کیا جائے گا۔ ڈویژنل دفاتر میں تعیناتی کی زیادہ سے زیادہ مدت تین سال ہوگی اور سب سے زیادہ عرصے تک خدمات انجام دینے والے افسران کو ترجیحی بنیادوں پر تبادلے کرنے کا انتظام کیا گیا ہے۔ گروپ اے اور بی کے افسران کے تبادلے متعلقہ کیڈر میں خدمات انجام دینے والے افسران کی کل تعداد کے زیادہ سے زیادہ 20 فیصد تک محدود ہوں گے، اور گروپ سی اور ڈی کے افسران کے تبادلے متعلقہ کیڈر میں خدمات انجام دینے والے افسران کی کل تعداد کے زیادہ سے زیادہ 10 فیصد تک محدود ہوں گے۔

گروپ سی کے لیے ڈیسک/ایریا کی تبدیلی کی سختی سے تعمیل کو یقینی بنانے کے لیے انتظامات کیے گئے ہیں، اور جہاں تک ممکن ہو میرٹ کی بنیاد پر آن لائن ٹرانسفر سسٹم کے ذریعے گروپ بی اور گروپ سی کے اہلکاروں کے تبادلے کیے گئے ہیں۔ معذور بچوں کے والدین اور مکمل لوکوموٹر معذور بچوں کے لیے آپشنز حاصل کرنے اور انہیں ایسی جگہوں پر تعینات کرنے کے انتظامات کیے گئے ہیں جہاں انہیں مناسب دیکھ بھال اور طبی سہولیات میسر ہوں۔

اسمبلی انتخابی نتائج پر سی ایم یوگی کا ردِ عمل، نئے ہندوستان کے عزم کو ملی نئی رفتار

لکھنؤ (یو این آئی) اتر پردیش کے وزیرِ اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ نے اسمبلی انتخابات کے نتائج پر ردِ عمل ظاہر کرتے ہوئے کہا ہے کہ وزیرِ اعظم نریندر مودی کی قیادت اور عوامی فلاح و بہبود پر مبنی پالیسیوں پر ملک کے عوام کا غیر متزلزل اعتماد ایک بار پھر واضح طور پر سامنے آیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ یہی اعتماد تاریخی انتخابی نتائج کی صورت میں ظاہر ہوا ہے۔ وزیرِ اعلیٰ کے مطابق مغربی بنگال میں پہلی مرتبہ، آسام میں مسلسل تیسری بار اور پڈوچیری میں دوسری مرتبہ بی جے پی-این ڈی اے اتحاد کی حکومت کا قیام عوامی اعتماد کا ثبوت ہے۔

ریتا بہوگنا جوشی کے شوہر پی سی جوشی نہیں رہے

پریاگ راج (یو این آئی) اتر پردیش کے پریاگ راج سے سابق بی جے پی رکنِ پارلیمنٹ ریتا بہوگنا جوشی کے شوہر پی سی جوشی کا پیر کی صبح لکھنؤ کے سنجے گاندھی پوسٹ گریجویٹ انسٹی ٹیوٹ آف میڈیکل سائنسز (ایس جی پی جی آئی) میں انتقال ہو گیا۔ انہوں نے صبح تقریباً سات بجے آخری سانس لی۔ اس خبر کی اطلاع خود ریتا بہوگنا جوشی نے اپنے ایکس اکاؤنٹ کے ذریعے دی۔ خاندانی ذرائع کے مطابق پی سی جوشی گزشتہ کچھ عرصے سے علیل تھے اور ایس جی پی جی آئی میں زیرِ علاج تھے۔ پیر کی صبح اچانک ان کی طبیعت زیادہ خراب ہو گئی جس کے بعد ان کا انتقال ہو گیا۔ پی سی جوشی پیشے کے اعتبار سے مکینیکل انجینئر تھے اور تکنیکی و لاجسٹکس کے شعبے میں ان کی نمایاں خدمات رہی ہیں۔ ان کی شادی سن 1976 میں ریتا بہوگنا جوشی سے ہوئی تھی۔ وہ اپنی سادگی، خوش اخلاقی اور منظم شخصیت کے لیے جانے جاتے تھے۔

تمل ناڈو انتخابات: راہل گاندھی کا وجے کو فون، ٹی وی کے کی شاندار کارکردگی پر مبارکباد

نئی دہلی۔ کانگریس لیڈر راہل گاندھی نے تمل ناڈو کے معروف اداکار و سیاستدان تھلاپتی وجے سے بات کر کے ان کی پارٹی ٹی وی کے کی شاندار کارکردگی پر مبارکباد دی۔ راہل گاندھی نے کہا کہ یہ مینڈیٹ نوجوانوں کی ابھرتی ہوئی آواز کی عکاسی کرتا ہے، جسے نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔ انہوں نے تمل ناڈو اور پڈوچیری میں کانگریس کارکنوں کا بھی شکریہ ادا کیا اور یقین دہانی کرائی کہ کانگریس پارٹی عوام کی خدمت اور ان کے حقوق کے تحفظ کے لیے اپنا کردار جاری رکھے گی۔ واضح رہے کہ تمل ناڈو میں تھلاپتی وجے کی پارٹی ٹی وی کے نے 71 سیٹوں پر جیت کے ساتھ 106 سیٹوں پر سبقت حاصل کر لی ہے۔ جبکہ برسرِ اقتدار اور وزیرِ اعلیٰ ایم کے اسٹالن کی پارٹی ڈی ایم کے محض 59 سیٹوں تک محدود نظر آ رہی ہے۔ غور طلب ہے کہ 234 سیٹوں کی تمل ناڈو اسمبلی میں اکثریت کے لیے 117 سیٹیں درکار ہیں۔ تمل ناڈو میں نہ ہی ڈی ایم کے کے اتحاد کو اکثریت حاصل ہوتی دکھائی دے رہی ہے، نہ ہی اے ڈی ایم کے کے اتحاد کو۔ دونوں ہی حکومت سازی کے لیے ضروری 118 سیٹوں سے بہت پیچھے ہیں۔ ٹی وی کے اس معاملہ میں سب سے آگے ہے، جو تازہ ترین خبروں کے مطابق 109 سیٹیں حاصل کرتی ہوئی دکھائی دے رہی ہے۔

یو ڈی ایف کی جیت پر اظہارِ تشکر، 'عوام نے فیصلہ کن مینڈیٹ دیا'

کانگریس لیڈر راہل گاندھی نے کیرالہ میں یو ڈی ایف کی جیت پر عوام کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا کہ یہ ایک واضح اور فیصلہ کن مینڈیٹ ہے۔ انہوں نے یو ڈی ایف کے تمام لیڈروں اور کارکنوں کو سخت محنت اور منظم مہم چلانے پر مبارکباد دی۔ راہل گاندھی نے کہا کہ کیرالہ میں صلاحیت بھی ہے اور امکانات بھی، اور اب ایک ایسا یو ڈی ایف حکومت موجود ہے جو ان دونوں کو بروئے کار لانے کا وژن رکھتی ہے۔ انہوں نے اپنے پیغام کے آخر میں کہا کہ وہ جلد ہی اپنے کیرالہ خاندان سے ملاقات کے منتظر ہیں۔

وارفیئر کا چہرہ بدل چکا ہے اور ٹیکنالوجی کی بدولت اس میں انقلابی تبدیلیاں آئی ہیں: راجناتھ

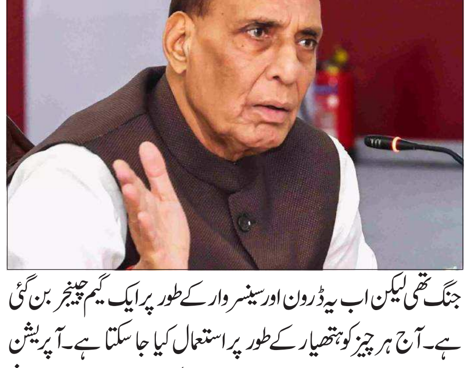

پریاگ راج (یو این آئی) وزیرِ دفاع راج ناتھ سنگھ نے پیر کے روز پریاگ راج میں شروع ہونے والے نارتھ ٹیک سمپوزیم 2026 کو علم اور طاقت کا مہاکمبھ قرار دیتے ہوئے کہا کہ یہ دراصل دفاعی تریوینی کا سنگم ہے۔ تین روزہ پروگرام کا افتتاح کرنے کے بعد اپنے خطاب میں انہوں نے کہا کہ ہر دور میں جنگ کا انداز بدلتا رہا ہے۔ عالمی جنگوں کے بعد نئی ٹیکنالوجی کے شامل ہونے کا منظر دنیا نے دیکھا ہے جبکہ اکیسویں صدی میں ٹیکنالوجی کے ایک نئے دور کا آغاز ہوا ہے۔ انہوں نے کہا کہ یہ انفارمیشن ٹیکنالوجی اور آرٹیفیشل انٹیلیجنس کا زمانہ ہے اور آج سائبر اسپیس میں بھی جنگیں لڑی جا رہی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ گزشتہ 10 سے 15 برسوں میں انقلابی تبدیلیاں آئی ہیں۔ روس اور یوکرین کے درمیان جاری جنگ کا ذکر کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ ابتدا میں یہ ایک روایتی جنگ تھی لیکن اب یہ ڈرون اور سینسر وار کے طور پر ایک گیم چینجر بن گئی ہے۔ آج ہر چیز کو ہتھیار کے طور پر استعمال کیا جا سکتا ہے۔ آپریشن سندور کا حوالہ دیتے ہوئے وزیرِ دفاع نے کہا کہ اس سے ہندوستانی فوج کی بہادری یاد آتی ہے۔ آپریشن سندور میں آکاش میزائل سمیت جدید ٹیکنالوجی کا استعمال کیا گیا تھا۔ انہوں نے بھارتی فوج سے اپیل کی کہ وہ صرف سرگرم ہی نہ رہے بلکہ ہمیشہ چوکس بھی رہے، تبھی آنے والے چیلنجز کا مقابلہ ممکن ہوگا۔ انہوں نے کہا کہ طب اور تعلیم کے شعبوں میں نئی ٹیکنالوجی ایک سال بعد بھی نافذ کی جا سکتی ہے لیکن اگر فوج میں تاخیر ہوئی تو ہم بہت پیچھے رہ جائیں گے۔ وزیرِ دفاع نے فوج سے سرپرائز ایلیمنٹ تیار کرنے کی اپیل کرتے ہوئے کہا کہ ایسی حکمتِ عملی ہونی چاہیے جس کا دشمن ملک نے کبھی تصور بھی نہ کیا ہو۔ انہوں نے کہا کہ آگے بڑھنے کا واحد منتر مطابقت پذیری ہے۔ فوج میں انفراسٹرکچر کو فروغ دیا جا رہا ہے، اتر پردیش میں ڈیفنس کوریڈور اور براہموس میزائل کی تیاری کی جا رہی ہے۔

ہرمز میں مداخلت کو جنگ بندی کی خلاف ورزی تصور کیا جائے گا: ایران

آبنائے ہرمز میں داخل ہونے والے امریکی جنگی جہاز پر میزائل حملہ ☐ آبنائے ہرمز میں سیکیورٹی خطرات بدستور برقرار، برطانوی میری ٹائم ایجنسی کی وارننگ ☐ اوپیک ممالک کا تیل پیداوار میں ایڈجسٹمنٹ کا فیصلہ ☐ صدر ٹرمپ کو ناممکن جنگ یا خراب ڈیل میں سے کسی ایک کا انتخاب کرنا ہوگا: ایرانی پاسداران انقلاب

تہران، 4 مئی (یو این آئی) ایرانی نیشنل سیکیورٹی کونسل کے سربراہ ابراہیم عزیزی نے کہا ہے کہ آبنائے ہرمز میں امریکی مداخلت کو جنگ بندی کی خلاف ورزی تصور کیا جائے گا۔ امریکی صدر کے بیان پر ردعمل دیتے ہوئے ابراہیم عزیزی نے کہا کہ آبنائے ہرمز اور خلیج فارس کا انتظام ٹرمپ کے فریب دینے والے بیانات سے نہیں ہوگا، آبنائے ہرمز اور خلیج فارس کے معاملات میں بیان بازی کی گنجائش نہیں۔ یاد رہے کہ امریکی صدر نے آج سے آبنائے ہرمز میں پھنسے جہازوں کو نکالنے کے لیے کوشش شروع کرنے کا اعلان کیا تھا۔ سوشل میڈیا پر جاری پیغام میں صدر ٹرمپ نے لکھا کہ امریکا پراجیکٹ فریڈم کا آغاز مشرق وسطیٰ کے وقت کے مطابق آج صبح سے شروع کرے گا، غیر جانب دار ممالک کے جہازوں کو ہرمز سے محفوظ راستہ فراہم کریں گے۔

☆ایرانی خبر ایجنسی کا کہنا ہے کہ آبنائے ہرمز میں داخل ہونے والے امریکی جنگی جہاز پر میزائل حملہ کیا گیا ہے۔ فارس نیوز ایجنسی کی رپورٹ کے مطابق جاسک جزیرے کے قریب امریکی بحری جہاز کو دو میزائل لگے ہیں۔ رپورٹ کے مطابق امریکی جہاز نے پاسداران انقلاب کی وارننگ نظرانداز کی تھی، وارننگ نظر انداز کرنے پر پاسداران انقلاب نے جہاز کو نشانہ بنایا۔ اس سے قبل ایرانی فوج نے آبنائے ہرمز سے گزرنے والے تمام بحری جہازوں کے لیے سخت وارننگ جاری کرتے ہوئے واضح کیا تھا کہ اس اہم بحری گزرگاہ کی سیکیورٹی اب مکمل طور پر مسلح افواج کے کنٹرول میں ہے۔ ایرانی فوج کے ترجمان نے ہدایت جاری کی تھی کہ تمام بحری جہاز گزرنے سے قبل ایرانی افواج کے ساتھ رابطہ کرنے کے پابند ہوں گے۔ ترجمان نے خبردار کیا تھا کہ جو جہاز بغیر ہم آہنگی اور اجازت کے گزرنے کی کوشش کریں گے، ان کی سلامتی خطرے میں پڑ سکتی ہے۔ الجزیرہ ٹی وی کے مطابق ایرانی فوج کا یہ بیان ڈونلڈ ٹرمپ کی جانب سے بحری مشن کے اعلان کے ردعمل میں سامنے آیا۔ واضح رہے کہ امریکہ نے گزشتہ دنوں آبنائے ہرمز میں پھنسے ہوئے بحری جہازوں کو نکالنے کے لیے ایک خصوصی مشن شروع کرنے کا اعلان کیا تھا، جسے ایران نے اپنی سمندری حدود کی سیکیورٹی میں مداخلت قرار دیا ہے۔

☆برطانوی میری ٹائم ٹریڈ ایجنسی (یو کے ایم ٹی اے) نے خبردار کیا ہے کہ آبنائے ہرمز میں سیکیورٹی خطرے کی سطح تاحال نازک ہے، جس کے پیشِ نظر بحری جہازوں کو انتہائی احتیاط برتنے کی ہدایت کی گئی ہے۔ ایجنسی کے مطابق امریکہ نے آبنائے ہرمز میں جہازوں کی محفوظ آمدورفت یقینی بنانے کے لیے ایک خصوصی سیکیورٹی ایریا قائم کیا ہے تاکہ بڑھتے ہوئے خطرات کے دوران شپنگ سرگرمیاں محفوظ رہ سکیں۔ برطانوی میری ٹائم ایجنسی نے جہازوں کو مشورہ دیا ہے کہ وہ آبنائے ہرمز سے گزرتے وقت عمان کی سمندری حدود کے راستے کو ترجیح دیں، جو نسبتاً محفوظ سمجھا جا رہا ہے۔ مزید برآں ایجنسی نے زور دیا ہے کہ بڑھتے ہوئے بحری ٹریفک کے باعث تمام جہاز عمانی حکام کے ساتھ مسلسل رابطے میں رہیں تاکہ کسی بھی ہنگامی صورتِ حال سے بر وقت نمٹا جا سکے۔ ماہرین کے مطابق آبنائے ہرمز عالمی تجارت کے لیے نہایت اہم گزرگاہ ہے، جہاں سیکیورٹی کی معمولی خرابی بھی تیل کی ترسیل اور عالمی معیشت پر اثر انداز ہوسکتی ہے۔

☆ایران کا یو اے ای کے اوپیک سے انخلا پر ردعمل سامنے آگیا، ایرانی وزارت خارجہ کے ترجمان اسماعیل بقائی کا کہنا ہے کہ اوپیک سے انتقامی انداز میں نکلنا تعمیری اقدام نہیں۔ غیر ملکی ذرائع ابلاغ کے مطابق ایرانی وزارت خارجہ کے ترجمان اسماعیل بقائی کا کہنا تھا کہ ایران اوپیک کے اندر اپنی ذمہ داریوں پر قائم رہنے کا اعلان کرتا ہے۔ ایرانی وزارت خارجہ کے ترجمان کے مطابق یو اے ای نے جنگ کے دوران امریکہ اور اسرائیل کی مدد کی تھی۔ اس سے قبل اُن کا اپنے ایک بیان میں کہنا تھا کہ میڈیا کی جانب سے 14 نکاتی تجاویز من گھڑت ہیں، ایران نے ایسی کوئی پیشکش نہیں کی۔ ایرانی وزارت خارجہ کے ترجمان نے ہفتہ وار پریس بریفنگ کے دوران خطے کی صورتحال پر گفتگو کرتے ہوئے کہا ہے کہ امریکہ اور اسرائیل کی جانب سے مسلط کردہ جنگ بین الاقوامی قوانین کی کھلی خلاف ورزی ہے اور خطے کے تمام ممالک اس حقیقت سے آگاہ ہیں۔ انہوں نے واضح کیا کہ اس جنگ میں براہ راست یا بالواسطہ طور پر شامل تمام ممالک ذمہ دار ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اس تنازع نے نہ صرف دنیا بلکہ خود یورپ کو بھی بھاری اقتصادی نقصان پہنچایا ہے اور اب یورپی رہنما بھی ان معاشی نقصانات کا اعتراف کر رہے ہیں امریکی رویے پر تبصرہ کرتے ہوئے ترجمان نے کہا کہ ایران امریکی جواب کا جائزہ لے رہا ہے، تاہم امریکا اپنی عادت کے مطابق نامعقول مطالبات کا سلسلہ جاری رکھے ہوئے ہے، جو سفارتی کوششوں کو مزید مشکل بنا سکتا ہے۔

☆متحدہ عرب امارات کے اوپیک سے نکلنے کے بعد اوپیک ممالک کا تیل پیداوار میں یومیہ ایک لاکھ اٹھاسی ہزار بیرل پیداوار ایڈجسٹمنٹ کا فیصلہ سامنے آیا ہے۔ اوپیک ممالک کی جانب سے مارکیٹ کے استحکام کے عزم کا اعادہ کیا گیا۔ اوپیک کے مطابق سات رکن ممالک سعودی عرب، روس، عراق، کویت، قازقستان، الجزائر اور عمان نے تیل پیداوار میں ایڈجسٹمنٹ کا فیصلہ کیا ہے۔ واضح رہے کہ یہ ایڈجسٹمنٹ جون دو ہزار چھبیس سے نافذ ہوں گی۔

☆ایرانی پاسداران انقلاب گارڈز کا کہنا ہے کہ امریکہ کے صدر ڈونلڈ ٹرمپ کو ناممکن جنگ یا خراب ڈیل میں سے کسی ایک کا انتخاب کرنا ہوگا۔ پاسداران انقلاب گارڈز کا کہنا ہے ایران نے امریکہ اور اسرائیل کی جارحیت کے مستقل خاتمے کے لیے جامع تجویز پیش کی ہے، امریکہ اس معاملے سے نکلنے کیلئے فیس سیونگ چاہتا ہے، ایران نے اس تجویز کے ذریعے معاملہ دوبارہ ٹرمپ کے سامنے رکھ دیا ہے۔ ایرانی پاسداران انقلاب کے مطابق ایران نے پینٹا گون کو ناکا بندی سے متعلق ڈیڈ لائن دی ہے، چین، روس اور یورپ کا واشنگٹن کے خلاف لہجہ بدل رہا ہے، امریکہ کے فیصلے کرنے کی گنجائش محدود ہوگئی ہے۔ دوسری جانب امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے اعلان کیا ہے کہ آج سے امریکہ آبنائے ہرمز میں پھنسے جہازوں ٹرمپ کو نکالنے میں مدد کرے گا، ایران کی جانب سے رکاوٹ ڈالنے کی کوشش کی گئی تو سخت ردعمل کا سامنا کرنا پڑے گا۔

سیاست کوئی جیک اسپیرو کی فلم نہیں

علی اکبر ولایتی کی ٹرمپ پر تنقید

تہران، 4 مئی (یو این آئی) ایرانی رہبر اعلیٰ کے مشیر علی اکبر ولایتی نے ڈونلڈ ٹرمپ پر بحری ڈاکوؤں کی فلم جیک اسپیرو کے حوالے سے طنز کیا ہے۔ علی اکبر ولایتی نے ایکس پر لکھا کہ جرمنی سے امریکی فوج کا انخلا نیٹو کی کمزوری اور امریکی جنگی جہازوں میں بار بار ہونے والی تکنیکی خرابیاں وائٹ ہاؤس کا فریب ٹوٹنے کی نشانیاں ہیں۔ انھوں نے کہا امریکی صدر ٹرمپ کی بے وقوفیاں اور عجیب وغریب حرکات موجودہ جغرافیائی اور سیاسی حالات پر پردہ نہیں ڈال سکتیں، ایران کو قحط کی دھمکیاں دینے والا ٹرمپ عالمی معیشت سے لاعلم ہیں، دنیا کی فوڈ سیکیورٹی کا راستہ آبنائے ہرمز سے ہی گزرتا ہے۔ علی اکبر ولایتی نے طنز کرتے ہوئے صدر ٹرمپ کو مخاطب کیا سیاست کوئی جیک اسپیرو کی فلم نہیں، دنیا کی معاشی شہ رگ سے کھیلنے والا خود کو ایسی بند گلی میں پائے گا، جہاں سے واپسی ممکن نہیں ہوگی۔ ولایتی کا کہنا تھا کہ امریکی صدر عالمی جغرافیائی سیاسی حقائق اور بین الاقوامی طاقت کے توازن کو درست طور پر سمجھنے میں ناکام رہے ہیں۔ اور ایکس ایک سلسلہ وار پیغامات میں انھوں نے ٹرمپ کے رویے کو حماقت اور تماشہ بازی قرار دیا اور کہا کہ انھیں وسیع تر عالمی سیاسی پیش رفتوں سے توجہ نہیں ہٹانی چاہیے۔ انھوں نے جرمنی سے امریکی افواج کے انخلا، نیٹو کی کمزوری، اور امریکی بحری جہازوں کو درپیش بار بار تکنیکی مسائل کو امریکا کی طاقت اور اثر و رسوخ کے کم ہوتے تاثر کی مثالیں قرار دیا ولایتی نے ٹرمپ کے ایران سے متعلق حالیہ بیانات کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ انھوں نے ایران کو قحط کی دھمکی دی تھی۔ ان کے مطابق ایسے بیانات عالمی اقتصادی اور سیاسی حالات سے لاعلمی کو ظاہر کرتے ہیں، کیوں کہ ایران آبنائے ہرمز کے قریب اپنے جغرافیائی محلِ وقوع کے باعث عالمی غذائی تحفظ اور کیمیائی کھاد کی ترسیل کے نظام میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔ انھوں نے ٹرمپ کے سیاسی انداز پر تنقید کرتے ہوئے کہا مسٹر ٹرمپ! سیاست کی دنیا جیک اسپیرو جیسی فلموں کا میدان نہیں ہے۔ یاد رہے کہ ڈونلڈ ٹرمپ نے خود ہی آبنائے ہرمز کے قریب امریکی کارروائیوں کو قزاقی (بحری ڈاکا زنی) سے تشبیہ دی تھی۔

متحدہ عرب امارات میں فجیرہ کے قریب آئل ٹینکر پر حملہ، ہنگامی الرٹ جاری

فجیرہ، 4 مئی (یو این آئی) متحدہ عرب امارات کی ریاست فجیرہ میں ٹینکر کو نامعلوم نوعیت کے گولوں اور پروجیکٹائلز سے نشانہ بنایا گیا تاہم تمام عملہ محفوظ رہا۔ تفصیلات کے مطابق متحدہ عرب امارات کی ریاست فجیرہ کے شمال میں ایک آئل ٹینکر کو نشانہ بنائے جانے کی اطلاع موصول ہوئی۔ برطانوی میری ٹائم ایجنسی نے واقعے کی تصدیق کرتے ہوئے بحری جہازوں کے لیے ہنگامی الرٹ جاری کر دیا، جس میں بتایا کہ یہ حملہ ریاست فجیرہ کے شمال میں تقریباً 78 ناٹیکل میل کے فاصلے پر پیش آیا۔ ابتدائی اطلاعات کے مطابق آئل ٹینکر کو نامعلوم نوعیت کے گولوں اور پروجیکٹائلز سے نشانہ بنایا گیا تاہم خوش قسمتی سے حملے کے نتیجے میں جہاز پر موجود تمام عملہ محفوظ رہا اور کسی قسم کے جانی نقصان کی اطلاع نہیں ملی۔ اس کے علاوہ، سمندر میں تیل گرنے یا کسی بھی قسم کے ماحولیاتی نقصان کی رپورٹ بھی سامنے نہیں آئی ہے۔ برطانوی میری ٹائم ایجنسی اور متعلقہ حکام نے واقعے کی تحقیقات کا آغاز کر دیا ہے تاکہ حملے کے محرکات اور ذمہ داروں کا تعین کیا جا سکے۔ یو کے ایم ٹی او نے خطے میں موجود تمام تجارتی جہازوں کو ہدایات جاری کرتے ہوئے کہا کہ مذکورہ علاقے سے گزرتے وقت انتہائی احتیاط برتی جائے اور کسی بھی قسم کی مشکوک سرگرمی یا غیر معمولی نقل وحرکت کی صورت میں فوری طور پر حکام کو مطلع کیا جائے جبکہ حفاظتی پروٹوکولز پر سختی سے عمل درآمد یقینی بنایا جائے۔ واضح رہے کہ یہ علاقہ عالمی تیل کی تجارت کے لیے انتہائی اہمیت کا حامل ہے اور اس قسم کے واقعات عالمی منڈی میں تشویش کی لہر پیدا کر دیتے ہیں۔ ابھی تک کسی گروپ نے اس حملے کی ذمہ داری قبول نہیں کی ہے۔

امریکہ فوجی مداخلت کیلئے بہانے تلاش کر رہا ہے: کیوبا

ہوانا، 4 مئی (یو این آئی) کیوبن صدر میگوئل ڈیاز-کینیل نے ہوانا میں ایک بین الاقوامی یکجہتی تقریب سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ امریکہ اپنے ملک کے خلاف فوجی مداخلت کے لیے بہانہ تلاش کر رہا ہے۔ فِدیل کاسترو کی پیدائش کی ایک صد سالہ یوم پیدائش کے موقع پر منعقدہ ایک اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے ڈیاز-کینیل نے امریکی پالیسیوں کو تنقید کا نشانہ بنایا اور کیوبا کو خطرہ قرار دینے والی واشنگٹن کے پلان کو مسترد کیا۔ انہوں نے کہا کہ امریکہ ہمیں اپنے لیے غیر معمولی اور غیر روایتی خطرہ قرار نہیں دیتا، ہم پُر اعتماد ہیں کہ یہ امریکی عوام کا جذبہ نہیں بلکہ ایک بہانہ ہے جسے امریکی حکومت نے ہم پر حملہ کرنے کے لیے استعمال کیا ہے، ایک سوال اٹھتا ہے: خطرہ کیا ہے؟ اس خطرے میں کیا غیر معمولی بات ہے؟ میں یہ سوال روزانہ اپنے آپ سے پوچھتا ہوں۔ کوئی بہانہ نہیں، کوئی وجہ نہیں جو کیوبا کے خلاف فوجی حملے کو جائز ثابت کرے۔" انہوں نے کہا کہ یہی وجہ ہے کہ دنیا میں نسل کشی جیسے واقعات رونما ہوتے ہیں، جیسے فلسطینیوں کے خلاف نسل کشی، جیسے لبنان کے عوام کے خلاف نسل کشی، اسی لیے جارحیت اور جنگ کی زبان بین الاقوامی تنازعات حل کرنے کے لیے استعمال کی جاتی ہے 3 جنوری کو وینزویلا کے خلاف ایک امریکی فوجی مداخلت کے طور پر جو انہوں نے بیان کیا، اس کا حوالہ دیتے ہوئے ڈیاز-کینیل نے واشنگٹن پر عالمی غلبہ چاہنے اور وینزویلا کے صدر نیکولس ماڈورو کو نارکو-ریاست کے بیانیے کے ذریعے نشانہ بنانے کا الزام لگایا۔ صدر نے کہا کہ امریکہ نے بولیواری انقلاب کے جائز صدر نیکولس مادورو کو سیاسی حربوں اور میڈیا کے ذریعے بدنام کرنے کی کوشش کی پھر اس نے وینزویلا پر بحری محاصرہ عائد کیا اور پچھلے 20 سالوں میں کیریبین میں سب سے بڑی امریکی فوجی موجودگی مسلط کر دی۔ ڈیاز-کینیل نے کہا کہ ایرانی عوام نے امریکی جارحیت کا مقابلہ کیا ہے اور زور دیا کہ ایران کے پاس جوہری ہتھیار نہیں ہیں اور نہ ہی اس نے انہیں استعمال کرنے کی دھمکی دی ہے۔ انہوں نے کیوبن عوام کو درپیش مشکلات کے بارے میں امریکہ کے اظہارِ خیال کو مضحکہ خیز اور بے معنی قرار دے کر مسترد کر دیا اور کہا کہ اگر وہ واقعی اتنے فکر مند ہیں تو محاصرے کو ختم کریں۔ کیونکہ کیوبا کے عوام کے بنیادی مسائل اسی طویل المدتی محاصرے کے جاری رہنے سے جنم لیتے ہیں۔ امریکہ کی فوجی مداخلت کی صورت میں سنگین نتائج کی وارننگ دیتے ہوئے انہوں نے کہا کہ ہم جنگ نہیں چاہتے، ہم نے ہمیشہ کہا ہے کہ امریکی حکومت کے ساتھ اختلافات بات چیت کے ذریعے حل ہو سکتے ہیں مگر تعاون کے ایسے شعبے تلاش کرنے کے لیے نیت اور سنجیدگی ہونی چاہیے جو مفاہمت لائیں اور ہمیں تنازع سے دور رکھیں۔

اسرائیل کی غزہ میں جنگ دوبارہ شروع کرنے کی دھمکی

اسرائیل کی لبنان میں 4 مقامات پر جبری انخلا کی دھمکی ☆ غزہ میں جنگ وتباہی کے درمیان مہنگے ریستوران نے نئی طبقاتی خلیج پیدا کر دی

تل ابیب، 4 مئی (یو این آئی) غزہ میں جنگ بندی کے باوجود حالات بدستور کشیدہ ہیں اور اسرائیل کی جانب سے جنگ دوبارہ شروع کرنے کی دھمکیوں نے خدشات بڑھا دیے ہیں۔ الجزیرہ کی رپورٹ کے مطابق جنگ بندی کے بعد سے اب تک 828 فلسطینی جاں بحق ہو چکے ہیں جبکہ مختلف علاقوں میں بمباری اور کارروائیاں جاری ہیں۔ اسرائیلی وزیرِ اعظم بنیامین نیتن یاہو نے اہم سیکیورٹی اجلاس منسوخ کر کے محدود مشاورت شروع کر دی ہے جبکہ فوجی حکام نے عندیہ دیا ہے کہ نئی جنگ تقریباً ناگزیر ہو چکی ہے۔ رپورٹ کے مطابق اسرائیلی فوج نے غزہ میں اپنی کنٹرول کی حدود بڑھا کر تقریباً 59 فیصد علاقے تک پھیلا دی ہیں۔ دوسری جانب مصر میں ثالثی کی کوششیں جاری ہیں جہاں امریکی حمایت یافتہ منصوبے کے تحت حماس سے 281 دن میں مرحلہ وار ہتھیار ڈالنے کا مطالبہ کیا گیا ہے۔ اس منصوبے میں امداد اور تعمیر نو کو ہتھیاروں کی حوالگی سے مشروط کیا گیا ہے جسے فلسطینی گروہوں نے یکسر مسترد کر دیا ہے۔ حماس اور دیگر تنظیموں کا موقف ہے کہ ہتھیار ڈالنے کا معاملہ آزاد فلسطینی ریاست کے قیام اور قبضے کے خاتمے سے مشروط ہونا چاہیے، انسانی امداد کو دباؤ کے طور پر استعمال کیا جا رہا ہے۔ رپورٹ میں شائع کی گئی ماہرین کی رائے کے مطابق اسرائیل کی جنگ کی دھمکیاں سیاسی دباؤ بڑھانے اور اندرونی مسائل سے توجہ ہٹانے کی کوشش بھی ہوسکتی ہیں۔ اسرائیلی فوج پر مختلف محاذوں پر دباؤ بڑھ رہا ہے اور طویل فوجی خدمات کے باعث اہلکار تھکن کا شکار ہیں۔ عرب میڈیا کے مطابق خطے میں صورتِ حال بدستور غیر یقینی ہے اور ایک بڑی جنگ کا خطرہ منڈلا رہا ہے۔ واضح رہے کہ غزہ میں مجموعی ہلاکتوں کی تعداد 72 ہزار 608 تک پہنچ چکی ہے جبکہ تازہ حملوں میں مزید 3 افراد جاں بحق ہوئے ہیں۔

☆اسرائیل کی جانب سے لبنان میں جنگ بندی کی خلاف ورزیوں کا سلسلہ جاری ہے، ایسے میں اسرائیلی فوج نے لبنان میں 4 مقامات پر جبری انخلا کی دھمکی بھی جاری کر دی ہے۔ غیر ملکی ذرائع ابلاغ کے مطابق اسرائیلی فورسز نے قانا، دیباع، قاقعت الجسر اور صرفا کے شہریوں کو گھروں سے نکلنے کی دھمکی دی۔ رپورٹس کے مطابق اسرائیلی فورسز نے جنوبی لبنان کے شہر خیام اور قنطرہ پر رات بھر بمباری کی، اسرائیلی ڈرونز صبح تک جنوبی لبنان کی فضاؤں میں موجود رہے۔ اسرائیلی فورسز نے براعشیت کے علاقے میں روشنیوں کے گولے بھی گرائے، اسرائیلی فورسز نے صفد البطیخ، یاطر، مجدل سلم اور چیتیہ کے اطراف بھی شیلنگ کی۔

☆غزہ میں جاری تباہی اور انسانی بحران کے درمیان نئے اور مہنگے کیفے اور ریستوران کا قیام ایک متضاد حقیقت کو ظاہر کر رہا ہے۔ سوشل میڈیا پر ان خوبصورت مقامات کی تصاویر کو بعض حلقے معمول کی زندگی کی جانب واپسی کے ثبوت کے طور پر پیش کر رہے ہیں تاہم زمینی حقائق اس کے برعکس ہیں۔ الجزیرہ کی رپورٹ کے مطابق حالیہ مشاہدات میں سامنے آیا ہے کہ غزہ سٹی کے ملبے اور تباہ شدہ عمارتوں کے درمیان جدید طرز کے کیفے قائم کیے گئے ہیں جو مہنگے ساز وسامان اور آرائش سے مزین ہیں۔ یہ مناظر ایک ایسے وقت میں سامنے آئے ہیں جب علاقے کی اکثریت شدید غربت، بے گھر اور بنیادی سہولتوں کی کمی کا شکار ہے۔ الجزیرہ کے مطابق جنگ کے دوران ذخیرہ اندوزی، اسمگلنگ اور دیگر غیر قانونی سرگرمیوں سے فائدہ اٹھانے والے محدود افراد نے دولت کمائی ہے جس کے نتیجے میں ایک نیا مراعات یافتہ طبقہ ابھر کر سامنے آیا ہے۔ اس کے برعکس عام شہری خوراک، پانی اور روزگار جیسی بنیادی ضروریات کے لیے جدوجہد کر رہے ہیں۔ رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ عام ریستوان میں بھی قیمتیں کئی گنا بڑھ چکی ہیں جو پہلے ہی معاشی دباؤ کا شکار عوام کے لیے ناقابل برداشت ہیں۔ یہ صورتِ حال غزہ میں بڑھتی ہوئی معاشرتی ناہمواری اور جنگ کے طویل المدتی اثرات کی عکاسی کر رہی ہے۔

پاک-ایران وزرائے خارجہ کا رابطہ، مذاکراتی بحالی پر غور

اسلام آباد، 4 مئی (یو این آئی) پاکستان کے اعلیٰ سفارت کار اسحاق ڈار نے اپنے ایرانی ہم منصب عباس عراقچی سے ٹیلی فون پر بات چیت کی ہے۔ ایک سرکاری بیان کے مطابق یہ گفتگو اسلام آباد کی ان جاری کوششوں کا حصہ ہے جس کا مقصد امریکہ اور ایران کے درمیان براہ راست مذاکرات کو بحال کرنا ہے تاکہ مشرقِ وسطیٰ کے طویل مدتی تنازع کا بات چیت کے ذریعے حل نکالا جا سکے۔ اسلام آباد میں وزارتِ خارجہ کی جانب سے جاری کردہ بیان میں کہا گیا کہ دونوں رہنماؤں کے درمیان ہونے والی اس گفتگو کا محور "علاقائی صورتحال اور خطے میں امن واستحکام کے لیے پاکستان کی جاری سفارتی کوششیں" تھیں۔ جواب میں عباس عراقچی نے پاکستان کے "تعمیری" کردار اور دونوں فریقین کے درمیان ثالثی کی مخلصانہ "کوششوں کی تعریف کی۔ بیان میں مزید کہا گیا کہ اسحاق ڈار نے تعمیری روابط کو فروغ دینے کے لیے پاکستان کے مستقل عزم کا اعادہ کیا اور اس بات پر زور دیا کہ مذاکرات اور سفارت کاری ہی مسائل کے پر امن حل اور خطے اور اس سے باہر پائیدار امن واستحکام کے حصول کا واحد قابلِ عمل راستہ ہے۔ یہ تازہ ترین رابطہ اس وقت ہوا ہے جب چند گھنٹے قبل ایرانی وزارتِ خارجہ نے بتایا کہ تہران جنگ کے خاتمے کے لیے اپنی ترمیم شدہ 14 نکاتی تجویز پر امریکی جواب کا جائزہ لے رہا ہے۔ ایران کا کہنا ہے کہ ایٹمی مسئلہ اس کی حالیہ تجویز کا حصہ نہیں تھا، بلکہ اس نے مشورہ دیا تھا کہ اس پیچیدہ مسئلے پر دونوں فریقین کے درمیان مستقل جنگ بندی کے بعد مذاکرات کے دوسرے مرحلے میں بحث کی جائے۔ ثالثی کے عمل سے واقف پاکستانی ذرائع نے اناطولیہ ایجنسی کو بتایا کہ امریکہ نے اسلام آباد کے ذریعے ایران کو بھیجے گئے اپنے جواب میں ایران کے ایٹمی پروگرام سے متعلق معاہدے کو مستقل جنگ بندی کے ساتھ مشروط کر دیا ہے۔ ذرائع کے مطابق، ایران کی ترمیم شدہ تجویز میں مشورہ دیا گیا تھا کہ موجودہ جنگ بندی کو مستقل جنگ کے خاتمے میں تبدیل کیا جائے اور ایٹمی مسئلے کو بعد کے مرحلے تک مؤخر کر دیا جائے۔ پاکستان نے 11-12 اپریل کو واشنگٹن اور تہران کے درمیان مذاکرات کے پہلے دور کی میزبانی کی تھی، تاہم اس وقت جنگ کے خاتمے کے لیے کوئی معاہدہ طے نہیں پا سکا تھا۔ یہ مذاکرات 8 اپریل کو پاکستان کی ثالثی میں ہونے والی دو ہفتوں کی جنگ بندی کے بعد ہوئے تھے جس کی بعد میں امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے توسیع کر دی تھی۔

سعودی عرب: 14 ہزار سے زائد تارکینِ وطن ملک بدر

ریاض، 4 مئی (یو این آئی) سعودی عرب میں وزارتِ داخلہ نے غیر قانونی طور پر مقیم افراد کے خلاف جاری کریک ڈاؤن کی ہفتہ وار رپورٹ جاری کر دی ہے، جس کے مطابق ایک ہفتے کے اندر 14 ہزار سے زائد تارکینِ وطن کو ملک بدر کر دیا گیا۔ سعودی خبر رساں ادارے کی رپورٹ کے مطابق سعودی سیکیورٹی فورسز اور متعلقہ سرکاری اداروں کی جانب سے 23 اپریل سے 29 اپریل کے درمیان ملک گیر مشترکہ معائنہ مہم چلائی گئی۔ اس مہم کے دوران مجموعی طور پر 11,300 افراد کو حراست میں لیا گیا، جن میں اقامہ قوانین کی خلاف ورزی کرنے والے 6,244 افراد، سرحدی سیکیورٹی قوانین کی خلاف ورزی کرنے والے 3,543 افراد، لیبر قوانین کی خلاف ورزی کرنے والے 1,513 افراد شامل ہیں۔ رپورٹ کے مطابق غیر قانونی طور پر سرحد عبور کر کے مملکت میں داخل ہونے کی کوشش کرنے والے 1,330 افراد کو گرفتار کیا گیا۔ ان میں سے 54 فیصد کا تعلق ایتھوپیا، 43 فیصد کا یمن، جبکہ 3 فیصد دیگر ممالک سے ہے۔ اس کے علاوہ 51 افراد کو ملک سے غیر قانونی طور پر فرار ہونے کی کوشش کے دوران پکڑا گیا۔ وزارتِ داخلہ نے واضح کیا ہے کہ اب تک 14,855 افراد کو ڈی پورٹ (ملک بدر) کیا جا چکا ہے۔ 18,601 افراد کو سفری دستاویزات کے حصول کے لیے ان کے متعلقہ سفارت خانوں سے رجوع کرنے کی ہدایت کی گئی ہے۔ قوانین کی خلاف ورزی کرنے والوں کو پناہ دینے، ٹرانسپورٹ فراہم کرنے یا ملازمت دینے کے جرم میں 14 افراد کو گرفتار کیا گیا۔ وزارتِ داخلہ نے انتباہ جاری کیا ہے کہ غیر قانونی تارکینِ وطن کو پناہ یا سہولت فراہم کرنے والوں کو 15 سال تک قید اور 10 لاکھ ریال تک جرمانے کی سزا دی جاسکتی ہے۔ اس کے علاوہ سہولت کاری میں استعمال ہونے والی گاڑیاں اور مکانات بھی ضبط کر لیے جائیں گے۔ سعودی عرب: قوانین کی خلاف ورزی پر سخت کارروائی کا اعلان عوام سے اپیل کی گئی ہے کہ وہ خلاف ورزی کی اطلاع مکہ، ریاض اور مشرقی صوبے میں 911 پر، جبکہ باقی علاقوں میں 999 یا 996 پر دیں۔

اختلاف کے باوجود امریکہ نیٹو اتحاد میں مرکزی حیثیت رکھتا ہے: جرمن چانسلر

برلن، 4 مئی (یو این آئی) جرمن چانسلر فریڈرک مرز نے کہا ہے کہ اختلاف رائے کے باوجود امریکہ نیٹو اتحاد میں مرکزی حیثیت رکھتا ہے۔ غیر ملکی خبر رساں ادارے کے مطابق جرمن چانسلر کا کہنا ہے کہ نیٹو اتحاد میں امریکہ سب سے اہم شراکت دار ہے، جرمنی میں امریکی فوجیوں کی تعداد میں کمی کا ایران معاملے سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ انھوں نے کہا کہ اختلاف رائے کے باوجود امریکہ نیٹو اتحاد میں مرکزی حیثیت رکھتا ہے۔ اُدھر جرمن وزارت اقتصادیات نے کہا کہ امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ کی جانب سے آئندہ ہفتے یورپی یونین کی گاڑیوں پر 25 فیصد اضافی ٹیرف لگانے کے اعلان پر امریکہ سے مذاکرات جاری ہیں۔ جرمن وزارت اقتصادیات نے مزید کہا کہ اس معاملے پر یورپی کمیشن سے بھی رابطے میں ہیں۔ جرمن چانسلر فریڈرک مرز نے کہا ہے کہ اختلاف رائے کے باوجود امریکہ نیٹو اتحاد میں مرکزی حیثیت رکھتا ہے۔ غیر ملکی خبر رساں ادارے کے مطابق جرمن چانسلر کا کہنا ہے کہ نیٹو اتحاد میں امریکہ سب سے اہم شراکت دار ہے، جرمنی میں امریکی فوجیوں کی تعداد میں کمی کا ایران معاملے سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ انھوں نے کہا کہ اختلاف رائے کے باوجود امریکا نیٹو اتحاد میں مرکزی حیثیت رکھتا ہے۔ اُدھر جرمن وزارت اقتصادیات نے کہا کہ امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ کی جانب سے آئندہ ہفتے یورپی یونین کی گاڑیوں پر 25 فیصد اضافی ٹیرف لگانے کے اعلان پر امریکہ سے مذاکرات جاری ہیں۔ جرمن وزارت اقتصادیات نے مزید کہا کہ اس معاملے پر یورپی کمیشن سے بھی رابطے میں ہیں۔

ایرانی فوج کی آبنائے ہرمز میں بحری جہازوں کو وارننگ

تہران، 4 مئی (یو این آئی) ایرانی فوج نے آبنائے ہرمز سے گزرنے والے تمام بحری جہازوں کے لیے سخت وارننگ جاری کرتے ہوئے واضح کیا ہے کہ اس اہم بحری گزرگاہ کی سیکیورٹی اب مکمل طور پر مسلح افواج کے کنٹرول میں ہے۔ ایرانی فوج کے ترجمان نے ہدایت جاری کی ہے کہ تمام بحری جہاز گزرنے سے قبل ایرانی افواج کے ساتھ رابطہ کرنے کے پابند ہوں گے۔ ترجمان نے خبردار کیا کہ جو جہاز بغیر ہم آہنگی اور اجازت کے گزرنے کی کوشش کریں گے، ان کی سلامتی خطرے میں پڑ سکتی ہے۔ الجزیرہ ٹی وی کے مطابق ایرانی فوج کا یہ بیان ڈونلڈ ٹرمپ کی جانب سے بحری مشن کے اعلان کے ردعمل میں سامنے آیا ہے۔ واضح رہے کہ امریکہ نے گزشتہ دنوں آبنائے ہرمز میں پھنسے ہوئے بحری جہازوں کو نکالنے کے لیے ایک خصوصی مشن شروع کرنے کا اعلان کیا تھا، جسے ایران نے اپنی سمندری حدود کی سیکیورٹی میں مداخلت قرار دیا ہے۔

'تیل کی قیمتوں میں بڑی کمی آنے والی ہے'

واشنگٹن، 4 مئی (یو این آئی) امریکی وزیر خزانہ اسکاٹ بیسنٹ نے تیل کی قیمتوں میں عالمی سطح پر بڑی کمی کی پیشگوئی کر کے سب کو حیران کر دیا ہے۔ غیر ملکی میڈیا کے مطابق امریکی وزیر خزانہ اسکاٹ بیسنٹ نے پیشگوئی کی ہے مستقبل قریب میں تیل کی عالمی منڈی میں قیمتوں میں بڑی کمی دیکھی جاسکتی ہے کیونکہ امریکہ میں توانائی برآمدات اس وقت بلند ترین سطح پر پہنچ چکی ہیں۔ ایک امریکی ٹی وی چینل کو انٹرویو دیتے ہوئے وزیر خزانہ نے کہا کہ جنگی حالات کے بعد توانائی کی قیمتوں میں واضح کمی آنی چاہیے۔ اگر تیل کی قیمتوں میں کمی آتی ہے تو اس کے اثرات عالمی معیشت، توانائی مارکیٹس اور درآمد کنندہ ممالک پر نمایاں ہوں گے۔ اسکاٹ بیسنٹ نے کہا کہ امریکہ اس وقت توانائی کے شعبے میں ایک بڑی قوت کے طور پر ابھر رہا ہے۔ امریکی توانائی برآمدات کو صرف انفرااسٹرکچر کی کمی محدود کر رہی ہے، ورنہ امریکہ عالمی توانائی منڈی میں مزید تیزی سے آگے بڑھ سکتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ایران کی جانب سے جہازوں پر ٹول وصول کرنے کی کوششیں زیادہ موثر ثابت نہیں ہو رہی ہیں، اس کے ساتھ ہی یہ دعویٰ بھی کیا کہ آبنائے ہرمز سے آئندہ مزید جہازوں کی آمدورفت دیکھنے کو مل سکتی ہے۔

حکومت کا عزم ہر فرد کو انصاف فراہم کرنا ہے: کیشو پرساد موریہ

کیشو پرساد موریہ نے جنتا درشن میں مسائل سنے اور ان کے فوری حل کی ہدایات دیں

لکھنؤ: 04 مئی۔اتر پردیش کے نائب وزیر اعلیٰ جناب کیشو پرساد موریہ نے پیر کو اپنے کیمپ آفس، 7-کالی داس مارگ، لکھنؤ میں جنتا درشن کے ذریعے مختلف اضلاع کے شہریوں سے ملاقات کی، ان کے مسائل سنے اور متعلقہ حکام کو فوری، موثر اور منصفانہ حل کو یقینی بنانے کے لیے ضروری ہدایات دیں۔جنتا درشن پروگرام کے دوران نائب وزیر اعلیٰ جناب کیشو پرساد موریہ نے ریاست کے مختلف اضلاع سے تعلق رکھنے والے سینکڑوں لوگوں کے ذاتی اور عوامی مسائل کو غور سے سنا اور متعلقہ محکموں کے افسران کو ان کے فوری اور موثر حل کے لیے واضح ہدایات دیں۔جنتا درشن میں بڑی تعداد میں مرد، خواتین، بزرگ اور نوجوانوں نے شرکت کی اور اپنے مسائل براہ راست نائب وزیر اعلیٰ کے سامنے پیش کیے۔ زیادہ تر مقدمات میں زمین کے تنازعات، محصولات کے مسائل، طبی امداد، پنشن، رہائش، سڑکیں، بجلی اور پانی کے مسائل، پولیس کارروائی، تعلیم اور روزگار شامل تھے۔مسٹر موریہ نے کہا کہ جنتا درشن عوام سے براہ راست رابطے کا ایک ذریعہ ہے، زمینی حقائق کو ظاہر کرتا ہے۔انہوں نے عہدیداروں کو ہدایت دی کہ وہ اس بات کو یقینی بنائیں کہ عوامی مسائل کے حل میں کسی قسم کی کوتاہی یا غفلت نہ برتی جائے۔انہوں نے یہ بھی واضح کیا کہ جہاں ضرورت ہو موقع معائنہ کیا جائے اور متاثرین کو بروقت امداد فراہم کی جائے۔نائب وزیر اعلیٰ نے کہا کہ ضرورت منداور اہل لوگوں کو تمام ممکنہ سرکاری سہولیات کا بھرپور فائدہ حاصل ہونا چاہیے۔ انہوں نے کہا کہ حکومت عوام کی فلاح و بہبود کے لیے پوری طرح پرعزم ہے اور عوامی مفاد سب سے مقدم ہے۔جناب موریہ نے موجود لوگوں کو یقین دلایا کہ حکومت ان کے مسائل کو حل کرنے کے لیے ہر ممکن قدم اٹھائے گی اور کسی بھی کو مایوس واپس نہیں جانا ہوگا-یہ ریاستی حکومت کی ترجیح ہے۔جناب موریہ نے جنتا درشن میں آئے شکایت کنندگان کو یقین دلایا کہ ہر شخص کے ہر مسئلہ کا ہر ممکن حل تلاش کیا جائے گا۔ انہوں نے عہدیداروں کو ہدایت دی کہ ہر شکایت کنندہ کے ہر مسئلہ کو جلد اور تسلی بخش حل کیا جائے۔انہوں نے ہدایت دی کہ مسائل کو مکمل طور پر حل کیا جائے اور مسائل کے حل کے لیے متعلقہ افراد کا احتساب کیا جائے۔انہوں نے ہدایت دی کہ عوامی مسائل کے بروقت حل کو یقینی بنایا جائے۔ کسی بھی سطح پر کوئی کوتاہی نہیں ہونی چاہیے۔انہوں نے کہا کہ زمینوں پر ہراساں کرنے اور ناجائز قبضوں کے معاملات کو انتہائی سنجیدگی اور حساسیت کے ساتھ حل کیا جائے اور جہاں ضرورت ہو سخت کارروائی کی جائے۔

عوامی سماعت کے دوران انہوں نے ہر فرد کے مسائل کو نہایت سنجیدگی سے سنا اور متعلقہ حکام کو مسائل کے حل کے لیے ہدایات دیں۔انہوں نے شکایت کنندگان کو یقین دلایا کہ وہ پریشان نہ ہوں، ان کے مسائل حل کیے جائیں گے اور انہیں حکومت کی جانب سے فراہم کی جانے والی سہولیات بھی فراہم کی جائیں گی۔ انہوں نے متعلقہ حکام کو یہ بھی ہدایت دی کہ مسائل کو اس طرح حل کیا جائے کہ پریشان حال عوام مکمل طور پر مطمئن ہوں اور انہیں بار بار کہیں بھٹکنا نہ پڑے۔انہوں نے خواتین، معذور افراد، بزرگوں وغیرہ کے مسائل اور شکایات سنے اور انہیں ترجیحی بنیادوں پر تیز رفتاری سے حل کرنے کے لیے متعلقہ حکام کو ضروری ہدایات دیں۔زمین سے متعلق زیادہ تر مقدمات میں انہوں نے متعلقہ ضلع مجسٹریٹوں کو ریونیو اور پولیس کے افسران و ملازمین کی مشترکہ ٹیم تشکیل دے کر موقع پر بھیج کر بامعنی حل نکالنے کی ہدایت دی۔

ونڈس اسکیم میں تاخیر پر یوگی حکومت سخت

موسمی ڈیٹا پروجیکٹ میں لاپرواہی برداشت نہیں کی جائے گی: سوریہ پرتاپ شاہی

کسانوں کو موسم کی درست معلومات فراہم کرنے پر زور، ونڈز اسکیم کی پیشرفت کو تیز کرنے کی ہدایات

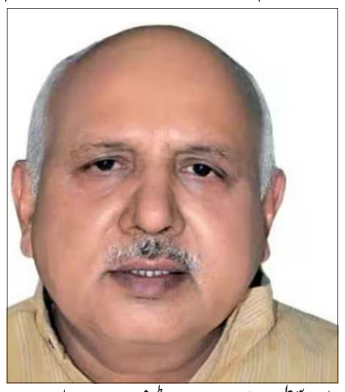

لکھنؤ: 04 مئی۔ریاستی زراعت، زرعی تعلیم اور زرعی تحقیق کے وزیر جناب سوریہ پرتاپ شاہی نے پیر کو اسمبلی واقع کمیٹی روم نمبر B-44 میں موسم کی معلومات اور نیٹ ورک ڈیٹا سسٹم کا افتتاح کیا۔ویدر انفارمیشن اینڈ نیٹ ورک ڈیٹا سسٹم (WINDS) اسکیم کا جائزہ لیتے ہوئے انہوں نے کام میں غیر معمولی تاخیر پر شدید برہمی کا اظہار کیا اور متعلقہ اداروں کے خلاف سخت کارروائی کی ہدایت دی۔میٹنگ میں وزیر شاہی نے کہا کہ یوگی حکومت کسانوں کو موسم پر مبنی درست معلومات فراہم کرنے کے لیے پرعزم ہے، تاکہ وزیر اعظم فصل بیمہ اسکیم سمیت دیگر زرعی اسکیموں کے فائدے ان تک شفاف اور موثر طریقے سے پہنچ سکیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ WINDS پروجیکٹ کے ذریعے حاصل ہونے والے موسمی اعداد وشمار کو فصلوں کی انشورنس، ڈیزاسٹر مینجمنٹ اور زرعی منصوبہ بندی کے لیے استعمال کیا جائے گا، اس لیے اس سلسلے میں کسی قسم کی غفلت ناقابل قبول ہے۔جائزہ کے دوران بتایا گیا کہ ریاست میں بلاک سطح پر آٹومیٹک ویدر اسٹیشن (اے ڈبلیو ایس) اور گرام پنچایت سطح پر خودکار بارش گیجز (اے آر جی) نصب کیے جائیں گے۔یہ اسکیم مالی طور پر مرکزی اور ریاستی حکومتوں کے درمیان مشترکہ ہے اور اسے اگلے پانچ سال کے لیے نافذ کیا جا رہا ہے، جو 2024-25 میں شروع ہو رہا ہے۔وزیر شاہی نے مشاہدہ کیا کہ ڈیڈ لائن کے باوجود ایجنسیاں انتہائی سست رفتاری سے کام کر رہی ہیں۔ انہوں نے متعلقہ کمپنی کو سخت وارننگ جاری کرتے ہوئے ہدایت دی کہ وہ مقررہ مدت میں کام مکمل کرے ورنہ بلیک لسٹ کرنے سمیت سخت کارروائی کا سامنا کرنا پڑے گا۔وزیر سوریہ پرتاپ شاہی نے ہدایت دی کہ تمام زیر التواء AWS اور ARG سائٹس کی فوری طور پر تصدیق کی جائے اور تنصیب کے کام کو تیز کیا جائے۔ انہوں نے کہا کہ پہلے مرحلے کا کام 30 مئی تک مکمل کیا جائے اور پیش رفت کی باقاعدگی سے نگرانی کی جائے۔میٹنگ میں وزیر شاہی نے عہدیداروں کو ضلع مجسٹریٹ کی سطح پر تال میل قائم کرنے اور رکاوٹوں کو فوری طور پر دور کرنے کی ہدایت دی۔انہوں نے کہا کہ سائٹس کی تصدیق کے لیے ٹیمیں فیلڈ لیول پر بھیجی جائیں اور کسی بھی مسائل کے فوری حل کو یقینی بنایا جائے۔وزیر شاہی نے کہا کہ موسم کی درست معلومات ان دنوں کسانوں کے لیے بہت ضروری ہے، خاص طور پر بارشوں اور قدرتی آفات کے دوران۔اس لیے ونڈز اسکیم کی کامیابی کسانوں کے مفادات سے براہ راست جڑی ہوئی ہے اور اس سلسلے میں کسی قسم کی کوتاہی برداشت نہیں کی جائے گی۔

شعری مجموعہ اشک قلم کی رسم اجرا و مشاعرہ کا انعقاد

پروگرام میں علماء، دانشوران اور شعراء وادبا کی شرکت و پذیرائی

سیتاپور (پریس ریلیز) شہر کے محلہ قصیارہ واقع پالکی گیسٹ ہاؤس میں ایک شاندار مشاعرہ کا انعقاد ہوا جس میں شہر کے نوجوان شاعر یاسین ابن عمر کے شعری مجموعہ اشک قلم کا اجرا دانشوران کے ہاتھوں سے عمل میں آیا۔سیتاپور خدمت فاؤنڈیشن کے زیراہتمام منعقد پروگرام کی صدارت استاد شاعر شارق لہرپوری نے کی اور نظامت کے فرائض ڈاکٹر تنویر اقبال بسوانی نے بخوبی انجام دیے۔ پروگرام کا آغاز قاری محمد اسعد نے تلاوت قرآن پاک سے کیا، جبکہ مولانا مطیع الحق قاسمی نے ہدیہ نعت پیش کیا۔اس موقع پر سبھی مہمانوں اور شعراء کرام کو خدمت فاؤنڈیشن کی جانب سے توصیفی سند وغیرہ دے کر اعزاز سے نوازا گیا۔ بزم اردو سیتاپور اور انجمن بقائے اردو ملاواں کی جانب سے یاسین ابن عمر کو اعزاز واکرام سے نوازا گیا۔اس موقع پر مہمان خصوصی آل انڈیا مومن انصار سبھا کے قومی صدر محمد اکرم انصاری نے اپنے تاثرات پیش کرتے ہوئے کہا کہ سیتاپور ایک علمی وادبی سرزمین ہے جہاں پر یاسین ابن عمر جیسے نوجوان شاعر ادیب وصحافی اور سماجی خدمت گار موجود ہیں۔ سماجی خدمت اور صحافت کے ساتھ ساتھ زبان و ادب کی خدمت کرنا اور شاعری کے لیے وقت نکالنا قابل تحسین ہے۔ ان کی شاعری ان کی شخصیت کی آئینہ دار ہے۔ پروگرام کے سرپرست بزم اردو کے صدر مست حفیظ رحمانی نے یاسین ابن عمر کے شعری مجموعہ اشک قلم کو ادبی خزانے میں گراں قدر اضافہ قرار دیتے ہوئے کہا یاسین ابن عمر کے اندر ہم سیتاپور کا ایک روشن مستقبل دیکھ رہے ہیں۔اردو زبان وادب کی بقاو آبیاری کی ذمہ داری انھیں نوجوانوں کے کاندھوں پر ہے اور یہ اپنی ذمہ داری کو بخوبی نبھا رہے ہیں۔ مہمان ذی وقار حافظ محمد اکرم قاسمی نے اپنے تاثرات میں کہا کہ یاسین ابن عمر کی پرورش ایک دینی وعلمی گھرانے میں ہوئی ہے جس کا پورا پورا اثر ان کی شخصیت پر ہے۔

اس کے علاوہ مفتی محمد صفوان اطہر ندوی، صدر جمعیۃ علماء شہر سیتاپور قاری صلاح الدین، حاجی نواب علی ڈگری کالج لہرپور کے منیجر محمد زبیر، ڈاکٹر شفیع سیتاپوری، سراج ٹائمز کے چیف ایڈیٹر سراج غوری، صحافی وشاعر سید معین علوی وغیرہ نے بھی اپنے تاثرات پیش کیے، ڈاکٹر سعید الحسن انیس بسوانی اور الیاس چشتی نے شعری مجموعہ اشک قلم کے حوالے سے اپنا مقالہ پیش کیا۔اس موقع پر مرزا شارق لہرپوری، مست حفیظ رحمانی، ڈاکٹر سعید الحسن بسوانی، ڈاکٹر شفیع سیتاپوری، منظر یاسین، ندیم سیتاپوری، سید معین علوی، شاداب گھر ملاویں، ریاض برحق ملاویں، عارف علوی کاکوروی، اقبال اکرم وارثی، حافظ مسعود محمود آبادی، مجاز سلطان پوری، محبوب خیرآبادی، حافظ شرافت بسوانی، رضوان علی خان، یونس پینتے پوری، الیاس چشتی، خوشتر رحمانی، افضل یوسف، عکس لکھنوی، مجیب سیتاپوری، ڈاکٹر احراز ارمان، مولانا جمال قاسمی، نور خیرآبادی، فخرالدین نشتر، ارشاد ملاویں، کوثر سیتاپوری، سلمان سیتاپوری، وجے کنٹھ، اے پی گوتم وغیرہ نے اپنا کلام پیش کیا۔

خداتعالیٰ کے مہمان خوش نصیب ہیں: حاجی مقبول احمد خان

الحبیب ٹورس اینڈ ٹریولیس کے زیراہتمام ہوٹل گولڈن پیلس میں حج تربیتی کیمپ کا انعقاد

لکھنؤ، ۴مئی۔عازمین حج کو حج کے اہم مسائل واحکام سے واقف کرانے کے لیے الحبیب ٹورس اینڈ ٹریولیس کے زیر اہتمام ہوٹل گولڈن پیلیس لال باغ لکھنؤ میں ”حج تربیتی کیمپ“ کا انعقاد ہوا۔اس کی صدارت حاجی مقبول احمد خان نے کی۔مہمانان خصوصی میں مولانا کوثر ندوی اور مولانا نسیم نے شرکت کی۔اس موقع پر مولانا کوثر ندوی نے کہا کہ حج اسلام کی عظیم الشان عمارت کے پانچ ستونوں میں سے ایک ستون ہے۔اس عمارت کے باقی ستون توحید، نماز، روزہ اور زکوٰۃ ہیں۔مولانا نے کہا کہ اسلامی شریعت نے حج جیسا اہم فریضہ اس خوش نصیب بندے پر اس کی زندگی میں ایک بار فرض کیا جو مکہ مکرمہ پہنچنے یعنی حج کے مصارف خرچ کرنے کی حیثیت رکھتا ہو۔انہوں نے کہا کہ حج مبرور کا بدلہ صرف جنت ہے۔حاجی مقبول احمد خان نے اپنے پر مغز خطاب میں کہا کہ حاجی حضرات خدائے کائنات کے مہمان ہیں۔بلاشبہ یہ ان کی خوش نصیبی ہے کہ رب کعبہ نے اپنے مقدس گھر کی زیارت کے لیے ان کو بلایا ہے۔انہوں نے عازمین حج کو مبارک باد دی کہ وہ فریضہ حج کی ادائی کے لیے سفر کر رہے ہیں۔انہوں نے حاجیوں پر زور دیا کہ وہ پورے خلوص اور انہماک سے حج کے احکام ومسائل سے واقف ہوں۔انہوں نے حاجیوں سے درخواست کی وہ حرمین شریفین، مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ جیسے مقدس مقامات کے انوار وبرکات اور الطاف وعنایات سے زیادہ سے زیادہ حصہ حاصل کریں۔ اپنی عبادتوں اور دعاؤں میں ہم سب کو اور پورے ملک وملت کو یاد رکھیں۔معروف حج ٹرینر مولانا نسیم نے حج کیسے کریں؟ اس عنوان پر مفصل تقریر کی۔انہوں نے کہا کہ آپ حضرات ایسی جگہ جارہے ہیں جہاں قدم قدم پر نیکی ملتی ہے۔رب کائنات کے مقدس ونورانی گھر میں ہر دن ۱۲۰ رحمتیں نازل ہوتی ہیں۔ مقام ابراہیمؑ، حجر اسود، صفا ومروہ اور چاہ زمزم ایسی متبرک وپاکیزہ جگہیں ہیں جہاں بے حساب رحمت الٰہی نازل ہوتی ہے۔کعبہ شریف میں ایک نماز پڑھنے کا ثواب ایک لاکھ نمازوں کے برابر ملتا ہے۔مسجد نبویؐ میں ایک نماز کا ثواب پچاس ہزار نمازوں کے برابر ملتا ہے۔حسان مقبول احمد خان نے پروجیکٹر کی مدد سے عازمین حج کو مقدس مقامات سے واقف کرایا۔انہوں نے حج اور سفرحج کے ضروری واہم مسائل کو بھی اسکرین کے ذریعے سمجھایا۔انہوں نے کہا کہ حج کا سفر بے حد مقدس سفر ہے۔ہم کو چاہیے کہ اس سفر میں زیادہ سے زیادہ نیکیاں جمع کریں۔اپنا زیادہ تر وقت حرمین شریفین میں گزاریں۔ اپنے آپ کو عبادتوں میں مشغول رکھیں۔اپنی، اپنے رشتہ داروں اور تمام مسلمانوں کی فلاح وبہبود، عزت وسربلندی اور تعمیر وترقی کے لیے خوب دعائیں کریں۔ حج سے واپسی کے بعد اپنی زندگیوں میں تبدیلی لائیں۔تربیتی کیمپ کا آغاز حسان مقبول خان کی تلاوت کلام پاک سے ہو۔ نظامت کے فرائض مولانا فہیم الدین نے ادا کیا۔مہمانوں کا استقبال الحبیب ٹورس اینڈ ٹریولس کے سربراہ حاجی مقبول احمد خان نے ادا کیا۔مولانا کوثر ندوی کی دعا پر پروگرام کا اختتام ہوا۔

حج بیت اللہ، عشق الٰہی کا نمایاں مظہر: مولانا سلمان صدیقی ندوی

آل انڈیا مسلم انٹلیکچول سوسائٹی کے زیراہتمام مسجد ابراہیمی آغا میر میں درس قرآن کا اہتمام

لکھنؤ: 4 مئی (پی این ایس) آل انڈیا مسلم انٹلیکچول سوسائٹی کے زیراہتمام مسجد ابراہیمی آغا میر لکھنؤ میں بعد نماز عشاء درس قرآن کی مجلس منعقد ہوئی جس میں مولانا محمد سلمان صدیقی ندوی تشریف لائے اور انہوں نے” کعبۃ اللہ کی تاریخ، اس کی عظمت اور حج کی اہمیت“ کے موضوع پر نہایت علمی، ایمان افروز اور فکر انگیز خطاب فرمایا۔اپنے تقریباً نصف گھنٹہ کے بیان میں انہوں نے قرآنِ مجید کی روشنی میں بیت اللہ شریف کی فضیلت، حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعاؤں کے اثرات اور حج کے روحانی واجتماعی فوائد پر تفصیلی روشنی ڈالی۔مولانا نے اپنے خطاب کی بنیاد سورہ آل عمران کی اس آیتِ کریمہ کو بنایا: ترجمہ: ”بے شک سب سے پہلا گھر جو لوگوں کے لیے مقرر کیا گیا، وہی ہے جو مکہ میں ہے، بابرکت اور تمام جہان والوں کے لیے ہدایت کا مرکز ہے۔“ مولانا سلمان صدیقی ندوی نے آیت کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے بیت اللہ کو دنیا کا سب سے پہلا عبادت خانہ قرار دیا ہے، جو انسانیت کے لیے مرکزِ ہدایت اور سرچشمہ برکت ہے۔انہوں نے کہا کہ بعض یہود ونصاریٰ یہ دعویٰ کرتے تھے کہ اولین مقدس عبادت گاہ بیت المقدس ہے، لیکن قرآنِ مجید نے واضح انداز میں اعلان فرمایا کہ سب سے پہلا گھر ”بک“ یعنی مکہ مکرمہ میں قائم کیا ہوا ”کعبۃ اللہ“ ہے۔انہوں نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی ان دعاؤں کا بھی تذکرہ کیا جن کے نتیجے میں مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کو بے شمار برکتیں عطا ہوئیں۔مولانا نے کہا کہ خشک اور بے آب وگیاہ سرزمین ہونے کے باوجود آج پوری دنیا کے مسلمان روحانی سکون، محبت اور عقیدت کے ساتھ وہاں حاضر ہوتے ہیں، اور اللہ تعالیٰ نے اس خطے کو امن، احترام اور روحانی مرکزیت عطا فرمائی ہے۔خطاب میں اس بات پر بھی روشنی ڈالی گئی کہ زمانہ جاہلیت میں بھی کفار و مشرکین بیت اللہ اور اشہرِ حرم کا بے حد احترام کرتے تھے۔لوگ ان مقدس مہینوں اور حرم کی حدود میں جنگ وجدال سے باز رہتے تھے، جو بیت اللہ کی تاریخی عظمت اور اس کے تقدس کا واضح ثبوت ہے۔مولانا نے حج کے عظیم فوائد بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ حج انسان کو روحانی پاکیزگی، اتحادِ امت، صبر، قربانی اور اللہ تعالیٰ سے تعلقِ بندگی کا درس دیتا ہے۔انہوں نے اس فریضہ عظیم کی ادائیگی کی تاکید کرتے ہوئے کہا کہ صاحبِ استطاعت مسلمان کے لیے حج کی ادائیگی نہایت اہم ذمہ داری ہے، جبکہ بلا عذر اس میں کوتاہی گناہ اور محرومی کا سبب بن سکتی ہے۔درس قرآن کے اس خاص مجلس میں شہر کے لوگوں نے کافی تعداد میں شرکت کی اور مسجد کے دیگر ذمہ داران بھی شریک رہے، اخیر میں پوری امت مسلمہ کے لیے دعا کا اہتمام کے ساتھ مجلس کا اختتام ہوا۔

بزم افقر کے زیراہتمام ماہانہ طرحی نشست

بارہ بنکی۔ بزم افقر کی ماہانہ طرحی نشست حسب روایت شیخ فرزند علی میموریل اسکول میں منعقد ہوءی نشست کی صدارت جابر ایڈوکیٹ نے اور نظامت امیر حمزہ اعظمی نے کی اس موقع پر ادبی روایات کو نبھانے کی کوشش کرتے رہنے والے جنوں پروروں کی حوصلہ افزائی کرتے ہوءے اپنے ابتدائی خطاب میں ناظم محفل نے زور دیتے ہوءے کہا کہ وہ لوگ قابل مبارکباد ہیں جو شہر کے اطراف جوانب سے آکر طرحی نشستوں میں شرکت کرتے ہیں اور اکابرین ادب کی وراثت کو بچانے رکھنے میں نمایاں رول ادا کرتے ہیں وہ بھی ایسے دور میں جب اردو زبان وادب پر عجیب وغریب آسیبی سایہ ہے اقدار منہدم ہو رہی ہیں اور رنج اس بات کا ہے کہ اہل زباں اس نقصان کو اتنی شدت سے محسوس بھی نہیں کر رہے ہیں جس شدت سے اسے محسوس کیا جانا چاہی٭ خاص طور سے شعرا اور ادبا کو اس بات کا تجزیہ کرنا چاہیے کہ تعلیم کا گراف تو بڑھا ہے لیکن تہذیب کے گراف میں اتنا تنزل کیوں ہے کیا اس کا سبب یہ تو نہیں کہ ہم اپنے بچوں کو تعلیمی اداروں کے حوالے کر کے مطمئن ہو جاتے ہیں اور خود بچوں کے لءے ہمارے پاس وقت نہیں ہے گھر میں ہوتے ہوءے ہمارا ان سے وہ رابطہ نہیں رہ پاتا جو تہذیبی روایات کی ترسیل کی سبیل تھا جو بڑا ہی افسوس ناک پہلو ہے

اس دوران اس بات پر بھی زور دیا گیا کہ طرحی نشستوں کے ساتھ ہی موضوعاتی نثری سلسلہ بھی جاری ہونا چاہیئے

اس نشست کا مصرع طرح

آج کل دیر لگتی نہیں اپنا خیمہ بدلتے ہوئے۔

تھا جس پر طبع آزمائی کرنے والے شعرا کے منتخب اشعار حسب ذیل ہیں

پہلے ہوتی نہیں تھی خبر کب گرے کب سنبھالے گئے
اب تو لگتا ہے وقفہ بہت لڑکھڑا کر سنبھلتے ہونے
امیر حمزہ اعظمی

کانپ اٹھا یہ میرا بدن خوف سے دل لرزنے لگا
میں نے جب بھی کسی کی کبھی روح دیکھی نکلتے ہوئے
اسلم سیدن پوری

رکھ دیا اس نے سجدے میں سر سوچ اپنی بدلتے ہوئے
اس نے دیکھا تھا بس غور سے چڑھتے سورج کو ڈھلتے ہوئے
انجم احمد پوری

بات مانی نہ جس نے کبھی وہ دکھا ہاتھ ملتے ہوءے
اوج پر جو بھی پہونچا اسے ہم نے دیکھا ہے ڈھلتے ہوئے
عدیل منصوری

دل سے چاہا تھا میں نے جنھیں وہ بھی دیکھے گئے الاماں
روبرو میرے اپنے مگر پیٹھ پیچھے بدلتے ہوئے
مشتاق بزمی

ہر طرف آگ نفرت کی ہے اور ہیں شہر جلتے ہوءے
خوف آتا ہے اب تو بہت ہم کو گھر سے نکلتے ہوءے
سحر ایوبی

کاش گزرے مری زندگی ان کی راہوں پہ چلتے ہوئے
منزلیں میرے چومیں قدم دیکھوں قسمت بدلتے ہوئے
نفیس احمد پوری

بھول جاتے ہیں اپنوں کو وہ جب کسی کو بھی کرسی ملے
پھر کسی سے بھی ملتے نہیں اپنے گھر سے نکلتے ہوئے
یوسف بنکوی

غیر کی بزم میں بیٹھ کر زہر اپنا اگلتے ہوئے
ایسے کردار آئے نظر آستینوں میں پلتے ہوئے
تابش بارہ بنکوی

اس نے بھی اوڑھ لی اوڑھنی تیرے پیکر میں ڈھلتے ہوئے
چاند نے جوں ہی دیکھا تجھے اپنی چھت پر ٹہلتے ہوئے
سفیان بارہ بنکوی

صدر محفل جابر ایڈوکیٹ نے سبھی شرکا بالخصوص مہمان شرکا کا شکریہ ادا کیا اور نو آموزوں کی حوصلہ افزائی کرتے ہوءے مطالعہ پر زور دیا۔

معروف سماجی و تعلیمی شخصیت ارم گروپ آف کالجز کی سرپرست قمر جہاں کے انتقال پر ڈاکٹر عبدالقدوس ہاشمی کا اظہارِ تعزیت

لکھنؤ 4 اپریل مولانا آزاد میموریل اکادمی لکھنؤ کے جنرل سیکرٹری ڈاکٹر عبدالقدوس ہاشمی نے ارم گروپ آف انسٹیٹیوشنز کے بانی مرحوم خواجہ سید محمد یونس کی اہلیہ محترمہ قمر جہاں صاحبہ کے انتقال پر گہرے رنج وغم کا اظہار کیا ہے۔وہ گزشتہ شب آخری پہر حرکتِ قلب بند ہونے کے باعث اپنے خالقِ حقیقی سے جا ملیں۔مرحومہ اپنے پیچھے ایک بھرپور خاندان چھوڑ گئی ہیں۔ڈاکٹر ہاشمی نے اپنے تعزیتی پیغام میں کہا کہ یہ سانحہ نہ صرف ایک خاندان بلکہ پوری علمی وسماجی برادری کے لیے ناقابلِ تلافی نقصان ہے۔انہوں نے مرحومہ کے صاحبزادگان بی ارم گروپ آف کالجز کے منیجر خواجہ بزم یونس، ڈائریکٹر خواجہ فیضی یونس، سیکرٹری خواجہ سیفی یونس بی اور صاحبزادی ڈاکٹر ارم یونس و داماد سیاسی رہنما شہنشاہ حسین سمیت تمام پسماندگان سے دلی تعزیت کا اظہار کیا۔انہوں نے ارم گروپ آف کالجز کی سرپرست مرحومہ کی حیاتِ وخدمات پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ قمر جہاں صاحبہ ایک نہایت باعمل، نیک سیرت اور خداترس خاتون تھیں۔وہ صوم و صلوٰۃ کی پابند رہیں اور اپنی زندگی کو خدمتِ خلق اور تعلیم کے فروغ کے لیے وقف کیے رکھا۔انہوں نے ارم اسکول و کالجز کے قیام وترقی میں اپنے شوہر مرحوم خواجہ سید محمد یونس کا بھرپور ساتھ دیا اور ایک مضبوط دستِ بازو کی حیثیت سے اداروں کی ترقی میں نمایاں کردار ادا کیا۔ڈاکٹر ہاشمی نے مزید کہا کہ مرحومہ نے اپنی اولاد کی دینی وعصری تعلیم کے ساتھ اعلیٰ اخلاقی تربیت پر خصوصی توجہ دی، جس کے مثبت اثرات انکے بچوں میں نمایاں طور پر دیکھے جاسکتے ہیں۔ان کا اچانک انتقال اہلِ خانہ، اعزہ واقربا کے ساتھ ساتھ ملت کے لیے بھی ایک بڑا صدمہ ہے اور ان جیسی مخلص وتعلیم دوست خاتون کا خلا پر کرنا آسان نہیں۔انہوں نے کہا مرحومہ کی تدفین میں شہر کی معزز شخصیات، علمی، سماجی اور سیاسی حلقوں سے وابستہ افراد و سوگواروں کی کثیر تعداد کی موجودگی میں انہیں سپردِ خاک کیا گیا۔آخر میں ڈاکٹر عبدالقدوس ہاشمی نے دعا کی کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور تمام لواحقین کو صبرِ جمیل عطا کرے۔آمین۔

میرٹھ اور سہارنپور ڈویژن کے کسان، صنعت کار اور سرمایہ کار ایک پلیٹ فارم پر جمع ہوں گے

لکھنؤ: 04 مئی۔ڈیری ڈیولپمنٹ ڈپارٹمنٹ اتر پردیش میں ڈیری سیکٹر کو نئی بلندیوں پر لے جانے کی سمت ایک بڑا قدم اٹھا رہا ہے۔ کل 5 مئی 2026 کو میرٹھ میں چودھری چرن سنگھ یونیورسٹی کے اٹل آڈیٹوریم میں ”سوار نیم دگدھا امرت سمواد سمّیلن“ کا انعقاد کیا جا رہا ہے۔اس کا موضوع ہے ”دیسی ترقی یافتہ مویشی، خوشحال سرمایہ کاری، محفوظ مستقبل، خوشحال اتر پردیش۔“اس تقریب کے لیے میرٹھ اور سہارنپور ڈویژن کے کسان، مویشی پرور کسان، صنعت کار اور سرمایہ کار ایک پلیٹ فارم پر جمع ہوں گے۔اس پروگرام میں مسٹر مکیش میشرام، ایڈیشنل چیف سکریٹری، مویشی، ماہی پروری اور ڈیری ڈیولپمنٹ اور محترمہ دھن لکشمی کے، ڈیری کمشنر سمیت کئی سینئر عہدیدار شرکت کریں گے۔ترقی پسند مویشی پرور کسان اور خطے کے سرمایہ کار اپنے تجربات کا اشتراک کریں گے، جس سے دوسرے کسانوں کو نئی سمت اور تحریک ملے گی۔تقریب کے دوران، نند بابا دودھ مشن اور دودھ کی مصنوعات کے فروغ کی پالیسی-2022 جیسی اسکیموں کے بارے میں معلومات فراہم کی جائیں گی۔نجی شعبے کے معروف سرمایہ کار ڈیری مصنوعات اور اختراعات کی نمائش کے لیے اسٹال بھی لگائیں گے۔ ماہرین جدید ٹیکنالوجی، مقامی نسلوں کے تحفظ اور ڈیری کے کاروبار میں نئے مواقع پر بھی بات کریں گے۔یہ تقریب نہ صرف ڈیری سیکٹر میں جدت کو فروغ دے گی بلکہ دیہی معیشت کو مضبوط بنانے میں بھی اہم کردار ادا کرے گی۔ ریاستی حکومت کے اس اقدام کو کسانوں کی آمدنی بڑھانے، روزگار کے مواقع وضع کرنے اور سرمایہ کاری کے نئے مواقع کھولنے کی جانب ایک اہم کوشش سمجھا جاتا ہے۔اس تقریب کا مقصد ریاست میں جدید دیسی مویشیوں کی افزائش کو فروغ دینا اور ڈیری سیکٹر کو مضبوط کرنا ہے، اس طرح کسانوں کی آمدنی میں اضافہ اور ریاست کی معیشت کو مضبوط کرنا ہے۔حکومت کا مقصد اتر پردیش کو ایک ٹریلین ڈالر کی معیشت بنانا ہے، جس میں ڈیری سیکٹر کو ایک اہم ستون سمجھا جاتا ہے۔

امبیڈکر نگر میں آل انڈیا مشاعرہ وکوی سمیلن آج

امبیڈکر نگر: دوروزہ سالانہ عرس میلہ 5 اور 6 مئی کو شہزاد پور، اکبر پور واقع جوہرڈیہ روڈ پر دریائے تمسا کے کنارے واقع بابا ساتوں پیر کی درگاہ میں بعد نماز عشاء منعقد ہوگا۔ڈاکٹر محمد اعظم علیگ کی کنوینر شپ اور سماجی کارکن نظام الحق، سابق کونسلر للت کمار سریواستو، کونسلر پرنس پاٹھک، ڈاکٹر نور محمد وارثی، محمود الحسن، محمد طاہر، عظمت وارثی اور جمیل حسن کی نگرانی میں منعقد ہونے والی اس تقریب کی تیاریاں مکمل ہو گئی ہیں۔منگل کو آل انڈیا مشاعرہ اور کوی سمّیلن رات 9 بجے شروع ہوگا، اس کے بعد بدھ کو قوالی کی محفل، رات 9 بجے شروع ہوگی۔ بطور مہمان خصوصی اکبر پور نگر پالیکا کے چیئرمین چندر پرکاش ورما ہوں گے۔معراج احمد کی سرپرستی اور محمد شفیع نیشنل انٹر کالج ہنسور کے استاد اسلم خان کی صدارت و عاصم کاکوری کے زیر اہتمام ہونے والے مشاعرہ اور کوی سمّیلن میں معروف شاعر ہاشم فیروز آبادی، شگفتہ انجم لکھنؤ، شہزادہ کلیم پرتاپ گڑھی، ہمانشی بابرا میرٹھ، سلمان ظفر ہردوئی، روبینہ ایاز لکھنؤ، ثناء محمود آبادی، بلال سہارنپور، علی بارہ بنکوی، وفا فرازی، افضل الہ آبادی، سید فراز لکھنؤ، ہلچل ٹانڈوی، مطلوب ٹانڈوی، سیف شہزاد پوری، علی بارہ بنکوی، سید فراز لکھنؤ، ہلچل ٹانڈوی، مطلوب ٹانڈوی، ڈاکٹر آلوک پانڈے اکبر پوری اور مقامی شاعر غزلوں اور اشعار سے سامعین کو اپنی طرف متوجہ کریں گے۔یہ اطلاع کنوینر مشاعرہ ڈاکٹر محمد اعظم علیگ نے دی ہے۔انھوں نے بتایا کہ 6 /مئی بروز بدھ بعد نماز عشاء محفل قوالی کا انعقاد کیا گیا ہے۔

اودھ نامہ

وجے بنیں گے کنگ یا۔۔۔

گزشتہ ماہ اپریل میں کیرالا، پانڈیچیری، مغربی بنگال، آسام اور تمل ناڈو میں اسمبلی انتخابات کا عمل پورا کیا گیا جس کی گنتی آج کی گئی جو نتائج برآمد ہوئے وہ پوری طرح سے اندازے کے مطابق ہیں سوائے ہیں فلم اداکار وجے کی پارٹی کی کارکردگی کے۔ ان کی پارٹی کی شاندار کارکردگی کا مظاہرہ کرنے پر لوک سبھا میں حزب اختلاف کے لیڈر راہل گاندھی نے وجے کو فون ہر ان کی پارٹی کی شاندار کارکردگی پر مبارکباد پیش کی اور، نوجوانوں کی آواز کو فیصلہ کن قرار دیا۔ تمل ناڈو کی 234 اسمبلی سیٹوں پر ووٹوں کی گنتی شروع ہوگئی ہے۔ سبھی کی نظریں تھلاپتی وجئے اور ان کی پارٹی ٹی وی کے پر مرکوز ہیں، جو سیاست میں 'فلمی اسٹائل' میں انٹری مارنے کے لیے بے تاب ہیں۔ راہل گاندھی نے کہا کہ یہ مینڈیٹ سیاست میں نوجوانوں کی ابھرتی ہوئی آواز کی عکاسی کرتا ہے، جسے نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔ انہوں نے تمل ناڈو اور پڈوچیری میں کانگریس کارکنوں کا بھی شکریہ ادا کیا اور یقین دہانی کرائی کہ کانگریس پارٹی عوام کی خدمت اور ان کے حقوق کے تحفظ کے لیے اپنا کردار جاری رکھے گی۔

واضح رہے کہ آسام میں بھارتیہ جنتا پارٹی نے اپنی جگہ برقرار رکھی ہے جس سے وزیر اعلیٰ کی جارحانہ سیاست کو ہری جھنڈی مل گئی ہے، دوسری طرف مغربی بنگال میں اس بار تبدیلی ہوئی ہے اور جس طرح بی جے پی نے پوری توجہ مغربی بنگال پر مرکوز تھی اس کے نتائج بھی اس کے حق میں برآمد ہوئے ہیں۔ جن لوگوں کی نگاہیں انتخابات پر تھیں وہ سب سمجھ رہے تھے کہ اس بار مغربی بنگال میں تبدیلی کی ہوا چل رہی ہے۔ یوں بھی دیکھا جائے تو پندرہ برس ایک طویل عرصہ ہے کسی ایک پارٹی اور ایک ہی شخص کا اقتدار میں بنے رہنے کے لئے۔ آخر تبدیلی تو آنا تھی۔ اور آئی۔ اب مغربی بنگال میں آگے کس طرح کی سیاست منظر عام پر آتی ہے اور ممتا کی پارٹی کا مستقبل کیا ہوگا اور ان کی خود کی سیاست کیا رخ اختیار کرے گی، یہ دیکھنے والی بات ہوگی۔ خاص طور سے وہاں کے مسلمان راحت محسوس کریں گے یا ان کی پریشانیوں میں اضافہ ہوگا یہ ابھی سے کچھ کہا نہیں جا سکتا۔ مرکز میں وزیر اعظم مودی جی کا بھی تیسرا ٹرم چل رہا ہے، اتر پردیش میں بھی یوگی جی کا دوسرا ٹرم چل رہا ہے اور مسلمان بھی رہ رہے ہیں۔ اور قدرے پرسکون بھی ہیں۔ اس سے یہ اندازہ کیا جا سکتا ہے کہ اپوزیشن کے پاس سوائے ہوا بنانے کے کوئی اور ایشو نہیں ہے۔

ساؤتھ فلموں کے سپر اسٹار تھلاپتی وجے جو وجے کے نام سے معروف اور مقبول ہیں اور ان کی فلمیں اچھا کاروبار کرتی ہیں انھوں نے سیاست میں قدم رکھنے کا اعلان دو تین برس پہلے کیا تھا اور پہلی مرتبہ تمل ناڈو میں ان کی پارٹی نے اسمبلی انتخاب لڑا اور تمام مبصرین کو حرت میں ڈالتے ہوئے 71 سیٹوں پر جیت کے ساتھ 106 سیٹوں پر سبقت حاصل کر لی ہے۔ جس سے ان کے اقتدار میں آنے کا راستہ لگ بھگ صاف ہو چکا ہے۔ کیوں کہ 234 سیٹوں کی تمل ناڈو اسمبلی میں اکثریت کے لیے 118 سیٹیں درکار ہیں۔ اور اب تک اسے 106 سیٹیں حاصل کر چکی ہے۔ جبکہ برسر اقتدار اور وزیر اعلیٰ ایم کے اسٹالن کی پارٹی ڈی ایم کے محض 59 سیٹوں تک محدود نظر آ رہی ہے۔ غور طلب ہے کہ تمل ناڈو میں ڈی ایم کے اتحاد حکومت سازی کے لیے ضروری 118 سیٹوں سے بہت پیچھے ہے۔ جب کہ وجے کی پارٹی اس معاملہ میں سب سے آگے ہے، جو تازہ ترین خبروں کے مطابق 109 سیٹیں حاصل کرتی ہوئی دکھائی دے رہی ہے۔ غور کرنے والی بات یہ ہے کہ مقامی کانگریس لیڈران نے وجے کی پارٹی ٹی وی کے کو حمایت دینے کا واضح اشارہ دے دیا ہے۔ حالانکہ ان کا یہ بھی کہنا ہے کہ اس بارے میں حتمی فیصلہ ریاستی یونٹ سے ملی جانکاری کے بعد اعلیٰ کمان کے ذریعہ لیا جائے گا۔ اقابل ذکر بات یہ بھی ہے کہ اس درمیان اے آئی اے ڈی ایم کے نے بھی اشارہ دیا ہے کہ وہ ٹی وی (وجے) کے کو حمایت دے سکتی ہے۔ پارٹی ترجمان اپسرا ریڈی نے ایک میڈیا سے بات کرتے ہوئے کہا کہ "آپ جانتے ہیں، اس طرح کے کسی بھی قدم کے لیے میں اصولی طور سے اپنا رخ بدل سکتی ہوں، لیکن حتمی فیصلہ پارٹی پر منحصر کرتا ہے۔ مجھے لگتا ہے کہ اگر مقصد ڈی ایم کے کو اتحاد سے باہر رکھنا ہے، تو اے آئی اے ڈی ایم کے اس پر غور کر سکتی ہے۔ س طرح سے دیکھا جائے تو ٹی وی کے بہ آسانی حکومت سازی کرتی ہوئی دکھائی دے رہی ہے۔ اور وجے فلمی ہیرو سے اصل زندگی میں ہیرو کا کردار ادا کرنے کے لئے پوری طرح تیار ہیں۔ سبھی کی نظریں تھلاپتی وجئے پر مرکوز ہیں، جو سیاست میں 'فلمی اسٹائل' میں انٹری مارنے کے لیے بے تاب ہیں۔ دیکھنے والی بات یہ ہے کہ وہ 'کنگ میکر' بن کر سامنے آتے ہیں، یا پھر مایوسی کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ قابل ستائش بات یہ بھی ہے کہ اس درمیان وجئے کی پارٹی ٹی وی کے سے تعلق رکھنے والے ایک لیڈر ادھوار جن نے میڈیا سے کہا کہ "ہم اس فتح کو کرور حادثہ کے متاثرین کو وقف کرتے ہیں۔" انھوں نے مزید کہا کہ "ووٹ کے بدلے نقدی دینے کی رسم ختم ہوگئی ہے۔ تمل ناڈو کی عوام نے اپنا فیصلہ سنا دیا ہے۔

آخر کار مغربی بنگال میں بھی کنول کھل گیا

عبدالغفار صدیقی

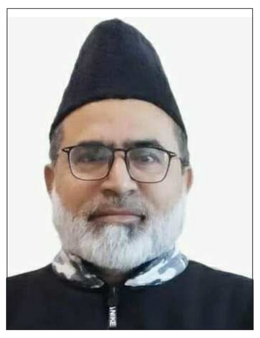

پانچ ریاستوں میں ہونے والے اسمبلی الیکشن کے نتائج آ چکے ہیں۔ سب سے زیادہ چونکانے والے نتائج مغربی بنگال کے ہیں، جہاں آزادی کے بعد پہلی بار کنول کھل گیا ہے۔ حالانکہ انتخابات کے بعد آنے والے ایگزٹ پول میں بھی کئی سروے ایجنسیوں نے بی جے پی کی جیت کی پیشین گوئی کی تھی، لیکن بھارتیہ جنتا پارٹی کے لیے اتنی نشستوں کی امید کسی کو نہیں تھی، خود پارٹی کے اعلیٰ ذمہ داران کو بھی نہیں؛ وہ بھی بس معمولی فرق سے اکثریت کی امید لگائے بیٹھے تھے۔ اس جیت کے نتائج کیا ہوں گے؟ ٹی ایم سی کی ہار کے اسباب کیا ہیں؟ آئندہ اپوزیشن جماعتوں کا کیا لائحہ عمل ہونا چاہیے؟ یہ وہ سوالات ہیں جن پر آنے والے دنوں میں غور و فکر کیا جائے گا اور ان کا جواب تلاش کرنے کی کوشش کی جائے گی۔ مگر افسوس ناک بات یہ ہے کہ جب سے مرکز میں بھارتیہ جنتا پارٹی کی حکومت آئی ہے، اپوزیشن جماعتیں یکے بعد دیگرے ریاستوں میں اپنی سرکاریں کھوتی جا رہی ہیں۔ آج ملک کی تقریباً 22 ریاستوں میں زعفرانی قیادت ہے۔

جب سے مرکز اور مختلف ریاستوں میں بی جے پی اقتدار میں آئی ہے، ملک میں چند بڑی تبدیلیاں دیکھنے کو ملی ہیں۔ ان میں کچھ تبدیلیاں عوام کے لیے مثبت اور مفید ہیں تو کچھ تبدیلیاں عوام اور بالخصوص مسلمانوں کے لیے تکلیف دہ ہیں۔ اگر ہم مفید و مثبت پہلو تلاش کریں تو ملک نے کئی شعبوں میں ترقی کی ہے۔ پردھان منتری جن دھن یوجنا، آیوشمان بھارت یوجنا، سوامی بھارت مشن اور پردھان منتری اُجولا یوجنا جیسے اقدامات بھارتیہ جنتا پارٹی کی مرکزی حکومت کی اہم فلاحی اسکیمیں سمجھی جاتی ہیں۔ جن دھن یوجنا کے تحت 2024 تک 50 کروڑ سے زائد بینک اکاؤنٹس کھولے گئے جن میں 2 لاکھ کروڑ روپے سے زیادہ رقم جمع ہوئی، اور تقریباً 55 فیصد کھاتے خواتین کے نام پر ہیں، جس سے براہِ راست امداد کی منتقلی ممکن ہوئی اور بدعنوانی میں کمی آئی۔ اسی طرح آیوشمان بھارت یوجنا کے تحت تقریباً 50 کروڑ افراد کو صحت بیمہ کی سہولت دی گئی، اب تک 6 کروڑ سے زائد علاج ہو چکے ہیں اور ہر خاندان کو سالانہ 5 لاکھ روپے تک علاج کی سہولت حاصل ہے، جس سے غریب طبقات کو مہنگے علاج کا بوجھ کم محسوس ہوا۔ مزید برآں ڈیجیٹل انڈیا پروگرام کے ذریعے سرکاری خدمات کو آن لائن کیا گیا اور ملک میں انٹرنیٹ صارفین کی تعداد 80 کروڑ سے تجاوز کر گئی، جب کہ متحدہ ادائیگی انٹرفیس کے تحت ماہانہ 1000 کروڑ سے زائد ڈیجیٹل لین دین ریکارڈ ہونے لگے، جو مالی شفافیت اور سہولت میں ایک بڑی پیش رفت ہے۔

اسی طرح سوامی بھارت مشن کے تحت 11 کروڑ سے زائد بیت الخلا تعمیر کیے گئے اور دیہی علاقوں کو بڑی حد تک کھلے میں رفع حاجت سے پاک قرار دیا گیا، جس کے نتیجے میں صفائی اور صحت کے معیار میں بہتری آئی اور بیماریوں میں کمی دیکھی گئی۔ دوسری جانب پردھان منتری اُجولا یوجنا کے ذریعے 9.6 کروڑ سے زائد ایل پی جی کنکشن فراہم کیے گئے، جس سے خواتین کو دھوئیں سے نجات ملی، صحت بہتر ہوئی اور وقت کی بچت ہوئی۔ اس کے ساتھ ہی بھارت نیٹ پروجیکٹ کے تحت دیہی علاقوں میں براڈ بینڈ انٹرنیٹ پہنچایا گیا اور لاکھوں گاؤں کو آپٹیکل فائبر سے جوڑا گیا، جب کہ آدھار نظام کے ذریعے 130 کروڑ سے زائد افراد کو ڈیجیٹل شناخت فراہم کر کے سبسڈی اور سرکاری سہولیات کی براہِ راست ترسیل ممکن بنائی گئی۔ مجموعی طور پر ان اقدامات نے مالی شمولیت، صحت، صفائی، ڈیجیٹل ترقی اور خواتین کی سہولت کے میدان میں نمایاں اثرات ڈالے ہیں۔

دوسری طرف اس مدت میں بعض ایسی سرگرمیاں بھی سامنے آئی ہیں جن سے ملک کی سالمیت کو نقصان پہنچا ہے اور مذہبی آزادی متاثر ہوئی ہے، میڈیا پر سے اعتماد اٹھ گیا ہے، سرکاری ایجنسیوں کا استعمال اپوزیشن کے خلاف کارروائیوں میں زیادہ نظر آیا ہے۔ بعض ناقدین کے مطابق شہریت ترمیمی قانون ایک ایسا قانون ہے جس نے ملک کی سیکولر شناخت پر سوال کھڑے کیے، کیونکہ اس میں شہریت دینے کے معیار میں مذہب کو شامل کیا گیا، جبکہ دفعہ 370 کی منسوخی پر یہ اعتراض سامنے آیا کہ اس سے وفاقی ڈھانچے اور ریاستی خودمختاری متاثر ہوئی ہے۔ اسی طرح قومی رجسٹر برائے شہریاں کے حوالے سے خدشہ ظاہر کیا جاتا ہے کہ اس سے غریب اور کمزور طبقات، خصوصاً مسلمانوں میں بے یقینی اور خوف کی فضا پیدا ہوئی، کیونکہ شہریت ثابت کرنا عملی طور پر بہت سے لوگوں کے لیے مشکل ہو سکتا ہے۔ مزید برآں غیر قانونی سرگرمیوں کی روک تھام کا قانون کے سخت استعمال کو بعض مبصرین شہری آزادیوں کے لیے خطرہ قرار دیتے ہیں اور صحافیوں یا سماجی کارکنوں کی گرفتاریوں کو اس کی مثال کے طور پر پیش کرتے ہیں، جس سے ریاست اور شہری حقوق کے درمیان توازن پر سوال اٹھتے ہیں۔ اسی تناظر میں ناقدین نفرت انگیز تقاریر کے بڑھتے ہوئے رجحان کو بھی ایک سنگین مسئلہ قرار دیتے ہیں، اور یہ مؤقف اختیار کرتے ہیں کہ بعض سیاسی یا سماجی عناصر کی جانب سے مذہبی یا نسلی بنیادوں پر دیے جانے والے بیانات پر مؤثر کارروائی نہ ہونا معاشرتی تقسیم کو گہرا کرتا ہے۔ مزید یہ کہ "لو جہاد" یا گائے کے نام پر پیش آنے والے واقعات اور ہجومی تشدد کو ملک کی سماجی ہم آہنگی اور سیکولر امیج کے لیے نقصان دہ سمجھا جاتا ہے، جبکہ میڈیا کی آزادی، تعلیمی اداروں پر دباؤ اور نصاب میں نظریاتی تبدیلیوں کے الزامات بھی اسی سلسلے کی کڑیاں سمجھے جاتے ہیں۔

ناقدین کا یہ بھی کہنا ہے کہ انفورسمنٹ ڈائریکٹوریٹ اور دیگر تحقیقاتی ایجنسیاں بعض اوقات سیاسی دباؤ کے آلے کے طور پر استعمال ہوتی نظر آتی ہیں، خاص طور پر اپوزیشن جماعتوں کے خلاف کارروائیوں کے تناظر میں، جس سے منتخب کارروائی کا تاثر پیدا ہوتا ہے۔ اسی بحث میں میڈیا کی آزادی کا معاملہ بھی شامل کیا جاتا ہے؛ مثال کے طور پر رپورٹرز وِد آؤٹ بارڈرز کی عالمی پریس آزادی درجہ بندی میں بھارت کی پوزیشن گزشتہ برسوں میں نسبتاً نیچے آئی، جسے ناقدین میڈیا پر دباؤ یا خودسنسرشپ کی علامت کے طور پر پیش کرتے ہیں۔ بعض سیاسی مثالیں، جن میں عام آدمی پارٹی کے بعض رہنماؤں کے معاملات کا حوالہ دیا جاتا ہے، اس تاثر کو مزید تقویت دیتی ہیں، اگرچہ ہر کیس کی اپنی قانونی تفصیلات ہوتی ہیں۔

دوسری طرف ان ریاستوں میں فتوحات کی ایک اہم وجہ اپوزیشن جماعتوں کا باہمی انتشار بھی قرار دیا جا رہا ہے۔ ترنمول کانگریس اور انڈین نیشنل کانگریس نے مغربی بنگال میں تقریباً ہر نشست پر الگ الگ انتخاب لڑا، حالانکہ کانگریس کو اپنی کمزور پوزیشن کا اندازہ تھا، جس کے باعث ووٹوں کی تقسیم ہوئی۔ اسی طرح آل انڈیا مجلس اتحاد المسلمین کے سربراہ اسدالدین اویسی نے اگرچہ محدود نشستوں پر انتخاب لڑا، لیکن ناقدین کے مطابق ان کی تقاریر نے بعض حلقوں میں ووٹروں کے رجحانات کو متاثر کرنے میں بالواسطہ کردار ادا کیا، جس سے مجموعی انتخابی نتائج متاثر ہوئے۔ مزید برآں ہمایوں کبیر کے بعض بیانات اور سرگرمیوں کو بھی ناقدین نے متنازع قرار دیا ہے، اور ان کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ انہوں نے بھی سیاسی ماحول کو مزید گرم کرنے اور ووٹروں کی صف بندی پر اثر انداز ہونے میں ایک کردار ادا کیا۔ اس کے علاوہ دیگر سیاسی جماعتوں کے امیدواران اور آزاد امیدواران نے بھی ووٹوں کی تقسیم میں اہم رول ادا کیا۔

بعض ناقدین کے مطابق الیکشن کمیشن آف انڈیا کی جانب سے کیے گئے بعض اقدامات، جیسے ایس آئی آر کی مشق، اور حساس علاقوں میں مرکزی مسلح پولیس فورسز کی تعیناتی، انتخابی عمل پر اثر انداز ہوئے۔ اسی طرح بیرونی افراد کی مبینہ مداخلت اور الیکٹرانک ووٹنگ مشین میں گڑبڑیوں کے الزامات بھی وقتاً فوقتاً سامنے آتے رہے ہیں، جنہیں ناقدین بعض نتائج کی ایک وجہ قرار دیتے ہیں۔ تاہم الیکشن کمیشن اور متعلقہ ادارے ان الزامات کو مسترد کرتے ہوئے یہ مؤقف اختیار کرتے ہیں کہ انتخابی عمل شفاف اور ضابطوں کے مطابق انجام پاتا ہے، اور ای وی ایم کے استعمال کو عدالتی و تکنیکی سطح پر محفوظ قرار دیا جا چکا ہے، اسی لیے اس مسئلے پر بھی آرا منقسم ہیں۔

میں یہ نہیں کہتا کہ مغربی بنگال میں بی جے پی کی اس فتح سے ملک میں کوئی قیامت آ جائے گی، لیکن جس طرح اس کی زیرِ اقتدار بعض ریاستوں کے بارے میں یہ تاثر پایا جاتا ہے کہ مختلف طبقات کے درمیان دوریاں بڑھی ہیں، اور بعض واقعات میں مخصوص طبقوں کے افراد کے ساتھ ناروا سلوک، تشدد یا ان کے اداروں کو نشانہ بنانے کی خبریں سامنے آئی ہیں، اسی تناظر میں یہ خدشہ ظاہر کیا جا رہا ہے کہ کہیں ایسا رجحان مغربی بنگال میں بھی نہ دہرایا جائے۔ اسی طرح یکساں سول کوڈ جیسے معاملات پر بھی بحث جاری ہے کہ اس کے نفاذ میں بنیادی حقوق اور تنوع کا کس حد تک لحاظ رکھا جائے گا۔ تاہم یہ تمام نکات مختلف آرا اور دعوؤں پر مبنی ہیں اور ان پر رائے یکساں نہیں۔

بہر حال اقتدار میں آنے والوں کی ذمہ داری ہے کہ وہ بلا امتیاز تمام شہریوں کے ساتھ انصاف کریں، آئین کے دائرے میں رہتے ہوئے عدل و مساوات کو یقینی بنائیں اور کسی بھی طرح کے امتیاز سے گریز کریں۔ ہم سب ایک ہی ملک کے باشندے ہیں اور باہمی بھائی چارہ، رواداری اور احترام ہی ہماری اصل طاقت ہے۔ ملک کا مفاد سب سے مقدم ہونا چاہیے، اور کوئی بھی مذہب نفرت یا عداوت کی تعلیم نہیں دیتا۔ اس لیے ضروری ہے کہ ہر شہری کو آئینِ ہند میں دیے گئے حقوق پوری طرح حاصل ہوں اور ایک پُرامن، منصفانہ اور ہم آہنگ معاشرے کی تشکیل کو یقینی بنایا جائے۔ اس انتخابی عمل میں جو امیدوار فتحیاب ہوئے ہیں وہ قابل مبارک باد ہیں اور جن کے حصے میں شکست آئی ہے ان کے لیے میرا مشورہ ہے کہ وہ اپنی شکست کا ایماندارانہ جائزہ لیں۔

9897565066

عصر حاضر میں مطالعہ ادب کی ضرورت کیوں؟

پروفیسر مشتاق احمد

عہدِ حاضر جسے ہم سائنسی انقلابات اور ایجادات کی صدی قرار دے رہے ہیں اور اس سائنسی ایجادات نے پوری دنیا کو ایک گاؤں میں تبدیل کر دیا ہے۔ لمحہ بہ لمحہ دنیا بدل رہی ہے اور انسان حیرت زدہ ہے کہ محض لمحہ پہلے جو شئے تھی اس میں تبدیلی واقع ہو گئی ہے۔ ایسے دور میں جب ٹیکنالوجی، اعداد و شمار اور عملی مفادات کو غیر معمولی اہمیت حاصل ہو چکی ہے، یہ سوال کہ "ہمیں ادب کیوں پڑھنا چاہئے؟" پہلے سے کہیں زیادہ اہم ہو گیا ہے۔ بظاہر ادب ایک غیر ضروری یا ثانوی مشغلہ معلوم ہوتا ہے، لیکن حقیقت یہ ہے کہ یہ انسانی شعور، اخلاقی بصیرت اور تہذیبی تسلسل کی تشکیل میں بنیادی کردار ادا کرتا ہے۔ واضح ہو کہ حال ہی میں راقم الحروف کو سنٹرل یونیورسٹی، گاندھر بل کشمیر میں ایک توسیعی خطبہ کے لئے مدعو کیا گیا تھا۔ شعبۂ اردو کی چیئر مین پروفیسر نصرت جبیں، پروفیسر راشد عزیز اور پروفیسر الطاف نقشبندی نے اس توسیعی خطبہ کے لئے یہ موضوع "عصرِ حاضر میں ادب کیوں پڑھیں؟" متعین کیا تھا۔ اس موقع پر بڑی تعداد میں ریسرچ اسکالروں اور طلبا و طالبات سے تبادلہ خیال کا موقع ملا اور بیشتر طلبا نے وقفۂ سوالات و جوابات میں یہ سوال کیا کہ آج جب پوری دنیا میں پیشہ ورانہ اور تکنیکی تعلیم کی اہمیت پر زور دیا جا رہا ہے تو ایسے وقت میں ادبیات کے طلبا و طالبات کا مستقبل کیا ہوگا۔ ظاہر ہے کہ عصرِ حاضر کے تقاضوں کی روشنی میں یہ ایک اہم سوال ہے لیکن ہمیں یہ نہیں بھولنا چاہئے کہ تغیرِ زمانہ کے ساتھ ساتھ علم و فنون کی اہمیت میں تبدیلی ہوتی رہتی ہے۔ یہ حقیقت اپنی جگہ مسلّم ہے کہ بظاہر اس وقت ادب کو ایک غیر ضروری یا ثانوی مشغلہ سمجھا جانے لگا ہے۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ یہ انسانی شعور، اخلاقی بصیرت اور تہذیبی تسلسل کی تشکیل میں بنیادی کردار ادا کرتا ہے۔ دنیا کے تمام ادبا اور شعرا، فلاسفروں اور دانشوروں نے اس بات پر زور دیا ہے کہ ادب کا مطالعہ فرد اور معاشرے دونوں کے لئے ناگزیر ہے۔ اگر مغربی دانشورانِ ادب کے افکار و نظریات پر سرسری نگاہ ڈالیں تو مغرب میں بھی یہ بحث ہوتی رہی ہے کہ ادب کا مطالعہ کیوں کریں۔ اس سلسلے میں نامور ناقد میتھیو آرنالڈ نے اپنی مشہورِ زمانہ کتاب "Culture and Anarchy" میں بڑی بحث کی ہے۔ آرنالڈ کے مطابق ادب انسانی تجربات، اخلاقی کشمکش اور وجودی پیچیدگیوں کو سمجھنے کا ذریعہ ہے۔ انہوں نے بجا لکھا ہے کہ "دنیا میں جو کچھ بہترین سوچا اور کہا گیا ہے وہ ادب میں محفوظ ہے"۔ انہوں نے ادب کو ایک ایسے معاشرے میں مذہب کا متبادل قرار دیا جو تیزی سے سیکولر ہو رہا تھا۔ انہوں نے ادب کو "زندگی پر تنقید" قرار دیا۔ ان کے نزدیک ادب انسانی تجربات، اخلاقی کشمکش اور وجودی پیچیدگیوں کو سمجھنے کا ذریعہ ہے۔ آرنلڈ کے مطابق عظیم ادب "دنیا میں جو کچھ بہترین سوچا اور کہا گیا ہے" اس کا مظہر ہوتا ہے، اس لیے ادب کا مطالعہ ذہنی اور اخلاقی ترقی کے لیے ضروری ہے۔ اسی طرح T. S. Eliot نے ادب میں روایت اور تاریخی تسلسل کی اہمیت کو اجاگر کیا۔ اپنے مضمون "Tradition and the Individual Talent" میں ایلیٹ نے کہا کہ ادب ماضی اور حال کے درمیان ایک زندہ رشتہ قائم کرتا ہے۔ ادب کے ذریعے قاری اپنی موجودہ دنیا سے آگے بڑھ کر ایک وسیع تہذیبی ورثے کا حصہ بن جاتا ہے، جو اس کی فکری وسعت میں اضافہ کرتا ہے۔ F. R. Leavis نے ادب کو تنقیدی شعور اور اخلاقی حساسیت کی تربیت کا ذریعہ قرار دیا۔ ان کے نزدیک ادب "تربیت یافتہ ذوق" پیدا کرتا ہے، جو قاری کو زبان، جذبات اور اقدار کی باریکیوں کو سمجھنے کے قابل بناتا ہے۔ صنعتی معاشرے میں جہاں سطحیت اور مادیت غالب ہو رہی ہے، وہاں ادب معیار اور اخلاقی اقدار کو برقرار رکھنے کا ایک مضبوط وسیلہ ہے۔

انگریزی کے رومانوی شاعر William Wordsworth نے ادب کی جذباتی اور روحانی اہمیت پر زور دیا۔ انہوں نے شاعری کو "طاقتور جذبات کا بے ساختہ اظہار" قرار دیا۔ ان کے نزدیک ادب انسان کو اس کی اصل فطرت اور جذبات سے جوڑتا ہے، جو جدید زندگی کی مصروفیات میں کہیں دب جاتے ہیں۔ ادب پڑھ کر انسان دوسروں کے احساسات کو محسوس کرنے کی صلاحیت حاصل کرتا ہے، جس سے ہمدردی اور انسانیت فروغ پاتی ہے۔ Virginia Woolf نے ادب کے ذریعے انسانی تجربات کی وسعت کو اجاگر کیا۔ اپنے مضمون How Should one Read a Book? میں انہوں نے کہا کہ ادب ہمیں مختلف نقطۂ نظر اپنانے کی دعوت دیتا ہے۔ قاری جب مختلف کرداروں اور حالات سے گزرتا ہے تو اس کی فکری اور جذباتی دنیا وسیع ہوتی ہے۔ George Orwell نے ادب کی سیاسی اہمیت کو نمایاں کیا۔ ان کے نزدیک ادب ظلم و ناانصافی کو بے نقاب کرتا ہے اور معاشرتی تبدیلی کا ذریعہ بنتا ہے۔ ان کی مشہور تصنیف Animal Farm اور 1984 اس بات کی مثال ہیں کہ ادب کس طرح طاقتور نظاموں پر تنقید کر سکتا ہے اور عوام میں شعور بیدار کر سکتا ہے۔ C. S. Lewis نے کہا کہ "ہم ادب پڑھتے ہیں تاکہ یہ جان سکیں کہ ہم تنہا نہیں ہیں"۔ ان کے نزدیک ادب انسان کو دوسروں کے تجربات میں شریک ہونے کا موقع دیتا ہے، جس سے زندگی کے مختلف پہلوؤں کو سمجھنے میں مدد ملتی ہے۔

جان ہینری نیومین (John Henry Newman) نے تعلیم میں ادب کی اہمیت کو اجاگر کیا۔ اپنی کتاب The Idea of a University میں انہوں نے کہا کہ ادب ذہن کو متوازن، واضح اور بامعنی بناتا ہے۔ ادب کا مطالعہ انسان کی زبان، فکر اور فیصلہ سازی کی صلاحیت کو بہتر بناتا ہے۔ جدید نقاد Terry Eagleton نے بھی ادب کی افادیت کو تسلیم کیا، اگرچہ انہوں نے اس کے نظریاتی پہلوؤں پر سوال اٹھائے۔ ان کے مطابق ادب ہمیں غالب نظریات پر سوال اٹھانے اور نئی سوچ پیدا کرنے کا موقع دیتا ہے۔ ان تمام آراء سے چند بنیادی نکات سامنے آتے ہیں۔ اول، ادب انسان کو اپنی اور دوسروں کی فطرت کو سمجھنے میں مدد دیتا ہے، جس سے ہمدردی اور رواداری پیدا ہوتی ہے۔ دوم، ادب تنقیدی سوچ کو فروغ دیتا ہے اور قاری کو مختلف زاویوں سے سوچنے کی صلاحیت عطا کرتا ہے۔ سوم، ادب تہذیبی ورثے کو محفوظ رکھتا ہے اور ہمیں مختلف معاشروں اور ادوار سے روشناس کراتا ہے۔ چہارم، ادب جمالیاتی لطف اور جذباتی تسکین فراہم کرتا ہے۔ پنجم، ادب خودشناسی کا ذریعہ ہے، جو انسان کو اپنی ذات کو بہتر طور پر سمجھنے میں مدد دیتا ہے۔ آخر میں، ادب معاشرتی تبدیلی کا محرک بن سکتا ہے۔ مشرق میں بھی مطالعۂ ادب کو غیر معمولی اہمیت حاصل رہی ہے۔ بالمیکی، کبیرؔ، رحیمؔ، سورداس، کالی داس، پنڈت جگن ناتھ، ودّیاپتی، بابا ناگارجن، رام دھاری سنگھ دنکر، مہادیوی ورما، جے شنکر پرساد وغیرہ کے فکری اثاثے کے مطالعے سے یہ حقیقت واضح ہو جاتی ہے کہ مطالعۂ ادب ایک صالح معاشرے کے لئے کس قدر ناگزیر ہے۔ اردو میں بھی میرؔ، غالبؔ، حالیؔ، اکبرؔ اور علامہ اقبالؔ نے مطالعۂ ادب کی اہمیت وافادیت پر بھرپور روشنی ڈالی ہے۔ پریم چند، قرۃ العین حیدر، بیدی، خواجہ احمد عباس، شمس الرحمن فاروقی اور گوپی چند نارنگ، پروفیسر وہاب اشرفی اور پروفیسر لطف الرحمن نے بھی مطالعۂ ادب کی ناگزیریت پر روشنی ڈالی ہے۔ بالخصوص علامہ اقبالؔ نے مطالعۂ ادب کی غیر معمولی اہمیت کا اعتراف کیا اور انہوں نے ادب کو محض تفریح یا جذباتی اظہار کا وسیلہ نہیں سمجھا بلکہ اسے ایک فعال، بیدار اور انقلابی قوت کے طور پر پیش کیا۔ ان کا نظریۂ ادب زندگی، خودی، عمل اور حیاتِ انسانی کی تعمیرِ نو سے گہرا تعلق رکھتا ہے۔ علامہ اقبالؔ کے نزدیک ادب کا مقصد انسان کو بیدار کرنا، اس کی خودی کو مضبوط بنانا اور اسے کائنات میں اس کے مقام سے آگاہ کرنا ہے۔ انہوں نے اپنی مشہورِ زمانہ کتاب "اسرارِ خودی" میں نظریۂ ادب کی تبلیغ کی ہے۔ اقبالؔ کے نزدیک ادب زندگی سے جدا کوئی شئے نہیں بلکہ زندگی کا عکاس اور اس کا رہنما ہے۔ وہ ادب کو زندگی کی تفسیر تسلیم کرتے ہیں۔ سرسید احمد خاں اور شبلی نعمانی نے بھی ایک صحت مند انسانی معاشرے کے لئے مطالعۂ ادب کو لازم قرار دیا ہے۔

مختصر یہ کہ مغربی اور مشرقی ناقدینِ ادب اور ادبا و شعرا کے ساتھ ساتھ فلسفیوں اور دانشوروں نے بھی ادب کو محض تفریح کا ذریعہ نہیں بلکہ انسانی زندگی کا ایک لازمی جزو قرار دیا ہے کیوں کہ ادب ہماری فکر، جذبات اور اقدار کو تشکیل دیتا ہے۔ آج کے پیچیدہ اور تیز رفتار دور میں ادب کا مطالعہ ہمیں خود کو اور دوسروں کو بہتر طور پر سمجھنے کا موقع فراہم کرتا ہے۔ ادب پڑھنا دراصل انسانیت کے ساتھ ایک زندہ مکالمہ قائم کرنا ہے اس لئے ادب کے طلبا کو اس فکر سے آزاد ہو جانا چاہئے کہ مطالعہ ادب دیگر علوم و فنون کے مطالعہ کی بہ نسبت کمتر ہے یا پیشہ ورانہ تعلیم حاصل کرنے کے مقابل روزگار کے مواقع فراہم نہیں کرتا۔ حقیقت تو یہ ہے کہ اس دورِ عالمیت میں بھی مطالعۂ ادب کی غیر معمولی اہمیت تسلیم کی جا رہی ہے کہ مطالعۂ ادب کے بغیر ایک صالح انسانی معاشرہ کی تشکیل ناممکن ہے۔ یہی وجہ ہے کہ آج تمام پیشہ ورانہ اور سائنسی و تکنیکی اعلیٰ تعلیمی اداروں میں مطالعۂ ادب کو شامل کیا گیا ہے اور باضابطہ فیکلٹی آف ہومینیٹیز کا قیام عمل میں لایا جا رہا ہے۔

(راقم الحروف کا توسیعی خطبہ۔ بتاریخ ۲۷/اپریل ۲۰۲۶ء زیر اہتمام شعبۂ اردو، سنٹرل یونیورسٹی، گاندھربل، کشمیر)

پرنسپل، سی۔ ایم کالج، دربھنگہ (بہار)
موبائل: 9431414586
ای میل: rma.meezan@gmail.com

ماحولیاتی تبدیلی کے سائے میں زندگی کی جدوجہد

وسیم احمد

ماحولیاتی تبدیلی اب محض ایک سائنسی اصطلاح نہیں رہی، بلکہ یہ ہمارے عہد کی ایک زندہ حقیقت بن چکی ہے، ایک ایسی حقیقت جو دھیرے دھیرے زمین کے چہرے کا رنگ بدل رہی ہے۔ فضا کی حدت میں مسلسل اضافہ، بادلوں کی بے ترتیب گردش، کبھی بے مہار برسات اور کبھی طویل خاموشی میں ڈوبی ہوئی زمین، یہ سب مناظر اس کائناتی توازن کے بگڑنے کی داستان سنا رہے ہیں۔ قدرت نے انسان کو بے شمار نعمتوں سے نوازا، مگر ان میں سب سے شفاف، سب سے نرم اور سب سے ضروری تحفہ پانی ہے۔ یہ وہ خاموش رفیق ہے جو نہ صرف انسان کے وجود میں لہو کی طرح گردش کرتا ہے بلکہ ہر پتے کی ہریالی اور ہر جاندار کی سانس میں بھی بسا ہوا ہے۔ مگر افسوس کہ یہی زندگی بخش عنصر آج خود بقا کی جنگ لڑ رہا ہے۔ زمین کا سینہ اگرچہ سمندروں سے بھرا ہوا ہے، لیکن میٹھے پانی کی بوندیں موتیوں کی طرح نایاب ہوتی جا رہی ہیں۔ یہ قلت اب کسی ایک خطے یا قوم کا مسئلہ نہیں بلکہ عالمی توجہ کا مرکز بن چکی ہے۔ وہ ممالک بھی، جو کبھی پانی کی فراوانی پر نازاں تھے، آج اسی نعمت کے لیے فکر مند دکھائی دیتے ہیں۔ گرمیوں کی پیاسی دوپہریں اور سردیوں کی کپکپاہٹ لیے بارشیں، یہ خود اس بگڑے ہوئے نظام کی گواہی دے رہی ہیں جس میں اعتدال کہیں کھو گیا ہے۔ پانی، جو حیاتِ انسانی کی اصل بنیاد اور بقا کا ضامن ہے، آج ہماری بے حسی اور غفلت کا شکار ہوتا جا رہا ہے۔ ہم اسے ایک معمولی اور لامحدود شے سمجھ کر اس قدر بے دریغ استعمال کرتے ہیں گویا یہ کبھی ختم ہی نہ ہوگا۔ حالانکہ حقیقت اس کے برعکس ہے، ہر ضائع ہونے والی بوند دراصل مستقبل کی کسی پیاسی آنکھ کا خواب کم کر دیتی ہے۔ اگر ہم نے آج بھی اس نعمتِ غیر مترقبہ کی قدر نہ کی، تو آنے والا وقت ہمیں ایک ایسی دنیا سے روشناس کرا سکتا ہے جہاں پانی محض ایک دھندلی سی یاد بن کر رہ جائے گا؛ ایک ایسی یاد جسے ہم نے اپنی ہی غفلت کے ہاتھوں کھو دیا۔

پانی کے بے جا ضیاع کی جڑیں ہماری روزمرہ عادات میں پیوست ہیں۔ گھروں میں اکثر لوگ دانت صاف کرتے ہوئے نل کو کھلا چھوڑ دیتے ہیں، نہاتے وقت ضرورت سے کہیں زیادہ پانی استعمال کرتے ہیں، یا برتن دھوتے ہوئے اس قیمتی وسیلے کو بے احتیاطی سے بہا دیتے ہیں۔ یہ سب بظاہر معمولی اعمال معلوم ہوتے ہیں، مگر جب ان کا اجتماعی جائزہ لیا جائے تو یہی چھوٹی چھوٹی کوتاہیاں ایک بڑے المیے کی صورت اختیار کر لیتی ہیں۔ اسی طرح خراب نلکوں اور رسنے والے پائپوں سے ٹپکتا ہوا پانی بھی خاموشی سے ضائع ہوتا رہتا ہے، جس پر ہماری توجہ کم ہی جاتی ہے۔ صنعتی میدان میں بھی پانی کا غیر محتاط اور بے تحاشا استعمال ایک سنگین مسئلہ ہے۔ متعدد کارخانے آج بھی پرانے اور غیر مؤثر نظاموں پر انحصار کرتے ہیں، جس کے نتیجے میں پانی کا خاطر خواہ حصہ ضائع ہو جاتا ہے۔ اسی طرح زرعی شعبے میں روایتی آبپاشی کے طریقے بھی پانی کے ضیاع کا ایک بڑا سبب ہیں، کیونکہ ان میں پانی نہ تو درست مقدار میں استعمال ہوتا ہے اور نہ ہی مناسب جگہ تک مؤثر طور پر پہنچ پاتا ہے۔ نتیجتاً اس کا بڑا حصہ زمین میں بے فائدہ جذب ہو جاتا ہے یا بہہ کر ضائع ہو جاتا ہے، جس سے نہ صرف آبی وسائل کم ہوتے ہیں بلکہ زمین کی زرخیزی بھی متاثر ہوتی ہے۔ مزید برآں، پانی کی آلودگی ایک نہایت تشویشناک صورتِ حال اختیار کر چکی ہے۔ صنعتی فضلات، زرعی کیمیکلز، پلاسٹک کا کچرا اور ناقص سیوریج نظام دریاؤں، جھیلوں اور سمندروں کی شفافیت کو داغدار کر رہے ہیں۔ اس کے نتیجے میں آبی حیات شدید خطرات سے دوچار ہے، جبکہ انسانوں کے لیے صاف اور محفوظ پانی کا حصول دن بدن مشکل ہوتا جا رہا ہے۔ آلودہ پانی مختلف مہلک بیماریوں کو جنم دیتا ہے۔ اگر ہم نے اب بھی ہوش کے ناخن نہ لیے تو آنے والی نسلیں ہمیں معاف نہیں کریں گی، کیونکہ پانی کی یہ بوند دراصل زندگی کی وہ امانت ہے جس کی حفاظت ہماری مشترکہ ذمہ داری ہے۔ یاد رکھیں کہ پانی کی کمی کے اثرات صرف ماحولیاتی نہیں بلکہ معاشی اور سماجی بھی ہیں۔ پانی کی فراہمی کے نظام کو بہتر بنانے اور نئے ذخائر بنانے پر بہت زیادہ لاگت آتی ہے۔ اگر پانی کی کمی بڑھ جائے تو حکومت کو پانی درآمد کرنا پڑ سکتا ہے، جو انتہائی مہنگا عمل ہے۔ سماجی طور پر پانی کی کمی لوگوں کے درمیان تنازعات کا سبب بھی بن سکتی ہے، جبکہ صحت کے مسائل میں بھی اضافہ ہو سکتا ہے۔ اس سے خوراک کی پیداوار بھی متاثر ہوتی ہے کیونکہ زراعت کے لیے پانی بنیادی حیثیت رکھتا ہے۔ ان تمام مسائل کے پیش نظر پانی کا تحفظ انتہائی ضروری ہے۔ اگر ہم چاہیں تو اپنے روزمرہ کے معمولات میں معمولی تبدیلیاں لا کر پانی کے تحفظ میں اہم کردار ادا کر سکتے ہیں۔ مثال کے طور پر، دانت صاف کرتے وقت نل بند رکھنا، نہانے کا دورانیہ کم کرنا اور ضرورت کے مطابق ہی پانی استعمال کرنا جیسے اقدامات بہت مؤثر ثابت ہو سکتے ہیں۔ اسی طرح جدید آلات، جیسے کم پانی استعمال کرنے والے شاور اور ٹوائلٹس کا استعمال بھی پانی کی بچت میں مددگار ثابت ہوتا ہے۔ گھروں میں پانی کے پائپ اور نلکوں کی باقاعدہ مرمت بھی ضروری ہے تاکہ کسی قسم کا رساؤ نہ ہو۔ یہ ایک سادہ سا عمل ہے لیکن اس سے بڑی مقدار میں پانی بچایا جا سکتا ہے۔ مزید برآں، برتن دھونے یا کپڑے دھونے کے دوران بھی پانی کے استعمال میں احتیاط برتنی چاہیے۔ کمیونٹی کی سطح پر بھی پانی کے تحفظ کے لیے اقدامات کیے جا سکتے ہیں۔ پانی کے استعمال کی پیمائش کے لیے واٹر میٹرز کا استعمال لوگوں کو اپنے استعمال کے بارے میں آگاہ کرتا ہے اور انہیں محتاط بناتا ہے۔ عوامی آگاہی اس مسئلے کے حل میں کلیدی کردار ادا کرتی ہے۔ جب تک لوگوں کو پانی کی اہمیت اور اس کے ضیاع کے نتائج کا علم نہیں ہوگا، وہ اپنی عادات میں تبدیلی نہیں لائیں گے۔ اسکولوں، کالجوں اور سوشل میڈیا کے ذریعے آگاہی مہمات چلانا اس سلسلے میں بہت مؤثر ثابت ہو سکتا ہے۔ پانی کے دوبارہ استعمال کا تصور بھی بہت اہم ہے۔ گھریلو استعمال کے بعد بچ جانے والے پانی کو باغبانی یا دیگر غیر پینے کے کاموں کے لیے استعمال کیا جا سکتا ہے۔ بارش کے پانی کو ذخیرہ کرنا بھی ایک بہترین طریقہ ہے۔ بارش کا پانی جمع کر کے اسے مختلف گھریلو کاموں میں استعمال کیا جا سکتا ہے، جیسے پودوں کو پانی دینا، گاڑی دھونا یا صفائی کرنا وغیرہ۔ اس سے پانی کی بچت ہوتی ہے۔ اگر ہر گھر میں بارش کے پانی کو جمع کرنے کا نظام قائم کیا جائے تو اس سے مجموعی طور پر پانی کی بڑی مقدار محفوظ کی جا سکتی ہے۔ آخر میں یہ کہنا غلط نہ ہوگا کہ پانی کا تحفظ ہم سب کی مشترکہ ذمہ داری ہے۔ اگر ہم آج اس مسئلے کو سنجیدگی سے نہ لیں تو آنے والی نسلوں کو شدید مشکلات کا سامنا کرنا پڑے گا۔ ہمیں اپنی عادات میں تبدیلی لانی ہوگی، وسائل کا دانشمندانہ استعمال کرنا ہوگا اور دوسروں کو بھی اس کی ترغیب دینی ہوگی۔ چھوٹے چھوٹے اقدامات مل کر ایک بڑا فرق پیدا کر سکتے ہیں۔ پانی زندگی ہے، اور اس کی حفاظت دراصل ہماری اپنی بقا کی ضمانت ہے۔

☆☆☆

مضمون و مراسلہ نگار کی آراء سے ادارہ کا متفق ہونا ضروری نہیں

مالک، پبلشر، پرنٹر و ایڈیٹر تقدیس فاطمہ رضوی نے گروپ 5 پبلی کیشن 55 بی۔ وزیر حسن روڈ، لکھنؤ سے چھپوا کر پہلی منزل مسجد نور محل ساکیت پلی نرہی، لکھنؤ سے شائع کیا۔ ریزیڈنٹ ایڈیٹر: ڈاکٹر ہارون رشید
Proprietor, Publisher, Printer and Editor, Taqdees Fatima Rizvi printed at Group 5 Publication, 55B, Wazir Hasan Road, Lucknow, and published from Masjid Noor Mahal, First Floor, Saket Palli Narhi, Lucknow. , Resident Editor: Dr. Haroon Rasheed, avadhnama@gmail.com, Ph:0522-3506829, 9335135181

گرمیوں کے مشروبات: جسم کو ٹھنڈک دینے اور توانائی بڑھانے کے قدرتی ذرائع

نازش احتشام اعظمی

کائنات کا نظام تغیر وتبدل کی ایک ایسی زنجیر ہے جس کی ہر کڑی میں انسانی بقا اور راحت کا کوئی نہ کوئی پہلو پوشیدہ ہے۔ موسموں کا بدلنا محض وقت کی گردش نہیں بلکہ خالقِ کائنات کی طرف سے انسانی وجود کی مختلف ضروریات کو پورا کرنے کا ایک مربوط انتظام ہے۔ جب بہار کی دلفریبی رخصت ہوتی ہے اور سورج اپنے پورے جاہ و جلال کے ساتھ آسمان پر جلوہ گر ہوتا ہے، تو زمین کا تپتا ہوا سینہ اور فضاؤں میں رقص کرتی گرم لہریں انسانی جسم کو ایک خاص قسم کی آزمائش سے دوچار کر دیتی ہیں۔ موسمِ گرما کی یہ شدت جہاں حیاتِ انسانی کے لیے چیلنج بن کر ابھرتی ہے، وہاں فطرت اپنے دستِ کرم سے ایسے انمول تحائف بھی عطا کرتی ہے جو تپتی دوپہروں میں جاں بلب انسانوں کے لیے سکون اور تازگی کا پیامبر ثابت ہوتے ہیں۔ گرمی کی شدت سے انسانی جسم میں ہونے والی پانی کی کمی، نمکیات کا اخراج اور توانائی کی تنزلی ایسے مسائل ہیں جن کا حل اگر مصنوعی ذرائع میں تلاش کیا جائے تو وقتی آسودگی تو مل سکتی ہے مگر مستقل صحت نہیں۔ اس ضمن میں قدرت کے عطا کردہ مشروبات وہ شاہکار ہیں جو نہ صرف پیاس کی آگ بجھاتے ہیں بلکہ انسانی مشینری کو اندرونی طور پر مستحکم اور توانا بھی رکھتے ہیں۔ گرمیوں کے موسم میں انسانی جسم کے اندرونی درجہ حرارت کو برقرار رکھنے کا نظام یعنی تھرمو ریگولیشن انتہائی دباؤ کا شکار رہتا ہے۔ جب بیرونی درجہ حرارت انسانی جسم کے نارمل درجہ حرارت سے تجاوز کرنے لگتا ہے، تو جسم پسینے کے اخراج کے ذریعے خود کو ٹھنڈا رکھنے کی کوشش کرتا ہے۔ یہ عمل بظاہر تو معمولی لگتا ہے لیکن حقیقت میں یہ جسم سے پانی اور الیکٹرولائٹس کے ایک بڑے ذخیرے کا صفایا کر دیتا ہے۔ اگر اس مرحلے پر ضائع ہونے والے مائعات کی فوری تلافی نہ کی جائے تو انسانی اعصاب مضمحل ہونے لگتے ہیں، سر میں درد کی لہریں اٹھتی ہیں اور تھکن کا غلبہ پورے وجود کو اپنی لپیٹ میں لے لیتا ہے۔ یہی وہ مقام ہے جہاں سادہ پانی کی اہمیت اپنی جگہ مسلم ہے، مگر اس کے ساتھ ساتھ ایسے مشروبات کی ضرورت ناگزیر ہو جاتی ہے جو سوڈیم، پوٹاشیم اور میگنیشیم جیسے معدنیات کا خزانہ اپنے اندر سموئے ہوئے ہوں۔ ان مشروبات کی اہمیت محض پیٹ بھرنے تک محدود نہیں بلکہ یہ خون کے بہاؤ کو منظم کرنے، گردوں کی صفائی کرنے اور دماغی خلیوں کو ہائیڈریٹ رکھنے میں کلیدی کردار ادا کرتے ہیں۔ اگر ہم اپنی روایات اور ثقافتی ورثے پر نظر دوڑائیں تو معلوم ہوتا ہے کہ ہمارے اسلاف نے گرمی کی حدت کا مقابلہ کرنے کے لیے انتہائی سادہ مگر بے پناہ موثر نسخے ترتیب دے رکھے تھے۔ ان میں سرفہرست لسی، کا نام آتا ہے، جو دیہی زندگی کی پہچان اور شہری زندگی کی ضرورت ہے۔ دہی کی تاثیر بذاتِ خود ٹھنڈی ہے اور جب اسے بلو کر لسی کی صورت دی جاتی ہے تو یہ ایک مکمل غذا بن جاتی ہے۔ لسی میں موجود پروبائیوٹکس یعنی دوست بیکٹیریا نہ صرف معدے کی سوزش کو کم کرتے ہیں بلکہ ہاضمے کے عمل کو وہ جلا بخشتے ہیں جو گرمی کی وجہ سے سست پڑ چکا ہوتا ہے۔ نمکین لسی کا ایک گلاس پسینے کے ذریعے ضائع ہونے والے نمکیات کا فوری متبادل ہے، جبکہ میٹھی لسی توانائی کا وہ منبع ہے جو تھکن سے چور اعصاب کو دوبارہ سے زندہ کر دیتی ہے۔ لسی کے بعد چھاچھ یا بٹر ملک کا ذکر بھی ضروری ہے۔ تربوز کا جوس محض ایک مشروب نہیں بلکہ یہ گردوں کی قدرتی صفائی کا ایک بہترین ذریعہ ہے، جو پیشاب کی جلن اور گرمی کی وجہ سے ہونے والی سوزش کو ختم کرتا ہے۔ اسی طرح ناریل کا پانی ایک ایسا قدرتی محلول ہے جس کی ساخت انسانی خون کے پلازما سے مماثلت رکھتی ہے۔ یہ پوٹاشیم کا سب سے بڑا قدرتی ذریعہ ہے اور کسی بھی مصنوعی الیکٹرولائٹ سپلیمنٹ سے ہزار گنا بہتر ہے۔ ناریل پانی کا ایک گھونٹ پیاس کی تپش کو لمحوں میں ٹھنڈک میں بدل دیتا ہے۔ گنے کا رس، جو ہمارے ہاں سڑکوں کے

ہے، جو لسی کی ایک ہلکی اور زود ہضم شکل ہے۔ یہ مشروب ان لوگوں کے لیے کسی نعمت سے کم نہیں جنہیں گرمیوں میں معدے کی تیزابیت اور جلن کی شکایت رہتی ہے۔ موسمِ گرما کی ایک اور منفرد سوغات آم پنا ہے، جو کچے آموں یعنی کیریوں سے تیار کیا جاتا ہے۔ یہ مشروب اس قدیم حکمت کا نچوڑ ہے جو صدیوں سے ہیٹ سٹروک یا لو لگنے سے بچاؤ کے لیے استعمال ہو رہی ہے۔ کچے آموں کو ابال کر یا بھون کر ان کا گودا نکالنا اور پھر اس میں کالا نمک، بھنا ہوا زیرہ اور پودینہ شامل کرنا ایک ایسا جادوئی محلول تیار کرتا ہے جو جسم کے میٹابولزم کو توازن میں لاتا ہے۔ یہ مشروب وٹامن سی اور آئرن سے بھرپور ہوتا ہے، جو نہ صرف قوتِ مدافعت میں اضافہ کرتا ہے بلکہ خون کی کمی کو دور کرنے میں بھی معاون ثابت ہوتا ہے۔ اسی طرح لیموں پانی یا شکنجبین کی افادیت سے بھلا کون انکار کر سکتا ہے؟ یہ دنیا کا مقبول ترین اور سادہ ترین انرجی ڈرنک ہے۔ لیموں میں موجود سائٹک ایسڈ اور وٹامن سی جسم کو فوری طور پر الکلائن کرنے کی صلاحیت رکھتے ہیں، جس سے خون کی حدت کم ہوتی ہے اور طبیعت میں فرحت پیدا ہوتی ہے۔ فطرت کے کارخانے میں پھلوں کا تنوع بھی حیران کن ہے۔ گرمیوں کے لیے اللہ تعالیٰ نے ایسے پھل پیدا کیے ہیں جن میں پانی کی مقدار نوے فیصد سے بھی زائد ہوتی ہے۔ تربوز اس فہرست میں سب سے نمایاں ہے۔ تربوز کا سرخ، رسیلا گودا اپنے اندر لائیکوپین نامی اینٹی آکسیڈنٹ رکھتا ہے جو سورج کی شعاعوں سے ہونے والے جلدی نقصان کا ازالہ کرتا کناروں پر عام دستیاب ہوتا ہے، توانائی کا ایک ایسا فوری ذریعہ ہے جس کی مثال ملنا مشکل ہے۔ یہ گلوکوز کی قدرتی شکل ہے جو فوری طور پر جگر کو توانائی فراہم کرتی ہے۔ تاہم، اس کی تیاری میں صفائی ستھرائی کا خیال رکھنا بے حد ضروری ہے۔ اسی طرح بیل کا شربت یا وڈ ایپل جوس اپنی دواؤں جیسی خصوصیات کی بنا پر گرمیوں کا ایک لازمی حصہ ہونا چاہیے۔ یہ آنتوں کی صفائی کرنے اور پیچش جیسے امراض سے بچانے میں اکسیر کا درجہ رکھتا ہے۔ اس کی منفرد خوشبو اور گاڑھا پن پینے والے کو ایک خاص قسم کا سکون فراہم کرتا ہے۔ جڑی بوٹیوں کی دنیا میں پودینہ اور سونف وہ دو عناصر ہیں جو گرمیوں کی خوراک کا لازمی جزو ہونی چاہئیں۔ پودینہ اپنی قدرتی ٹھنڈک (Menthol) کی وجہ سے دماغ کو تروتازہ کرتا ہے اور سانسوں کو مہکاتا ہے۔ پودینے کی چٹنی ہو یا اس کا شربت، یہ معدے کے غبار کو دور کرنے کے لیے بہترین ہے۔ سونف کا پانی، جو رات بھر بھگو کر رکھا گیا ہو، صبح کے وقت پینے سے جسم کی اندرونی حدت ختم ہوتی ہے اور آنکھوں کی روشنی میں اضافہ ہوتا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ گلاب کا شربت اور صندل کا شربت بھی وہ روایتی مشروبات ہیں جن کی خوشبو اور تاثیر قلب و ذہن کو معطر کر دیتی ہے۔ یہ مشروبات ذہنی تناؤ کو کم کرنے اور نیند کے نظام کو بہتر بنانے میں بھی مددگار ثابت ہوتے ہیں۔ آج کے دور میں جہاں ٹیکنالوجی نے زندگی آسان کر دی ہے، وہاں ہماری غذائی عادات میں کئی ایسی خرابیاں پیدا ہو گئی ہیں جو صحت کے لیے سنگین خطرہ بن چکی ہیں۔ بازاروں میں دستیاب کاربونیٹڈ مشروبات، جنہیں ہم سافٹ ڈرنکس کہتے ہیں، درحقیقت خاموش قاتل ہیں۔ ان میں چینی کی وافر مقدار، مصنوعی رنگ، کیمیائی تحفظ کار (Preservatives) اور فاسفورک ایسڈ جیسے اجزاء شامل ہوتے ہیں۔ یہ مشروبات پیاس بجھانے کے بجائے جسم میں ڈی ہائیڈریشن کا عمل تیز کر دیتے ہیں، کیونکہ ان کو ہضم کرنے کے لیے جسم کو مزید پانی کی ضرورت پڑتی ہے۔ ان کا مسلسل استعمال ہڈیوں کی کمزوری، دانتوں کے گرنے، ذیابیطس اور موٹاپے جیسے امراض کا سبب بنتا ہے۔ یہ بات نہایت افسوسناک ہے کہ ہم فطرت کے انمول خزانوں کو چھوڑ کر ان مصنوعی بوتلیں خریدنے کو ترجیح دیتے ہیں جو ہمارے جسمانی نظام کو اندر سے کھوکھلا کر دیتی ہیں۔ گرمیوں میں صحت مند رہنے کا راز محض مشروبات تک محدود نہیں بلکہ اس کا تعلق ہمارے مجموعی طرزِ زندگی سے بھی ہے۔ یہ ضروری ہے کہ ہم اپنی غذا میں ایسی اشیاء شامل کریں جن کی تاثیر ٹھنڈی ہو، جیسے کھیرا، کدو، ٹینڈے اور ہری سبزیاں۔ دھوپ میں نکلتے وقت سر اور چہرے کو ڈھانپنا، سوتی اور ہلکے رنگ کے کپڑے پہننا اور بلاضرورت تپش میں نہ نکلنا بھی اتنا ہی اہم ہے۔ ایک اور اہم نکتہ یہ ہے کہ ہمیں بہت زیادہ برفیلے اور ٹھنڈے مشروبات سے پرہیز کرنا چاہیے۔ جب ہم انتہائی ٹھنڈا پانی پیتے ہیں تو ہمارے جسم کا نظام اسے جسمانی درجہ حرارت پر لانے کے لیے مزید توانائی خرچ کرتا ہے، جس سے الٹا جسم میں گرمی پیدا ہوتی ہے۔ کمرے کے درجہ حرارت پر موجود یا مٹی کے گھڑے کا پانی سب سے بہترین انتخاب ہے۔ موسمِ گرما کی سختیوں کو ہنس کر جھیلا جا سکتا ہے اگر ہم فطرت کے بتائے ہوئے اصولوں پر کاربند رہیں۔ ہماری زمین پر اگنے والی ہر بوٹی، ہر پھل اور ہر اناج انسانی صحت کا محافظ ہے۔ لسی کی مٹھاس، لیموں کی ترشی، تربوز کی ٹھنڈک اور پودینے کی مہک میں وہ شفا چھپی ہے جو کسی مہنگی ترین دوا میں نہیں۔ یہ مشروبات نہ صرف ہمارے جسم کو سیال فراہم کرتے ہیں بلکہ یہ ہماری ثقافت کا وہ رنگین حصہ ہیں جو ہمیں اپنی مٹی سے جوڑتے ہیں۔ ان روایتی مشروبات کو گھروں میں تیار کرنا سستا بھی ہے اور محفوظ بھی۔ یہ ہمارے بچوں کے لیے بھی بہترین ہیں جو رنگین پیکٹوں والے جوسز کے پیچھے بھاگتے ہیں۔ مختصر یہ کہ گرمی کی شدت ایک فطری عمل ہے اور اس کا مقابلہ بھی فطری طریقے سے ہی کیا جانا چاہیے۔ مصنوعی مشروبات کی چکا چوند سے نکل کر قدرت کے دسترخوان کی طرف رجوع کرنا وقت کی اہم ضرورت ہے۔ اگر ہم اپنے روزمرہ کے معمولات میں ان قدرتی مشروبات کو جگہ دیں تو ہم نہ صرف گرمی کی لہروں کا مقابلہ کر سکتے ہیں بلکہ ایک توانا، تندرست اور شاداب زندگی بھی گزار سکتے ہیں۔ صحت اللہ کی ایک عظیم نعمت ہے اور اس کی حفاظت کے لیے ان قدرتی ذرائع کا انتخاب کرنا ہماری شعوری بیداری کی علامت ہے۔ آیئے اس موسمِ گرما میں اپنی صحت کو ترجیح دیں اور ان مشروبات کو اپنائیں جو روح کو تازگی اور جسم کو حقیقی توانائی فراہم کرتے ہیں۔ فطرت کی ان نعمتوں کا شکر گزار ہونا اور انہیں اپنی زندگی کا حصہ بنانا ہی وہ راستہ ہے جو ہمیں صحت اور خوشحالی کی منزل تک لے جا سکتا ہے۔

علم دین اور تربیت اخلاق

سید ابوافتخار زیدی

انسانی زندگی کی کامیابی صرف ظاہری ترقی یا دنیاوی علم سے وابستہ نہیں بلکہ اس کا اصل دار و مدار علمِ دین اور اعلیٰ اخلاق پر ہے۔ اگر علم انسان کو راستہ دکھاتا ہے تو اخلاق اس راستے پر چلنے کا سلیقہ سکھاتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ اسلام میں علمِ دین اور تربیتِ اخلاق کو بنیادی حیثیت حاصل ہے۔

علمِ دین سے مراد وہ علم ہے جو انسان کو اپنے خالق کی معرفت عطا کرے، عبادات کا صحیح طریقہ سکھائے اور زندگی گزارنے کے اصول بتائے۔ قرآن مجید اور احادیث میں بارہا علم کی

تربیتِ اخلاق کا تعلق انسان کے کردار اور رویّے سے ہے۔ اچھے اخلاق وہ زیور ہیں جو انسان کو معاشرے میں عزت اور مقام عطا کرتے ہیں۔ سچائی، دیانت داری، صبر، برداشت، احترامِ انسانیت اور عدل و انصاف جیسے اوصاف ایک مہذب معاشرے کی بنیاد ہوتے ہیں۔ اسلام نے اخلاق کو ایمان کا لازمی حصہ قرار دیا ہے، اور نبی اکرم ﷺ کی بعثت کا ایک اہم مقصد ہی اخلاق کی تکمیل بیان کیا گیا ہے۔

فضیلت بیان کی گئی ہے۔ علمِ دین انسان کو حق و باطل میں فرق کرنا سکھاتا ہے اور اسے ایک متوازن اور باوقار زندگی گزارنے کے قابل بناتا ہے۔ جب انسان دین کا علم حاصل کرتا ہے تو اس کے اندر خدا ترسی، عاجزی اور ذمہ داری کا احساس پیدا ہوتا ہے۔

دوسری طرف تربیتِ اخلاق کا تعلق انسان کے کردار اور رویّے سے ہے۔ اچھے اخلاق وہ زیور ہیں جو انسان کو معاشرے میں عزت اور مقام عطا کرتے ہیں۔ سچائی، دیانت داری، صبر، برداشت، احترامِ انسانیت اور عدل و انصاف جیسے اوصاف ایک مہذب معاشرے کی بنیاد ہوتے ہیں۔ اسلام نے اخلاق کو ایمان کا لازمی حصہ قرار دیا ہے، اور نبی اکرم ﷺ کی بعثت کا ایک اہم مقصد ہی اخلاق کی تکمیل بیان کیا گیا ہے۔

علمِ دین اور اخلاق کا آپس میں گہرا تعلق ہے۔ اگر علم ہو مگر اخلاق نہ ہوں تو وہ علم انسان کے لیے نقصان دہ بھی بن سکتا ہے۔ اسی طرح اگر اخلاق ہو مگر صحیح دینی رہنمائی نہ ہو تو انسان گمراہی کا شکار ہو سکتا ہے۔ اس لیے ضروری ہے کہ علمِ دین کے ساتھ ساتھ اخلاقی تربیت پر بھی بھرپور توجہ دی جائے۔

آج کے دور میں جہاں مادی ترقی کو اہمیت دی جا رہی ہے، وہاں اخلاقی اقدار کمزور ہوتی جا رہی ہیں۔ جھوٹ، دھوکہ، بے ایمانی اور عدم برداشت جیسے مسائل عام ہو رہے ہیں۔ ان مسائل کا حل صرف اور صرف علمِ دین اور صحیح تربیتِ اخلاق میں پوشیدہ ہے۔ جب تک انسان اپنے دین کی تعلیمات کو نہیں سمجھے گا اور ان پر عمل نہیں کرے گا، تب تک معاشرہ حقیقی معنوں میں ترقی نہیں کر سکتا۔

مزید برآں، ایک ایسا معاشرہ جہاں علمِ دین اور اخلاق کو فروغ دیا جائے، وہاں امن، محبت اور بھائی چارہ پیدا ہوتا ہے۔ لوگ ایک دوسرے کے حقوق کا خیال رکھتے ہیں اور عدل و انصاف قائم ہوتا ہے۔ اس طرح کا معاشرہ دنیا اور آخرت دونوں میں کامیابی کا ضامن بنتا ہے۔

آخر میں یہ کہا جا سکتا ہے کہ علمِ دین اور تربیتِ اخلاق انسان کی شخصیت کو مکمل بناتے ہیں۔ یہ دونوں عناصر نہ صرف فرد کی اصلاح کرتے ہیں بلکہ پورے معاشرے کی بہتری کا سبب بنتے ہیں۔ لہٰذا ہمیں چاہیے کہ ہم علمِ دین حاصل کریں، اپنے اخلاق کو سنواریں اور ایک مثالی اسلامی معاشرہ قائم کرنے میں اپنا کردار ادا کریں۔

پروفیسر جامعہ سلطانیہ لکھنؤ

مڈل کلاس انسان کی مالی زندگی کا سفر

آمدنی، ذمہ داریاں اور سمجھدار سرمایہ کاری

ایس آئی مہدی نہال

آج کی نئی نسل اپنے کیریئر کی شروعات سے ہی اپنی آمدنی بڑھانے کی کوشش میں لگ جاتی ہے، لیکن اس کے ساتھ ساتھ ان کے خرچے بھی تیزی سے بڑھنے لگتے ہیں۔ بہتر لائف اسٹائل اپنانا، نئے گیجٹس خریدنا اور سوسائٹی میں اپنا اسٹیٹس برقرار رکھنا ان کی اہم ترجیحات بن جاتی ہیں۔ اس دوران وہ اکثر اپنی بڑھتی ہوئی آمدنی کو صرف آج کی ضروریات اور خواہشات پر خرچ کر دیتے ہیں، جبکہ مستقبل کی منصوبہ بندی، بچت اور سرمایہ کاری پر زیادہ توجہ نہیں دیتے۔ حقیقت یہ ہے کہ مالی مضبوطی اور محفوظ مستقبل کے لیے ضروری ہے کہ انسان اپنی آمدنی کا کچھ حصہ بچانے اور سمجھداری سے سرمایہ کاری کرنے کی عادت ڈالے۔ اگر جوانی سے ہی باقاعدہ بچت اور سوچ سمجھ کر سرمایہ کاری کی بنیاد رکھ دی جائے تو آنے والے وقت میں نہ صرف مالی مشکلات سے بچا جا سکتا ہے بلکہ ایک پرسکون اور مستحکم زندگی گزارنے کے امکانات بھی بڑھ جاتے ہیں۔

ایک مڈل کلاس فیملی کی کہانی عموماً کچھ اس طرح شروع ہوتی ہے کہ بچے اپنی پڑھائی مکمل کرنے کے بعد تقریباً 2524 سال کی عمر میں نوکری شروع کرتے ہیں، جہاں انہیں ابتدا میں 25 سے 30 ہزار روپے تک تنخواہ ملتی ہے۔ اس وقت ان پر زیادہ ذمہ داریاں نہیں ہوتیں، اس لیے کالج کے بعد پہلی اچھی آمدنی ملنے پر وہ اپنی ضروریات اور شوق پورے کرنے میں خرچ کرنا شروع کر دیتے ہیں، جیسے موٹر سائیکل لینا، آئی فون خریدنا یا دوستوں کے ساتھ گھومنا پھرنا اور زندگی کا لطف اٹھانا۔ آہستہ آہستہ جب عمر 3230 سال تک پہنچتی ہے تو تجربے کے ساتھ تنخواہ بھی بڑھ کر 40 سے 45 ہزار ہو جاتی ہے، لیکن اسی کے ساتھ ذمہ داریاں بھی بڑھ جاتی ہیں، شادی ہو جاتی ہے اور گھر کی ذمہ داریاں بھی آ جاتی ہیں۔ وقت کے ساتھ یہ سلسلہ آگے بڑھتا رہتا ہے، اور جب عمر 4240 سال کے قریب پہنچتی ہے تو تنخواہ تقریباً 90 سے 95 ہزار تک ہو جاتی ہے، لیکن اس وقت تک خاندان، بچوں، رشتہ داروں اور معاشرتی ذمہ داریوں کا بوجھ اتنا بڑھ چکا ہوتا ہے کہ انسان انہی میں الجھ کر رہ جاتا ہے۔ یعنی جیسے جیسے عمر اور تجربہ بڑھتا ہے، ویسے ویسے آمدنی کے ساتھ ساتھ ذمہ داریاں بھی بڑھتی جاتی ہیں، اور انسان اکثر اسی چکر میں پھنس کر رہ جاتا ہے۔

میری ان باتوں کا مقصد صرف یہ سمجھانا ہے کہ اگر ایک مڈل کلاس انسان اپنی آمدنی اور ذمہ داریوں کے درمیان صحیح توازن نہیں بنا پاتا تو وقت کے ساتھ ذمہ داریاں بڑھتی جاتی ہیں اور بچت پیچھے رہ جاتی ہے، جس کا اثر اسے بعد میں محسوس ہوتا ہے۔ اس لیے ضروری ہے کہ ہر انسان اپنی آمدنی کا کم از کم 10٪ سے 20٪ حصہ مستقبل کے لیے بچائے اور سمجھداری سے سرمایہ کاری کرے۔ کتنی اور کس طرح سرمایہ کاری کرنی ہے، یہ ہر شخص کی آمدنی، خرچوں اور زندگی کے مقاصد پر منحصر ہوتا ہے۔ اگر آپ اپنا مستقبل مالی طور پر محفوظ بنانا چاہتے ہیں تو آج ہی سے منصوبہ بندی شروع کریں اور باقاعدگی کے ساتھ بچت اور سرمایہ کاری کی عادت اپنائیں۔

سب سے پہلے آپ کو تین اہم باتوں پر خاص توجہ دینی چاہیے جو آپ کی مالی منصوبہ بندی کی مضبوط بنیاد بناتی ہیں۔ پہلی بات یہ ہے کہ ایک ایمرجنسی فنڈ ضرور بنائیں، جس میں کم از کم 3 سے 4 مہینے کے خرچ کے برابر رقم فکس ڈپازٹ یا سیونگ اکاؤنٹ میں رکھی جائے، تاکہ کسی بھی اچانک مشکل یا ضرورت کے وقت آپ کو پریشانی نہ ہو۔ دوسری بات یہ ہے کہ اپنی اور اپنے خاندان کی حفاظت کے لیے ہیلتھ انشورنس لینا بہت ضروری ہے، اور اگر آپ کے خاندان کا انحصار آپ پر ہے تو ٹرم انشورنس بھی ضرور لیں۔ تیسری اہم بات یہ ہے کہ کریڈٹ کارڈ کے بقایا جات یا زیادہ سود والے قرضوں کو جلد از جلد ختم کرنے کی کوشش کریں، کیونکہ یہ آپ کی مالی ترقی میں رکاوٹ بن سکتے ہیں۔

اب سوال یہ آتا ہے کہ سرمایہ کاری کہاں کی جائے تاکہ منافع بھی اچھا ملے اور خطرہ بھی کم ہو۔ اس کے لیے ضروری ہے کہ ایک صحیح حکمتِ عملی بنائی جائے اور باقاعدگی سے سرمایہ کاری کرنے کی عادت ڈالی جائے۔ مڈل کلاس کے لیے ایک سادہ اور طاقتور اصول یہ ہے: * چھوٹی رقم + مستقل سرمایہ کاری + وقت = بڑا سرمایہ *

آپ ہر ماہ ایک مقررہ رقم ایس آئی پی کے ذریعے میوچل فنڈز میں لگا سکتے ہیں، جو نئے لوگوں کے لیے ایک بہترین طریقہ سمجھا جاتا ہے، خاص طور پر ایکویٹی میوچل فنڈز میں اگر 5 سال یا اس سے زیادہ کے لیے سرمایہ کاری کی جائے تو طویل مدت میں تقریباً 10٪ سے 15٪ تک منافع مل سکتا ہے۔ اس کے علاوہ پی پی ایف ایک محفوظ اور ٹیکس بچانے والا طریقہ ہے، جس میں 15 سال کے لیے سرمایہ کاری کرنے پر تقریباً 7٪ سے 8٪ تک منافع اور ٹیکس میں فائدہ بھی حاصل ہوتا ہے۔ ریٹائرمنٹ کے لیے این پی ایس بھی ایک اچھا آپشن ہے، جس میں اضافی ٹیکس فائدے کے ساتھ تقریباً 8٪ سے 12٪ تک اوسط منافع مل سکتا ہے۔ اگر آپ مختصر مدت کے مقاصد کے لیے سرمایہ کاری کرنا چاہتے ہیں تو بینک کا ریکرنگ ڈپازٹ ایک محفوظ طریقہ ہے، جس میں ہر ماہ مقررہ رقم جمع کر کے تقریباً 6٪ سے 7٪ تک سود حاصل کیا جا سکتا ہے۔ جبکہ شیئر مارکیٹ میں زیادہ منافع کا امکان ہوتا ہے، لیکن اس میں خطرہ بھی زیادہ ہوتا ہے، اس لیے بغیر مناسب علم کے اس میں سرمایہ کاری کرنے سے گریز کرنا چاہیے۔

آخر میں بس اتنا کہنا ہے کہ آج کے دور میں ایک مڈل کلاس فیملی کے لیے صرف تنخواہ پر انحصار کرنا طویل مدتی مالی تحفظ کے لیے کافی نہیں ہوتا، کیونکہ مہنگائی آہستہ آہستہ پیسے کی قدر کو کم کرتی رہتی ہے۔ اس لیے ضروری ہے کہ اپنی آمدنی اور اخراجات کے درمیان صحیح توازن رکھتے ہوئے ہر ماہ کم از کم 10٪ سے 20٪ حصہ باقاعدگی سے سرمایہ کاری میں لگایا جائے۔ یہ چھوٹی سی عادت وقت کے ساتھ بڑی مالی طاقت میں تبدیل ہو سکتی ہے، جو ایمرجنسی، بچوں کی تعلیم، گھر خریدنے اور ریٹائرمنٹ جیسے اہم مقاصد کو آسانی سے پورا کرنے میں مدد دیتی ہے۔ باقاعدہ سرمایہ کاری نہ صرف مستقبل کو محفوظ بناتی ہے بلکہ مالی دباؤ کو کم کر کے زندگی کو زیادہ پرسکون اور مستحکم بھی بناتی ہے۔

بھیک پور سیوان، 9871773801

مدارس کو جامعات کے ساتھ مربوط کرنا

بااختیار بنانے کی جانب ایک قدم

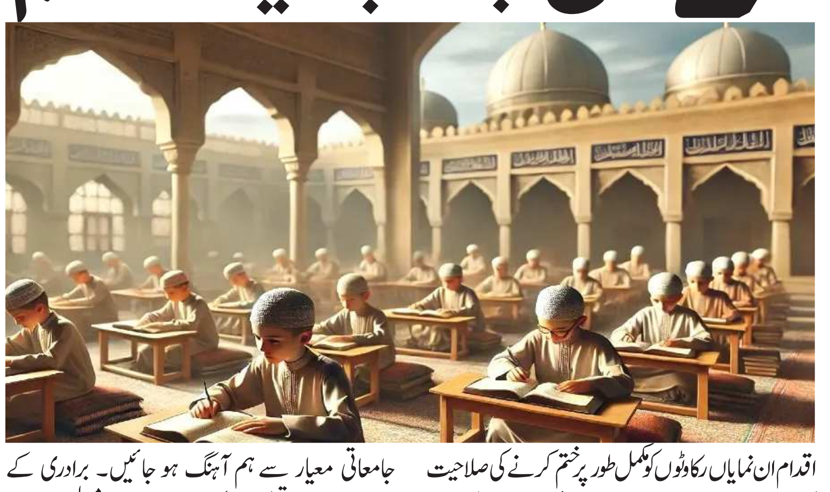

الطاف میر

اتر پردیش کی حالیہ پیش رفتیں ہندوستانی مسلم معاشرے کی سماجی و معاشی سمت میں ایک نہایت اہم موڑ کی نشاندہی کرتی ہیں۔ سپریم کورٹ کی جانب سے جاری کردہ اس حکم کے بعد، جس میں اتر پردیش مدرسہ ایجوکیشن بورڈ کے کامل اور فاضل جیسے اعلیٰ تعلیمی اسناد دینے کے اختیار کو کالعدم قرار دیا گیا، ہزاروں زیرِ تعلیم طلبہ میں فطری طور پر بے یقینی کی ایک لہر دوڑ گئی۔ تاہم، ریاستی حکومت نے اس کے بعد ریاستی جامعات ایکٹ 1973 میں ترمیم کی ایک تجویز پیش کی ہے، جس کے تحت مدارس کو مرکزی دھارے کی ریاستی جامعات سے منسلک کیا جائے گا۔ اگر اس تبدیلی کو انصاف اور حساسیت کے ساتھ نافذ کیا جائے تو یہ محض ایک انتظامی ردو بدل سے کہیں بڑھ کر ثابت ہو سکتی ہے۔ یہ دراصل ایک مضبوط پل بن سکتی ہے جو روایتی اسلامی تعلیم کو جدید اور مسابقتی روزگار کے مواقع کے تقاضوں سے جوڑ دے۔

مدارس صدیوں سے مسلم معاشرے کی تعلیمی ضروریات پوری کرتے آئے ہیں۔ خاص طور پر محروم ترین طبقات کے لیے انہوں نے ابتدائی تعلیم فراہم کی اور دینیات، فقہ اور کلاسیکی زبانوں کے ایک بھرپور علمی ورثے کو محفوظ رکھا۔ تاہم، جیسے جیسے عالمی اور قومی معیشت ترقی کرتی گئی، مدارس کے نظام کی ساختی کمزوریاں نمایاں ہوتی گئیں۔ مثال کے طور پر، ایک طالب علم جو سالہا سال دینیات میں مہارت حاصل کر کے فضیلت (فاضل) کی ڈگری حاصل کرتا تھا، اسے مدرسے کی حدود سے باہر ایک نظامی محرومی کا سامنا کرنا پڑتا تھا، کیونکہ ان ڈگریوں کو یونیورسٹی گرانٹس کمیشن کے فریم ورک کے تحت تسلیم نہیں کیا جاتا تھا۔ نتیجتاً اعلیٰ تعلیم، کارپوریٹ ملازمتوں اور بیشتر سرکاری خدمات کے دروازے اس پر بند رہتے تھے۔ اس کے باعث ایسے طلبہ ایک محدود پیشہ ورانہ دائرے تک محدود ہو کر رہ جاتے تھے، جو عموماً مدرسہ نظام کے اندر تدریس یا ایسے کاموں تک محدود ہوتا تھا جن کے لیے صرف ثانوی تعلیم درکار رہوتی ہے۔

مدارس کو معروف جامعات کے ساتھ منسلک کرنے کا اقدام ان نمایاں رکاوٹوں کو مکمل طور پر ختم کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔ مثال کے طور پر، کامل اور فاضل جیسی اسناد کو برج کورسز کے ذریعے تسلیم شدہ جامعاتی نظام کے دائرے میں لانا ایسے طلبہ کو وسیع تر تعلیمی ڈھانچے کے لیے تیار کرے گا۔ اس کے نتیجے میں نصاب کی بہتری، جدیدیت اور مدارس میں اصلاحات کا عمل فطری طور پر فروغ پائے گا۔ جامعات کے ساتھ روابط مدارس کے طلبہ کو متحرک، تنقیدی اور عصری تدریسی انداز سے روشناس کرائیں گے، جس سے ان کی فکری صلاحیتوں میں اضافہ ہوگا۔ اس سے ان کے لیے دیگر ڈگریاں حاصل کرنے، مسابقتی امتحانات کی تیاری کرنے اور قومی ترقی میں مؤثر کردار ادا کرنے کے دروازے کھلیں گے۔

یہ ایک بے مثال امکانات کی دنیا کے دروازے کھول دیتا ہے۔ اب ایک مدرسے کا فارغ التحصیل قانونی طور پر یونین پبلک سروس کمیشن کے امتحانات میں شرکت کرنے، ریاستی انتظامی عہدوں کے لیے درخواست دینے، مرکزی جامعات میں تخصصی تحقیق کرنے، یا جدید کارپوریٹ دنیا میں قدم رکھنے کا اہل ہوگا۔ اس طرح تعلیمی بیانیہ تنہائی سے نکل کر مرکزی دھارے میں شمولیت کی جانب منتقل ہو جائے گا۔

انضمام کو اس انداز میں اختیار کیا جانا چاہیے کہ وہ شناخت کو مٹانے والی ہم آہنگی نہ بنے، بلکہ ایک ایسی توسیع ہو جو مواقع میں اضافہ کرے۔ اسلامیات کی تدریسی بنیاد کو برقرار رکھنا ناگزیر ہے، جبکہ انتظامی معیار، تدریسی طریقۂ کار، اور تکمیلی عصری مضامین کو اس سطح تک بلند کیا جائے کہ وہ جامعاتی معیار سے ہم آہنگ ہو جائیں۔ برادری کے قائدین، ماہرینِ تعلیم، اور حکومت کے درمیان مسلسل مکالمہ اس امر کی ضمانت بنے گا کہ یہ پالیسی حقیقی معنوں میں بااختیار بنانے کے ایک مؤثر ذریعہ کے طور پر نافذ ہو۔ ہمیں ایک ایسے تعلیمی نظام کی وکالت کرنی چاہیے جو طلبہ کو اخلاقی بصیرت کے ساتھ ساتھ عملی اور پیشہ ورانہ تقاضوں سے ہم آہنگ صلاحیتیں بھی فراہم کرے۔

موجودہ عبوری مرحلہ بلاشبہ طلبہ، اساتذہ اور منتظمین سبھی سے بے پناہ صبر اور لچک کا تقاضا کرے گا۔ نصاب کو نہایت احتیاط سے ہم آہنگ کرنا ہوگا، اساتذہ کے لیے تکمیلی و تربیتی کورسز کی ضرورت پیش آئے گی، اور طلبہ کو اپنے نئے تعلیمی ماحول میں اعتماد کے ساتھ آگے بڑھنے کے لیے مؤثر رہنمائی فراہم کرنا ہوگی۔ تاہم، اس انضمام کے طویل المدتی ثمرات ان عبوری دشواریوں سے کہیں بڑھ کر ہیں۔ مدارس کو ریاستی جامعات کے ساتھ منسلک کرنے کی تجویز کو ایک نہایت اہم اور دیرینہ ضرورت کے طور پر دیکھا جانا چاہیے۔ یہ اس حقیقت کا اعتراف ہے کہ دینی تعلیم اور ایک خوشحال، عصری پیشہ ورانہ زندگی ایک دوسرے کی ضد نہیں ہیں۔ جب ہم اس بات کو یقینی بناتے ہیں کہ ہمارے طلبہ مدارس سے صرف دینی علوم کے ماہرین ہی نہیں بلکہ باصلاحیت اور باوقار شہری بن کر نکلیں، تو ہم درحقیقت اپنی برادری کے مستقبل کے لیے مضبوط ترین بنیاد فراہم کرتے ہیں۔

پی ایچ ڈی، جامعہ ملیہ اسلامیہ

بی جے پی نے بنگال اور دیگر ریاستوں کے انتخابات میں جیت کا جشن منایا

'آمار سونار بنگلہ' کے مقصد سے ترقی یافتہ مغربی بنگال بنانے کے لیے کام کرے گی بی جے پی: نڈا، بنگال کے مینڈیٹ نے واضح کر دیا ہے کہ عوام اچھی حکمرانی اور ترقی چاہتے ہیں: شیخاوت

نئی دہلی (ایجنسی) بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) نے پیر کو پانچ ریاستوں کے اسمبلی انتخابات میں بی جے پی کی جیت کا جشن منایا۔ مرکزی وزیر صحت و خاندانی بہبود اور بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) کے سابق صدر جے پی نڈا نے مغربی بنگال میں بی جے پی کو ملی جیت کو 'اعتماد کا عروج' قرار دیتے ہوئے کہا ہے کہ اب وزیر اعظم نریندر مودی کی قیادت میں بی جے پی حکومت آمار سونار بنگلہ کے مقصد کے ساتھ ترقی یافتہ مغربی بنگال بنانے کے لیے کام کرے گی۔ مسٹر نڈا نے پیر کو بنگال اسمبلی انتخابات کے نتائج پر ردعمل ظاہر کرتے ہوئے سوشل میڈیا ایکس پر لکھا، "اعتماد کا عروج - بنگال میں بی جے پی کی تاریخی عظیم الشان فتح۔" انہوں نے کہا کہ آج کا دن بھارتیہ جنتا پارٹی کے ہر کارکن کے لیے ایک جذباتی لمحہ ہے۔ مغربی بنگال میں بی جے پی کی بے مثال عظیم الشان جیت مسٹر مودی کی دور اندیش قیادت اور عوامی فلاح و بہبود کی پالیسیوں پر عوام کی مہر اور ترنمول کانگریس کی بدانتظامی، بدعنوانی، ٹولہ بازی، دراندازی، خوشامد، انارکی اور غنڈہ گردی کی کراری ہار ہے۔ انہوں نے کہا کہ تاریخ گواہ ہے کہ بنگال جب تبدیلی کا فیصلہ کر لیتا ہے تو کوئی بھی طاقت اسے روک نہیں پاتی۔ گرودیو رابندر ناتھ ٹیگور، بنکم چندر چٹرجی، نیتا جی سبھاش چندر بوس اور ڈاکٹر شیاما پرساد مکھرجی جیسی عظیم محب وطن شخصیات کی اس پاک سرزمین نے ترنمول کے غرور کو چکنا چور کر کے پہلی بار بی جے پی پر اعتماد ظاہر کیا ہے۔ انہوں نے اس زبردست جیت پر قومی صدر نتن نبین، مغربی بنگال بی جے پی کے صدر سمک بھٹاچاریہ، قائد حزب اختلاف سوبیندو ادھیکاری اور بوتھ لیول کے محنتی کارکنوں کو دلی مبارکباد دی اور ریاست کے تمام ووٹروں کا تہہ دل سے شکریہ ادا کیا۔ انہوں نے کہا کہ مسٹر مودی کی قیادت میں ڈبل انجن والی حکومت آمار سونار بنگلہ کے مقصد سے ترقی یافتہ مغربی بنگال بنانے کے لیے پر عزم ہے۔

وزیر اعلیٰ بھجن لال شرما، ریاستی صدر مدن راٹھور، بی جے پی کے سابق ریاستی صدر اور بی جے پی ہریانہ کے انچارج ڈاکٹر ستیش پونیا سمیت پارٹی کے کئی لیڈروں، عہدیداروں اور کارکنوں نے جیت کا جشن منایا۔ اس دوران جے جے شری رام کے نعرے لگائے گئے۔ اس موقع پر مسٹر شرما نے اپنے خطاب میں جیت کی مبارکباد دیتے ہوئے کہا کہ آج ایک تاریخی دن ہے اور ملک وزیر اعظم نریندر مودی کی قیادت میں مسلسل آگے بڑھ رہا ہے۔ انہوں نے جیت کے لیے بنگال کے کارکنوں کو مبارکباد اور شکریہ ادا کیا اور کہا کہ یہ نہ صرف بنگال بلکہ پورے ملک کے لیے ضروری تھا۔ انہوں نے کہا کہ بنگال میں خوشامد اور بدعنوانی کے سوا کچھ نہیں تھا۔ وزیر اعلیٰ نے مغربی بنگال میں بی جے پی کی زبردست جیت کے لئے مسٹر مودی کو مبارکباد اور نیک خواہشات کا اظہار کیا اور کہا کہ وہ ملک میں عوام کے خوابوں کو پورا کر رہے ہیں۔

ثقافت اور سیاحت کے مرکزی وزیر گجیندر سنگھ شیخاوت نے مغربی بنگال میں بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) کی تاریخی جیت کو پورے ہندوستان کے لیے ایک اہم لمحہ قرار دیتے ہوئے کہا کہ مغربی بنگال میں مینڈیٹ نے واضح کر دیا ہے کہ عوام ترقی، اچھی حکمرانی اور سلامتی کو ترجیح دینا چاہتے ہیں۔ مسٹر شیخاوت نے یہ بات مغربی بنگال اسمبلی انتخابات کے نتائج پر اپنے ردعمل میں کہی۔ انہوں نے کہا کہ بنگال میں تبدیلی اتنی ہی اہم ہے جتنی کشمیر سے آرٹیکل 370 کو ہٹانا۔ انہوں نے کہا کہ بنگال کا جغرافیائی محل وقوع بہت اہم ہے۔ ایک طرف خلیج بنگال سے جڑی طویل ساحلی سرحد تو دوسری جانب نیپال، بھوٹان اور بنگلہ دیش سے متصل بین الاقوامی سرحدیں۔ ایسے میں اس خطے کا استحکام اور سلامتی پورے ملک کے لیے اہم ہو جاتی ہے۔ مسٹر شیخاوت نے کہا کہ موجودہ حالات میں سرحدی علاقوں میں چوکسی، بہتر نظم و نسق اور مضبوط پالیسیاں وقت کی اہم ضرورت ہے۔ بنگال کے لوگوں نے جس اعتماد کے ساتھ اپنا فیصلہ سنایا ہے، وہ ایک مثبت تبدیلی میں ان کے یقین کو ظاہر کرتا ہے۔ یہ مینڈیٹ صرف حکومت کی تبدیلی کا ہی نہیں بلکہ ایک نئی سمت کا اشارہ دیتا ہے جہاں ترقی، شفافیت اور امن و امان کو ترجیح ملے۔ انہوں نے کہا کہ بنگال کی شاندار تاریخ رہی ہے۔ یہ خطہ کبھی تجارت اور ثقافت کا مرکز تھا، جہاں سے ایسٹ انڈیا کمپنی نے اپنی جڑیں مضبوط کی تھیں۔ امید ہے کہ یہ نیا باب ریاست کو ترقی، خوشحالی اور استحکام کی طرف لے جائے گا۔

ایکناتھ شندے کی مودی اور امت شاہ کو مبارکباد

ممبئی، (یواین آئی) مہاراشٹر کے نائب وزیر اعلیٰ ایکناتھ شندے نے مغربی بنگال میں بھارتیہ جنتا پارٹی کی کارکردگی پر وزیر اعظم نریندر مودی اور مرکزی وزیر داخلہ امت شاہ کو مبارکباد پیش کرتے ہوئے اسے ایک تاریخی لمحہ قرار دیا ہے۔ سوشل میڈیا پلیٹ فارم "ایکس" پر اپنے پیغام میں ایکناتھ شندے نے کہا کہ یہ بھارتیہ جنتا پارٹی کے لیے ایک تاریخی دن ہے کیونکہ پارٹی نے مغربی بنگال میں نمایاں پیش رفت حاصل کی ہے۔ انہوں نے کہا کہ وزیر اعظم نریندر مودی کی قیادت میں بی جے پی نے ممتا بنرجی کو شکست دی ہے اور عوام نے مبینہ بدعنوانی اور بدامنی سے تنگ آ کر جمہوریت، ترقی، استحکام اور امن کے حق میں ووٹ دیا ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ اب مغربی بنگال کی ترقی میں تیزی آئے گی اور "ڈبل انجن" حکومت کے تحت ریاست میں ترقی کا نیا دور شروع ہوگا۔

اندر ووٹوں کی گنتی باہر ہنگامہ آرائی

بنگال کے بانکورا، آسنسول علاقوں میں افراتفری اور پولیس کا لاٹھی چارج

آسنسول (ایجنسی) ملک کی 5 ریاستوں میں ہوئے اسمبلی انتخابات کے بعد پیر کے روز ایک ساتھ ووٹوں کی گنتی شروع ہوئی۔ اس دوران تقریباً تمام انتخابی ریاستوں میں کاؤنٹنگ سینٹروں پر سخت سیکورٹی انتظامات کے درمیان ووٹوں کی پرامن گنتی کا عمل جاری ہے وہیں مغربی بنگال کے مختلف علاقوں سے تشدد کی خبریں آ رہی ہیں۔

پیر کے روز مغربی بنگال کے آسنسول میں گنتی مرکز کے باہر اس وقت کشیدگی پھیل گئی جب ووٹوں کی گنتی چل رہی تھی۔ رپورٹوں کے مطابق کاؤنٹنگ سینٹر سے کچھ ہی فاصلے پر واقع ترنمول کانگریس (ٹی ایم سی) کے ایک کیمپ آفس پر حملے اور توڑ پھوڑ کی واردات سامنے آئی ہے۔ ٹی ایم سی نے اس حملے کے لیے بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) کے کارکنوں اور حامیوں کو ذمہ دار ٹھہرایا ہے۔ اس واردات سے پورے علاقے میں افراتفری مچ گئی ہے۔ خبروں کے مطابق جیسے ہی حالات بگڑنے لگے، پولیس اور مرکزی فورسیز فوری طور پر موقع پر پہنچ گئیں۔ ہجوم کو منتشر کرنے اور حالات پر قابو پانے کے لیے سیکورٹی فورسیز کو لاٹھی چارج کرنا پڑا۔ فی الحال صورتحال قابو میں بتائی جا رہی ہے۔ وہیں اس واردات کے بعد مزید کسی ناخوشگوار واقعہ کو روکنے کے لیے گنتی مراکز اور اس کے آس پاس سیکورٹی کے سخت انتظامات کئے گئے ہیں۔ وہیں بانکورا یونیورسٹی میں ووٹوں کے گنتی مرکز کے باہر بھی افراتفری کی خبر سامنے آئی ہے۔ جہاں بی جے پی اور ٹی ایم سی حامیوں کے درمیان جھڑپ دیکھنے کو ملی۔ اس کے بعد حالات کو قابو میں کرنے کے لئے مرکزی فورسیز کو لاٹھی چارج کرنا پڑا۔ واضح رہے کہ مغربی سمیت آسام، تمل ناڈو، کیرالہ اور پڈوچیری میں اسمبلی انتخابات کے نتائج آج اعلان کئے جانے ہیں۔ ووٹوں کی گنتی تقریباً اپنے آخری مراحل میں ہے اور اس درمیان کچھ علاقوں میں جھڑپوں کی خبریں بھی سامنے آئی ہیں۔ وہیں کئی ریاستوں میں جیت کے امکانات کی وجہ سے ریاستی پارٹیوں میں جشن کا ماحول دیکھنے کو مل رہا ہے۔

خواتین ریزرویشن قانون کے نفاذ کا مطالبہ کرتے ہوئے مہیلا کانگریس کی پوسٹ کارڈ مہم

بھوپال، (یواین آئی) مدھیہ پردیش مہیلا کانگریس نے خواتین ریزرویشن ایکٹ کو فوری نافذ کرنے کا مطالبہ کرتے ہوئے پوسٹ کارڈ مہم شروع کی ہے۔ اسی سلسلے میں آج بھوپال کے ٹی ٹی نگر پوسٹ آفس سے وزیر اعظم کے نام پوسٹ کارڈ بھیجے گئے۔ مہیلا کانگریس کی عہدیداروں اور کارکنوں نے کہا کہ خواتین ریزرویشن ایکٹ کا جلد نفاذ خواتین کو بااختیار بنانے کی سمت ایک اہم قدم ہوگا۔ انہوں نے یہ بھی مطالبہ کیا کہ اس قانون میں او بی سی، ایس سی اور ایس ٹی زمروں سے تعلق رکھنے والی خواتین کے آئینی حقوق کو یقینی بنایا جائے۔ کارکنوں نے کہا کہ ریزرویشن کے دائرے میں سماج کے تمام طبقوں کی خواتین کو منصفانہ نمائندگی ملنا ضروری ہے، تب ہی سماجی انصاف کے تصور کو عملی شکل دی جا سکتی ہے۔ سنتوش کنسانا، روپالی شرما، مہک رانا، رتن پانڈے، مایا وشوکرما اور ریکھا موڈ سمیت دیگر کارکنان موجود تھے۔

ممبئی میں بنگالی پیشہ ور خواتین میں ممتا بنرجی کی شکست پر غم

ممبئی، (یواین آئی) مغربی بنگال سمیت ملک کی مختلف ریاستوں میں اسمبلی انتخابات کے نتائج پر جہاں پورے ملک کی نظریں مرکوز تھیں، وہیں ممبئی میں مقیم مغربی بنگال سے تعلق رکھنے والے افراد بھی ان نتائج پر گہری نظر رکھے ہوئے تھے۔ صبح سے ہی متعدد افراد ٹی وی اور موبائل فون کے ذریعے انتخابی نتائج پر نظر جمائے ہوئے دکھائی دیے۔ اسی دوران ممبئی کے سرخ بتی والے علاقوں میں مقیم بنگالی پیشہ ور خواتین میں ترنمول کانگریس کی صدر ممتا بنرجی کی پارٹی کی شکست پر غم کی لہر دیکھنے میں آئی۔ بیشتر خواتین، جو عام طور پر دوپہر کے بعد اپنے روزمرہ کے کام میں مصروف ہوتی ہیں، آج صبح سے ہی بیدار ہو کر انتخابی نتائج دیکھتی رہیں۔ ذرائع کے مطابق ان خواتین میں کچھ ممتا بنرجی کی حامی نظر آئیں جبکہ کچھ وزیر اعظم نریندر مودی کے حق میں خوشی کا اظہار کرتی دکھائی دیں، تاہم اکثریت ممتا بنرجی کی پارٹی کی شکست پر افسردہ نظر آئی۔ ان میں سے کئی خواتین نے بتایا کہ وہ انتخابات کے دوران ایس آئی آر کے خوف کے باوجود بنگال گئی تھیں، جہاں انہوں نے اپنے جمہوری حق کا استعمال کرتے ہوئے ووٹ ڈالا اور پھر ممبئی واپس آئیں۔ ایک پیشہ ور خاتون ڈولی نے بتایا کہ جب وہ انتخابی دنوں میں بنگال میں تھیں تو ہر جگہ ممتا دیدی کا غلبہ نظر آ رہا تھا، لیکن نتائج ان کی توقعات کے برخلاف اور حیران کن ثابت ہوئے۔

دریں اثنا ممبئی کے مسلم اکثریتی علاقے مدن پور میں بیگ تیار کرنے والے ایک کارخانے میں بھی ایک منفرد منظر دیکھنے کو ملا، جہاں مغربی بنگال سے تعلق رکھنے والے کاریگر اپنے موبائل فون پر نتائج دیکھتے ہوئے بنگالی زبان میں تبصرے کرتے نظر آئے۔ اسی طرح مالدہ جیسے مسلم اکثریتی علاقوں میں بی جے پی امیدواروں کو تیس فیصد سے زائد ووٹ ملنے پر بھی کئی افراد نے حیرت کا اظہار کیا۔ کارخانے میں ترنمول کانگریس کی فلم اداکارہ اور رکن پارلیمنٹ سیونی گھوش کی جانب سے انتخابی مہم کے دوران گایا گیا مقبول گیت "دئے دے پال تولے دئے" بھی موبائل فون پر بلند آواز میں سنا جا رہا تھا۔ ممبئی سے متصل تھانے ضلع کے رابوڑی علاقے میں زیورات کی دکان کے مالک امام الملک نے بتایا کہ وہ خود ووٹ ڈالنے کے لیے بنگال گئے تھے اور ان کے علاقے میں ترنمول کانگریس امیدوار کی پوزیشن کافی مضبوط تھی، لیکن نتیجہ ان کی توقعات کے برخلاف اور ناقابل یقین رہا۔ یہ صورتحال نہ صرف ممبئی میں مقیم بنگالی برادری کے جذبات کی عکاسی کرتی ہے بلکہ انتخابی نتائج کے اثرات ملک کے مختلف شہروں تک محسوس کیے جا رہے ہیں۔

انڈیگو کے عالمی سیلز کے سربراہ ونئے ملہوترا کا استعفیٰ

نئی دہلی۔ نجی فضائی کمپنی انڈیگو کے عالمی سیلز کے سربراہ ونئے ملہوترا نے پیر کے روز اپنے عہدے سے استعفیٰ دے دیا۔ ایئر لائن نے اسٹاک ایکسچینج کو دی گئی اطلاع میں کہا ہے کہ انہیں 3 جولائی کی شام ان کی ذمہ داریوں سے سبکدوش کر دیا جائے گا۔ اپنے استعفے میں ملہوترا نے کمپنی کے منیجنگ ڈائریکٹر راہل بھاٹیا کو بتایا کہ وہ ہوابازی کی صنعت سے باہر مشاورتی کردار میں اپنے کیریئر کو آگے بڑھانا چاہتے ہیں۔ انہوں نے گزشتہ چار برس کے دوران انڈیگو کے ساتھ کام کرنے کے موقع پر شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا کہ وہ 3 جولائی تک نوٹس پیریڈ کے دوران اپنی ذمہ داریاں انجام دیتے رہیں گے۔ گزشتہ سال دسمبر کے اوائل میں انڈیگو کی پروازوں میں بڑے پیمانے پر خلل کے بعد کمپنی کی اعلیٰ انتظامیہ میں یہ دوسرا بڑا استعفیٰ ہے۔ اس سے قبل کمپنی کے چیف ایگزیکٹو آفیسر پیٹر ایلبر نے مارچ میں ذاتی وجوہات کی بنا پر فوری اثر سے استعفیٰ دے دیا تھا، جس کے بعد عبوری طور پر راہل بھاٹیا انتظامی ذمہ داریاں سنبھال رہے ہیں۔

کیرالہ میں کانگریس اتحاد نے زبردست کارکردگی کا مظاہرہ کیا

یو ڈی ایف کی شاندار جیت پر کے سی وینوگوپال اور جے رام رمیش نے کیرالہ کے عوام کا شکریہ ادا کیا

نئی دہلی۔ (ایجنسی) کیرالہ میں کانگریس اتحاد نے زبردست کارکردگی کا مظاہرہ کرتے ہوئے سیٹوں کی سنچری کی طرف قدم بڑھا دیا ہے۔ رجحانات میں کانگریس اتحاد 98 سیٹیں حاصل کرتا ہوا دکھائی دے رہا ہے، جن میں سے 28 سیٹوں پر فتح حاصل بھی ہو چکی ہے۔ یعنی سنچری سے کانگریس اتحاد محض 2 قدم پیچھے ہے۔ 140 سیٹوں والی اس ریاست میں حکومت سازی کے لیے 71 سیٹوں کی ضرورت ہے۔ اس شاندار جیت پر کانگریس کے سرکردہ رہنما کے سی وینوگوپال اور جے رام رمیش کا ردعمل سامنے آیا ہے۔ کانگریس کے جنرل سکریٹری اور لوک سبھا رکن کے سی وینوگوپال نے انتخابی نتائج کو عوامی جذبات میں ایک فیصلہ کن تبدیلی قرار دیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ یہ نتائج پوری ریاست کیرالہ میں تبدیلی کی حامی لہر کے بارے میں اپوزیشن کے اندازے کو درست ثابت کرتے ہیں۔ پوری انتخابی مہم کے دوران ہم یہی کہتے رہے کہ ایک لہر بن رہی ہے۔ یہاں تک کہ جب ایگزٹ پول نے اس کے برعکس اشارے دیے، تب بھی ہمیں کامل جیت کا یقین تھا اور ہم 100 سیٹوں کا اعداد و شمار عبور کرنے کی امید کر رہے تھے۔ انہوں نے مزید کہا کہ یہ اندازہ زمینی سطح پر مسلسل ملنے والے فیڈ بیک پر مبنی تھا۔ ہم ووٹرس کی نبض بھانپ سکتے تھے، اور آج کا فیصلہ اسی احساس کو ظاہر کرتا ہے۔

کانگریس راجیہ سبھا رکن جے رام رمیش 'ایکس' پر لکھتے ہیں کہ "انڈین نیشنل کانگریس کیرالہ کے عوام کی دل کی گہرائیوں سے شکر گزار ہے کہ انہوں نے یو ڈی ایف کو واضح اکثریت کے ساتھ خدمت کا موقع دیا۔ ہم اپنی ذمہ داری کو تسلیم کرتے ہیں اور عہد کرتے ہیں کہ کیرالہ کے عوام نے ہم پر جو اعتماد کیا ہے، اس پر پورا اتریں گے۔" ساتھ ہی انہوں نے لکھا کہ "کیرالہ کے علاوہ دیگر مقامات پر انتخابی نتائج ہماری توقعات کے مطابق نہیں رہے۔ تاہم، ہم نہ مایوس ہیں اور نہ ہی دل برداشتہ۔" جے رام رمیش نے مزید لکھا کہ "ہم ایک نظریاتی جنگ لڑ رہے ہیں۔ آمریت اور جھوٹ کے خلاف جمہوریت اور سچائی کی جدوجہد کا راستہ ہمیشہ طویل اور مشکل ہوتا ہے۔ اس کے باوجود، ہم غیر متزلزل عزم اور ثابت قدمی کے ساتھ آگے بڑھتے رہیں گے۔ ہم جلد ہی نتائج کا جامع تجزیہ کریں گے۔ کیرالہ میں مبصرین بھیجنے کا عمل پہلے ہی شروع ہو چکا ہے۔"

یو ڈی ایف کی جیت پر پرینکا نے کیرالہ کے عوام کا شکریہ ادا کیا

نئی دہلی، (یو این آئی) کانگریس کی جنرل سکریٹری اور کیرالہ کے وائناڈ سے رکن پارلیمنٹ پرینکا گاندھی واڈرا نے اسمبلی انتخابات میں کانگریس اتحاد کو کامیاب بنانے کے لیے کیرالہ کے عوام کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا ہے کہ ان کے اعتماد اور بے پناہ حمایت سے پرجوش ہو کر متحدہ جمہوری محاذ (یو ڈی ایف) ریاست میں بہتر مستقبل کی تعمیر کے لیے کام کرے گا۔ محترمہ پرینکا واڈرا نے پیر کو سوشل میڈیا ایکس پر ایک پوسٹ میں کہا کہ کیرالہ کے عوام کا بھروسہ ہی یو ڈی ایف کے لیے رہنما قوت بنے گا اور آنے والے پانچ سالوں میں دیانتداری اور عاجزی کے ساتھ کیے گئے وعدوں کو پورا کرنے کی کوشش کی جائے گی۔ انہوں نے وائناڈ کے عوام کا خصوصی طور پر شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا کہ وہاں یو ڈی ایف کو 7 میں سے 7 سیٹوں پر ملی جیت عوام کے مضبوط اعتماد کی علامت ہے۔ انہوں نے کہا کہ علاقے کی ترقی کے لیے تمام نمائندے مل کر کام کریں گے۔

کسانوں کے مسائل پر 7 مئی کو چکا جام، ہائی وے پر بڑا احتجاج

دھار، (یو این آئی) کانگریس نے مدھیہ پردیش کے دھار ضلع میں کسانوں کے مختلف مطالبات پر 7 مئی کو ممبئی - آگرہ قومی شاہراہ پر چکا جام کی کال دی ہے۔ اس دوران کئی اضلاع کے کسانوں کے جمع ہونے کی امید ہے۔ کانگریس کے مطابق فصلوں کی مناسب قیمت، قرض کی معافی اور امدادی قیمت کی گارنٹی جیسے مطالبات کے لیے یہ احتجاج کیا جائے گا۔ صبح سے شام تک مجوزہ اس احتجاج میں دھار، کھرگون اور کھنڈوا اضلاع کے کسان شامل ہوں گے۔

احتجاج کی اطلاع کے بعد ایڈیشنل سپرنٹنڈنٹ آف پولیس وجے ڈاور سمیت پولیس افسران کی ایک ٹیم نے جائے وقوعہ کا معائنہ کیا اور حفاظتی انتظامات اور بیریکیڈنگ کے حوالے سے ضروری ہدایات دیں۔ بتایا گیا ہے کہ چکا جام سے ایک دن قبل ضلع کی پولیس فورس دھامنود کے کھلگھاٹ علاقے میں تعینات کی جائے گی۔ اپوزیشن لیڈر امنگ سنگھار اور ریاستی صدر جیتو پٹواری سمیت کانگریس کے کئی سینئر لیڈر احتجاج میں حصہ لیں گے۔ انتظامیہ اور پولیس عہدیداروں نے کانگریس لیڈران کے ساتھ میٹنگ کر کے احتجاج کے مقام اور انتظامات پر تبادلہ خیال کیا۔

گجرات کی یونیورسٹی کا نیا نصاب: سماجیات میں 'مودی تتو'، آر ایس ایس اور راشٹروادشامل

نئی دہلی: (ایجنسی) وڈودرا کی مہاراجہ سیاجی راؤ یونیورسٹی (ایم ایس یو) نے 'مودی تتو' نامی ایک نیا کورس متعارف کرایا ہے، جس میں وزیر اعظم نریندر مودی کی قیادت کو ایک نظریہ اور تصور کے طور پر پڑھایا جائے گا۔ اس کے علاوہ 'سودیشی تعلیمی نظام'، ہندو مذہب کا مطالعہ اور قوم پرستی کو تین اہم کورسز میں شامل کیا گیا ہے۔ انڈین ایکسپریس کی رپورٹ کے مطابق، یہ مضامین اب بی اے سماجیات کے چوتھے سال کے 10 پرچوں اور دو سالہ ایم اے سماجیات پروگرام کے پہلے سال کا حصہ ہوں گے۔ 'سوشیالوجی آف بھارت'، 'ہندو سوشیالوجی' اور 'سوشیالوجی آف پیٹریاٹزم' نامی یہ ماڈیول چار - چار کریڈٹ کے کورسز ہیں، جو جون سے شروع ہونے والے نئے تعلیمی سیشن میں ایم ایس یو میں سماجیات کی تعلیم کا حصہ ہیں۔

اس نصاب کی تیاری شعبہ سماجیات کے سربراہ ڈاکٹر ویریندر سنگھ نے کی ہے، جو ایم ایس یو کے بورڈ آف اسٹڈیز کے چیئرمین بھی ہیں اور نیتی آیوگ کے عوامی پالیسیوں کی نگرانی سے متعلق ایک پروجیکٹ کا حصہ ہیں۔ ان کے مطابق یہ اقدام 'سماجیات کے ایسے تعلیمی نظام کو تیار کرنے کی کوشش ہے جو عملی ہو، تحقیق پر مبنی ہو اور تاریخی گہرائی کے ساتھ موجودہ حالات سے بھی جڑی ہو'۔ یونیورسٹی کے مطابق، اس کا مقصد تعلیمی ڈھانچے کو ہندوستان کی تہذیبی اور علمی روایت، موجودہ طرز حکمرانی اور معاشرتی حقیقتوں سے جوڑنا' ہے۔

ڈاکٹر سنگھ نے جمعہ کے روز انڈین ایکسپریس کو بتایا کہ 'مودی تتو'، جو 'سوشیالوجی آف پیٹریاٹزم' ماڈیول کا حصہ ہے، وزیر اعظم نریندر مودی کی قیادت کا مطالعہ ہے، جو جرمن ماہرِ سماجیات میکس ویبر کے 'کرشمائی اقتدار' کے نظریے پر مبنی ہے۔ انہوں نے کہا کہ 'مودی تتو' ایک ہمعصر سیاسی شخصیت، وزیر اعظم نریندر مودی، کو کرشمائی قیادت، پالیسی اور عوامی رابطے کے ایک کیس اسٹڈی کے طور پر دیکھتا ہے۔ 'وزیر اعظم مودی قومی اور عالمی سیاسی ڈسکورس میں ایک لازمی عنصر بن چکے ہیں۔ ہم یہ نہیں چاہتے کہ ان کی قیادت پر 50 سال بعد بحث ہو، بلکہ موجودہ نسل ابھی اس کا مطالعہ کرے۔'

راشٹریہ سویم سیوک سنگھ (آر ایس ایس) کو نصاب میں شامل کرنے کے بارے میں سوال پر سنگھ نے کہا کہ یہ خیال گجرات کے دور دراز دیہات میں کیے گئے فیلڈ ورک کے دوران آیا، جہاں طلبہ نے زمینی سطح پر تنظیم کی سرگرمیوں کو دیکھا۔ انہوں نے کہا، 'اس کورس میں آر ایس ایس کو صرف ایک نظریہ نہیں بلکہ ایک زمینی تنظیم، سماجی رسائی اور مکالمے کے ماڈل کے طور پر پڑھایا جائے گا۔ آر ایس ایس اس اصول پر چلتی ہے کہ اختلاف ہو سکتا ہے، مگر دلوں میں دوری نہیں ہونی چاہیے۔'

بارامتی ضمنی انتخاب: سنیترا پوار کی ریکارڈ جیت

بارامتی، (یواین آئی) بارامتی ضمنی انتخاب میں نیشنلسٹ کانگریس پارٹی (اجیت پوار گروپ) کی امیدوار اور ریاست کی نائب وزیر اعلیٰ سنیترا اجیت پوار نے شاندار کامیابی حاصل کرتے ہوئے 2 لاکھ 18 ہزار 930 ووٹوں کی بھاری برتری سے تاریخی جیت درج کی ہے۔ اس ضمنی انتخاب میں انہوں نے نہ صرف واضح اکثریت سے کامیابی حاصل کی بلکہ ملک بھر میں سب سے زیادہ ووٹوں کے فرق سے جیتنے کا نیا ریکارڈ بھی قائم کر دیا۔ اس سے قبل یہ ریکارڈ 2019 میں سابق رکن اسمبلی اجیت پوار کے نام تھا، جسے اب سنیترا اجیت پوار نے پیچھے چھوڑ دیا ہے۔ ووٹوں کی گنتی کے 24 ویں مرحلے کے بعد دستیاب اعداد و شمار کے مطابق سنیترا اجیت پوار نے 2 لاکھ 18 ہزار 930 ووٹوں کے فرق سے کامیابی حاصل کی، جو قومی سطح پر سب سے بڑی جیت قرار دی جا رہی ہے۔ انتخابی مہم کے دوران نیشنلسٹ کانگریس پارٹی کے کارکنوں کے ساتھ جے پوار اور پرتھ پوار نے بھی عوام سے اپیل کی تھی کہ سنیترا اجیت پوار کو ریکارڈ اکثریت سے کامیاب بنایا جائے۔ انہیں مختلف سیاسی جماعتوں اور سماجی تنظیموں کی بھی حمایت حاصل رہی۔ دوسری جانب ان کے مقابلے میں کھڑے تمام امیدوار خاطر خواہ کارکردگی دکھانے میں ناکام رہے اور کوئی بھی امیدوار ایک ہزار ووٹوں کا ہندسہ عبور نہیں کر سکا۔ کرنہ منڈے کو صرف 125 ووٹ ملے جبکہ ابھیجیت بچوکلے کو محض 121 ووٹ حاصل ہوئے۔ یہ جیت بارامتی کے عوام کے بھرپور اعتماد اور حمایت کا مظہر قرار دی جا رہی ہے، جس نے ریاستی سیاست میں ایک نئی مثال قائم کر دی ہے۔

سنیترا اجیت پوار نے بارامتی کے عوام کا تہہ دل سے شکریہ ادا کیا ہے۔ انہوں نے کہا ہے کہ عوام نے جس اعتماد، محبت اور حمایت کا اظہار کیا ہے، وہ ان کے لیے نہایت قیمتی ہے۔ انہوں نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم 'ایکس' پر اپنے پیغام پوسٹ کیا ہے، جس میں انہوں نے ضمنی انتخاب میں بھرپور کامیابی ملنے پر بارامتی کے عوام کی شکریہ ادا کیا ہے۔ سنیترا اجیت پوار نے کہا ہے کہ یہ انتخاب سابق نائب وزیر اعلیٰ اجیت دادا کے انتقال کے بعد بارامتی میں ہونے والا پہلا انتخاب تھا، جس میں ان کی کمی شدت سے محسوس ہوئی۔ انہوں نے کہا کہ یہ کامیابی صرف ایک سیاسی جیت نہیں بلکہ اجیت دادا کی یادوں اور ان کے کام کو حقیقی خراجِ عقیدت ہے۔

وکلاء پر تبصرہ کر کے ایم ایل اے بِہانی تنازعات میں گھرے

سری گنگا نگر، (یواین آئی) راجستھان کے سری گنگا نگر سے بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) کے ایم ایل اے جے دیپ بِہانی ایک بار پھر تنازعات میں گھر گئے ہیں۔ راجستھان اربن انفراسٹرکچر ڈیولپمنٹ پروجیکٹ (آر آئی یو ڈی پی) اور لارسن اینڈ ٹوبرو (ایل اینڈ ٹی) کے عہدیداروں سے مارپیٹ کے معاملے کے بعد اب انہوں نے وکلاء کے خلاف مبینہ طور پر توہین آمیز ریمارکس کر کے بار ایسوسی ایشن آف سری گنگا نگر کو مشتعل کر دیا ہے۔ سری گنگا نگر میں بار ایسوسی ایشن کی ایگزیکٹو باڈی نے آج ایم ایل اے کے تبصرے کی سخت مذمت کی اور متفقہ طور پر ان کے خلاف مذمتی قرارداد منظور کی۔ نیز ایڈوکیٹ کرشنا علی پورہ کو جان مال کا خطرہ بتاتے ہوئے مکمل سکیورٹی کا مطالبہ کیا گیا ہے۔ کیس کے مطابق، 30 اپریل کو ایم ایل اے جے دیپ بِہانی کے خلاف ایس ڈی کالج کیمپس میں ایم ایل اے سیوا کیندر میں شہر کے پینے کے پانی کی فراہمی کے مسئلہ پر بات کرنے کے لیے بلائی گئی میٹنگ میں آر یو آئی ڈی پی کے اسسٹنٹ انجینئر جگن لال بیروا اور دیگر عہدیداروں سے مارپیٹ کرنے کا الزام لگایا گیا تھا۔

تنظیم المکاتب کی دینی سرگرمیاں تیز، 7 مئی کی کانفرنس میں شرکت کی اپیل

موجودہ دور میں ہر مسلمان پر دینی تعلیم حاصل کرنا نہایت ضروری ہے: مولانا سید صفی حیدر

نئی دہلی۔ اوکھلا، جیت پور، شاہین باغ گلی نمبر 6، ڈی ایل ایف کالونی، بٹلا ہاؤس، تلسی نکیتن، مول چند کالونی، مرکز مصطفیٰ اوکھلی ٹھوکر نمبر 4 اور شاستری پارک میں ادارۂ تنظیم المکاتب کی دینی و تعلیمی سرگرمیاں، 7 مئی سے شروع ہونے والی دینی تعلیمی کانفرنس میں شرکت کی اپیل دہلی: ادارۂ تنظیم المکاتب کے زیر اہتمام منعقد ہونے والی دینی تعلیمی سرگرمیوں کے سلسلے میں اوکھلا، جیت پور اور شاستری پارک میں مختلف پروگرام منعقد کئے گئے، جن میں علماء کرام اور ادارے کے ذمہ داران نے دینی تعلیم کی اہمیت پر روشنی ڈالی اور عوام سے آنے والی 7 مئی سے شروع دینی تعلیمی کانفرنس میں بھرپور شرکت کی اپیل کی۔ اوکھلا کی مسجد مصطفیٰ میں منعقدہ مجلس عزا سے خطاب کرتے ہوئے تنظیم المکاتب کے سکریٹری مولانا سید صفی حیدر نے کہا کہ موجودہ دور میں ہر مسلمان پر دینی تعلیم حاصل کرنا نہایت ضروری ہے، اور اسی مقصد کے تحت تنظیم المکاتب عوام کے لئے آسان اور مؤثر تعلیمی راستے فراہم کر رہا ہے۔ انہوں نے بتایا کہ ادارے کی جانب سے بچوں کے لئے ای مکتب، ای ٹیوشن اور مکتب نونہالان جیسی سہولیات فراہم کی گئی ہیں، جن کے ذریعے بچے گھر بیٹھے دینی تعلیم سے مستفید ہو سکتے ہیں۔

انہوں نے تنظیم المکاتب کی مختلف دینی، تعلیمی اور تربیتی خدمات پر بھی روشنی ڈالی اور حاضرین کو 7 مئی سے شروع ہونے والی دینی تعلیمی کانفرنس کے بارے میں تفصیلی معلومات پیش کرتے ہوئے زیادہ سے زیادہ تعداد میں شرکت کی اپیل کی۔ انہوں نے بتایا کہ اس کانفرنس میں ہندوستان کے معروف و ممتاز علماء، شعراء اور مختلف صوبوں سے آنے والے ننھے بچے اپنے دینی و ثقافتی مظاہرے پیش کریں گے۔ اسی سلسلے میں دہلی کے علاقے اوکھلا میں دعوت دین اور تعلیمی بیداری کے مقصد سے علماء کرام کی ٹیم مختلف مقامات کا دورہ کر رہی ہے۔ تین سے چار علماء پر مشتمل یہ قافلہ مختلف امام بارگاہوں، مساجد اور عوامی اجتماعات میں مجالس اور تقریروں کے ذریعے لوگوں کو دین محمدی اور تعلیم اہل بیت سے جوڑنے کی کوشش کر رہی ہے۔

اس موقع پر مولانا علی مہذب خرد نے اپنے خطاب میں اہل بیت کی تعلیمات، دینی اقدار اور موجودہ دور کے اہم سماجی و فکری مسائل پر روشنی ڈالی۔ انہوں نے نوجوان نسل کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ تعلیم، اخلاق اور دین سے وابستگی ہی کامیاب معاشرے کی بنیاد ہے، لہٰذا نوجوانوں کو چاہیے کہ وہ اپنی دینی شناخت کو محفوظ رکھتے ہوئے معاشرے میں مثبت کردار ادا کریں۔ اسی سلسلے میں جیت پور میں بھی ادارۂ تنظیم المکاتب کے خادمین نے عوامی رابطہ مہم کے تحت لوگوں سے ملاقات کی۔ اس موقع پر ادارۂ تنظیم المکاتب کے نائب صدر مولانا سید صبیح الحسین صاحب نے مجلس عزا سے خطاب کرتے ہوئے تنظیم المکاتب کی نمایاں خدمات کو بیان کیا، اُسکے بعد امام جعفر صادق علیہ السلام کی ایک نورانی حدیث کی روشنی میں جسم اور روح کی کیفیتوں پر تفصیلی گفتگو کی۔

مولانا نے فرمایا کہ اگر انسان اپنے فرائض کی ادائیگی سے غافل ہو جائے تو یہ روح کے سو جانے کی علامت ہے، اور اگر آپ اپنے دینی و انسانی فرائض کی طرف متوجہ ہو تو یہ روح کے بیدار ہونے کی نشانی ہے۔ اسی قافلے کی ایک کڑی کے طور پر شاستری پارک، دہلی میں بھی دینی و تربیتی نشست کا انعقاد کیا گیا۔

مظفر نگر: مدرسہ یاسینیہ کھوڈہ میں اصلاحی نشست، طلبہ کو استقامت اور پاکیزہ کردار اپنانے کی تلقین

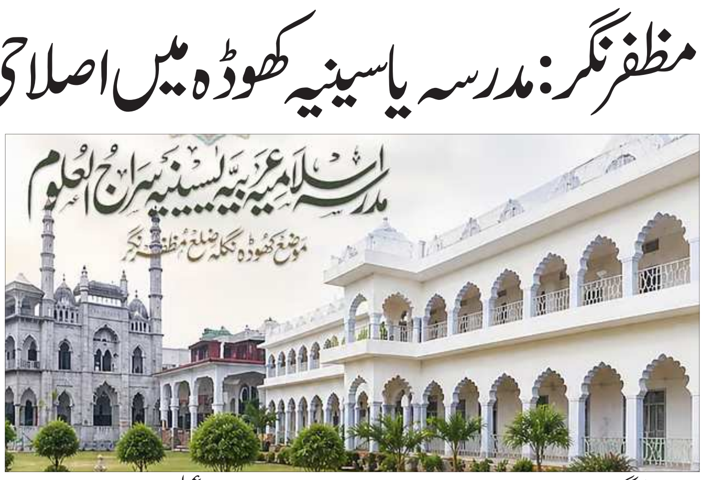

مظفرنگر، 4 مئی (پی این ایس) مدرسہ یاسینیہ کھوڈہ ضلع مظفرنگر میں ایک اہم اصلاحی نشست کا انعقاد کیا گیا، جس میں جمعیۃ علماء ہند کے ناظم عمومی مولانا حکیم الدین قاسمی نے بعد نماز عشاء طلبہ سے خطاب کیا اور انہیں استقامت، عزم اور پاکیزہ کردار اپنانے کی تلقین کی۔ اپنے خطاب میں مولانا حکیم الدین قاسمی نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ کو صبر، استقامت اور قربانی کا مکمل نمونہ قرار دیتے ہوئے کہا کہ آپ کی زندگی مسلسل آزمائشوں سے عبارت رہی، مگر ہر مرحلے پر آپؐ نے ثابت قدمی کا مظاہرہ کیا۔ انہوں نے مکہ مکرمہ کے ابتدائی دور کی سختیوں اور طائف میں پیش آنے والی اذیتوں کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ ان واقعات سے ہمیں صبر وثبات کا عملی درس ملتا ہے۔ انہوں نے واقعہ ہجرت کی اہمیت کو اجاگر کرتے ہوئے اسے اسلامی تاریخ کا نقطہ آغاز قرار دیا اور کہا کہ یہ واقعہ ہمیں یہ سبق دیتا ہے کہ دین کے تحفظ اور اس کی سربلندی کے لیے ہر طرح کی قربانی دینی چاہیے۔ اس موقع پر انہوں نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی رفاقت کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ ہجرت کے دوران ان کا کردار بے مثال محبت اور ایثار و قربانی کی روشن مثال ہے۔ انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے اس بیان کا حوالہ بھی دیا کہ یہ پہلا موقع تھا جب کسی کو خوشی میں روتے دیکھا گیا۔ مولانا قاسمی نے مزید کہا کہ اسلامی تقویم کا آغاز حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے دور میں واقعہ ہجرت سے کیا جانا اس واقعہ کی غیر معمولی اہمیت کو ظاہر کرتا ہے۔ انہوں نے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی زندگیوں کو اخلاص، ایثار اور قربانی کا بہترین نمونہ قرار دیتے ہوئے غزوہ بدر اور احد کے واقعات کی روشنی میں بتایا کہ کامیابی کا دارومدار تعداد پر نہیں بلکہ ایمان، یقین اور اللہ پر توکل پر ہوتا ہے۔ انہوں نے طلبہ کو نصیحت کی کہ وہ قرآن مجید سے مضبوط تعلق قائم رکھیں، نمازوں کی پابندی کریں اور ہر حال میں صبر اور حوصلہ کو اپنا شعار بنائیں۔ انہوں نے اس بات پر بھی زور دیا کہ مدارس دینیہ دراصل صفہ کی یادگار ہیں، جہاں سے علم، اخلاص اور خدمت دین کا جذبہ پروان چڑھتا ہے۔ اسی ضمن میں انہوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے واقعہ کا ذکر کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی نصرت اور برکت کے غیر معمولی مظاہر کی طرف اشارہ کیا۔ اس موقع پر مدرسہ کے مہتمم قاری جعفر نے مہمان مقرر کا استقبال کیا اور ادارہ کی دینی و تعلیمی خدمات پر روشنی ڈالی۔ اسی نشست میں جمعی؟ علماء ہند کے سکریٹری مولانا عظیم اللہ صدیقی نے بھی خطاب کیا اور طلبہ کو ترکِ معاصی کی تلقین کرتے ہوئے کہا کہ علم کے ساتھ عمل اور تقویٰ کو اختیار کرنا ناگزیر ہے۔

والدین کا احترام کرنے والی اولاد زندگی میں کامیاب ہوتی ہے: علی احمد

گورکھپور، جامعہ الاصلاح اکیڈمی نوتنگ آباد گورکھ ناتھ میں بچوں کے لیے دینی اجتماع منعقد ہوا کلیدی مقرر سینئر استاد علی احمد نے کہا کہ والدین کی اطاعت ہی دنیا و آخرت دونوں میں کامیابی کی کنجی ہے۔ یہ صرف اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کا راستہ ہے بلکہ بڑھاپے میں ان کی خدمت کرنا، ان سے پیار سے بات کرنا اور ان کی ضروریات کا خیال رکھنا اولاد کا فرض بھی ہے، جو لوگ اپنے والدین کی اطاعت کرتے ہیں وہ زندگی میں عزت اور برکت پاتے ہیں۔ ہمیں اپنے والدین کے سامنے اونچی آواز میں بات کرنے سے گریز کرنا چاہیے اور ان کی بات غور سے سن کر عمل کرنا چاہیے، ہمارے والدین کی خوشی میں اللہ تعالیٰ کی رضا ہے، جو بچے اپنے والدین کا احترام کرتے ہیں وہ زندگی میں کامیابی حاصل کرتے ہیں۔ اسے حاصل ہوتی ہے، والدین نے بچپن میں ہماری تمام خواہشات پوری کی ہیں، اس لیے بڑھاپے میں ان کی جسمانی، ذہنی اور مالی ضروریات کا خیال رکھنا ہر بچے کا فرض ہے، والدین کے احسانات کو ہمیشہ یاد رکھنا چاہیے، آخر میں درود وسلام کا ورد کرتے ہوئے ملک میں امن، ترقی اور بھائی چارے کے لیے دعا کی گئی، محفل میں عائشہ خاتون، فریدہ، شیریں آصف، تانیہ اختر سمیت کئی بچے موجود رہے۔

'اپیکس چائلڈ کیئر سینٹر' کا افتتاح، بچوں کو جدید طبی سہولیات میسر ہوں گی

فتح پور: شہر کے بندکی بس اسٹاپ کے قریب بچوں کی بہتر صحت اور علاج کی سہولت فراہم کرنے کے مقصد سے اپیکس چائلڈ کیئر سینٹر کا باوقار افتتاح عمل میں آیا۔ اس موقع پر منعقدہ تقریب میں معزز شہریوں، ڈاکٹروں، سماجی شخصیات اور مقامی لوگوں کی بڑی تعداد موجود رہی۔ تقریب کا افتتاح اسپتال کے منتظم ڈاکٹر افاق اللہ کے والد اور سینئر سماجوادی پارٹی رہنما ولی اللہ (سابق ضلع صدر) نے فیتہ کاٹ کر کیا، جبکہ کیا ہوا شہر کے ضلع صدر اعظم خان بطور مہمان خصوصی شریک رہے۔ افتتاح کے موقع پر خطاب کرتے ہوئے ولی اللہ نے کہا کہ علاقے میں طویل عرصے سے بچوں کے لیے معیاری علاج کی سہولت کی کمی محسوس کی جا رہی تھی، لیکن اب اس سینٹر کے قیام سے مقامی لوگوں کو بچوں کے علاج کے لیے کانپور، لکھنؤ یا دیگر بڑے شہروں کا رخ نہیں کرنا پڑے گا۔ انہوں نے اسپتال انتظامیہ کو مبارکباد پیش کرتے ہوئے کہا کہ یہ سینٹر خاص طور پر غریب اور ضرورت مند خاندانوں کے لیے نہایت مفید ثابت ہوگا۔ مہمانِ خصوصی اعظم خان نے اپنے خطاب میں کہا کہ کسی بھی معاشرے کا مستقبل اس کے بچے ہوتے ہیں اور ان کی صحت کا خیال رکھنا بے حد ضروری ہے۔ انہوں نے جدید سہولیات سے آراستہ اس اسپتال کے قیام کو خوش آئند قدم قرار دیتے ہوئے انتظامیہ کی کوششوں کو سراہا۔ اس اسپتال میں بچوں کی ویکسینیشن، عام بیماریوں کا علاج، نوزائیدہ بچوں کی نگہداشت، غذائی مشاورت اور دیگر طبی خدمات فراہم کی جائیں گی۔ اس کے علاوہ مریضوں کو معیاری علاج اور بہتر رہنمائی دینے کی مکمل کوشش کی جائے گی۔ اس موقع پر اسپتال کے منتظم ڈاکٹر افاق اللہ نے بتایا کہ بچوں کی صحت کو اولین ترجیح دیتے ہوئے اسپتال میں جدید آلات اور ماہر ڈاکٹروں کی ٹیم تعینات کی گئی ہے۔ انہوں نے کہا کہ ان کا مقصد علاقے کے بچوں کو بہترین طبی سہولیات فراہم کرنا اور والدین کا اعتماد حاصل کرنا ہے۔ مستقبل میں مزید جدید سہولیات شامل کرنے کا بھی منصوبہ ہے تاکہ ایک ہی چھت کے نیچے مکمل علاج کی سہولت دستیاب ہو سکے۔ تقریب میں شریک مہمانوں اور مقامی افراد نے اس اقدام کو سراہتے ہوئے اسے علاقے کے لیے ایک اہم پیش رفت قرار دیا۔ ان کا کہنا تھا کہ اس سینٹر کے قیام سے خاص طور پر دیہی علاقوں کے بچوں کو بہتر علاج حاصل ہوگی۔ اس موقع پر آفتاب (کونسلر)، ڈاکٹر اے کے احمد، ڈاکٹر حسنین، ڈاکٹر کمر، مجیب اللہ، شمیم اللہ، افاق سمیت کئی معزز شخصیات موجود رہیں۔ آخر میں اسپتال انتظامیہ نے تمام مہمانوں اور شرکاء کا شکریہ ادا کیا۔

اخلاق ومعاملات کی درستگی کو ہمیں اپنی زندگی میں شامل کرنا بہت ضروری ہے

سکندرآباد جامع مسجد اہل حدیث میں دینی و اصلاحی جلسہ میں سید معراج ربانی کا خطاب

بلندشہر 4/مئی (پریس ریلیز) جمعیت اہل حدیث سکندرآباد بلندشہر کے زیر اہتمام جامع مسجد اہل حدیث چوک والی انصاریان میں بعد نماز مغرب ایک عظیم الشان دینی واصلاحی جلسہ منعقد ہوا جس کا آغاز حافظ محمد یشب کی تلاوت قرآن سے ہوا۔ اس کے بعد مولانا اسلام فیضی خطیب محمدی مسجد نئی بستی نے ایک دعائیہ نظم پیش کی۔ پروگرام کی نظامت کے فرائض مولانا رفیق عالم ریاضی نے انجام دیے۔ اس موقع پر دہلی سے تشریف لائے مہمان مقرر شیخ کمال الدین سنابلی حفظہ اللہ نے والدین کی خدمت واطاعت پر قرآن وحدیث کی روشنی میں خطاب کرتے ہوئے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں متعدد مقامات پر اپنا حق اور والدین کے حقوق کو ایک ساتھ جوڑ کے بیان کیا ہے، یہ والدین کے بلند مقام کا واضح ثبوت ہے۔ انہوں نے کہا کہ ماں باپ کی خدمت دخول جنت کا راستہ اور ان کی ناقدری کرنا باعث وبال اور اللہ تعالیٰ کو ناراض کرنے والا عمل ہے۔ موصوف نے قرآن مجید کی آیت کے حوالہ دیتے ہوئے بتایا کہ ماں باپ کو گالی گلوج کرنا، ستانا پریشان کرنا تو دور اُف تک کہنا بھی منع ہے۔ اس کے بعد جامعہ اسلامیہ مدینہ منورہ یونیورسٹی کے فارغ التحصیل ممتاز عالم دین ومعروف خطیب سید معراج ربانی حفظہ اللہ نے عقیدے کی اصلاح کے موضوع پر خطاب کرتے ہوئے کہا کہ عمل صالح کا اہتمام اور اخلاق ومعاملات کی درستگی کو ہمیں اپنی زندگیوں میں شامل کرنا بہت ضروری ہے۔ انہوں نے کہا کہ امت مسلمہ انہیں تین نکاتی لائحہ عمل پر چل کر ہی موجودہ حال زار سے نکل سکتی ہے اور اسی سے عظمت رفتہ بحال ہوگی۔ اس کے بعد دعاء کا اہتمام کیا گیا اور جلسے کے اختتام کا اعلان ہوا۔ اس موقع پر سکندرآباد اور بلندشہر سمیت قرب وجوار کے سینکڑوں عوام اور درجنوں علما وائمہ شامل رہے۔ آخر میں مولانا رفیق عالم ریاضی نے مہمان علماء کرام اور حاضرین کا شکریہ ادا کیا۔

اے ایم یو میں ہندوستانی علمی روایت میں قبائلی لوک وثقافتی جہات پر قومی سمینار کا اہتمام

علی گڑھ، 4 مئی: علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کے شعبہ سنسکرت نے انڈین کونسل آف سوشل سائنس ریسرچ (آئی سی ایس ایس آر)، نئی دہلی کے اشتراک سے "ہندوستانی علمی روایت میں قبائلی لوک و ثقافتی جہات" موضوع پر تین روزہ قومی سمینار منعقد کیا۔ اے ایم یو وائس چانسلر پروفیسر نعیمہ خاتون نے افتتاحی اجلاس کی صدارت کی۔ انھوں نے اپنے خطاب میں ہندوستان کی علمی روایات کو جامع نقطہ نظر سے سمجھنے کی اہمیت پر زور دیا۔ انہوں نے کہا کہ قبائلی ثقافت، جو فطرت سے گہری وابستگی، زبانی روایات اور اجتماعی زندگی کی عکاس ہے، عصر حاضر کے لیے قیمتی بصیرت فراہم کرتی ہے۔ انھوں نے قبائلی کمیونٹیز پر تحقیق میں زیادہ ہمدردانہ اور گہرے مطالعے کی ضرورت پر زور دیا۔ سمینار کی کنوینر، شعبہ سنسکرت کی چیئر پرسن پروفیسر ساریکا وارشنے نے اپنے استقبالیہ خطاب میں مختلف علمی نقطہ ہائے نظر کو یکجا کرنے کی اہمیت بیان کی، تاکہ ہندوستانی علمی نظام میں قبائلی کمیونٹیز کی وسیع خدمات کا جامع تجزیہ کیا جاسکے۔ پروفیسر وید پرکاش ڈنڈوریا، شعبہ سنسکرت، دہلی یونیورسٹی نے اپنے خطاب میں 'گیان' کے تصور کو ایک متحرک اور ارتقائی روایت قرار دیتے ہوئے اس کے حصول اور اشاعت کے مراحل پر گفتگو کی۔ انہوں نے کہا کہ ہندوستانی علمی نظام مکالمے اور مباحثے کی بنیاد پر فروغ پاتا رہا ہے۔ انھوں نے اس حوالے سے قبائلی شناخت کی تفہیم سے متعلق اہم سوالات اٹھائے۔ کلیدی خطاب پیش کرتے ہوئے ڈاکٹر گنگا سہائے مینا، جواہر لعل نہرو یونیورسٹی نے زبانی روایات اور لسانی تنوع کی اہمیت کو اجاگر کیا اور کہا کہ علمی نظام کو مقامی زبانوں اور تجربات کو تسلیم کرنا ہوگا۔ انہوں نے تحقیق کے طریق ہائے کار میں تبدیلی کی ضرورت پر زور دیا تاکہ قبائلی برادریوں کو ان کے اپنے تناظر میں بہتر طور پر سمجھا جا سکے۔ معروف قبائلی مصنف، سابق آئی پی ایس افسر جناب ہری رام مینا نے بطور مہمانِ اعزازی خطاب کرتے ہوئے قبائلی شناخت کو فطرت اور اجتماعی زندگی سے ہم آہنگ قرار دیا اور کہا کہ قبائلی طرزِ زندگی، جدید ترقیاتی ماڈلز کے مقابلے میں متبادل نقطہ نظر پیش کرتی ہے۔ اس موقع پر پروفیسر ہمانشو شیکھر آچاریہ کی تصنیف "دی کانسپٹ آف ڈارکنیس اِن انڈین فلاسفی" کی رسم اجرا بھی عمل میں آئی۔ پروفیسر ٹی این ستھیسن، ڈین، فیکلٹی آف آرٹس کا پیغام ڈاکٹر زید احمد صدیقی نے پیش کیا۔ نظامت کے فرائض ڈاکٹر ظفر افتخار نے انجام دئے جب کہ ڈاکٹر عائشہ صدیقہ نے اظہار تشکر کیا۔

علی گڑھ میں چائنیز مانجے سے 4 سالہ بچے کا گلا کٹا، حالت تشویشناک

علی گڑھ: 4 مئی (پی این ایس) شہر میں ممنوع چائنیز مانجھا ایک بار پھر جان لیوا ثابت ہوا ہے۔ تھانہ سسنی گیٹ کے علاقہ میں اتوار کی شب چینی مانجا میں پھنس کر 4 سالہ بچہ شدید زخمی ہوگیا۔ بچے کی گردن پر گہرا زخم آیا۔ بچے کو جے این میڈیکل کالج میں داخل کرایا گیا ہے۔ اطلاعات کے مطابق بہاری نگر کا رہنے والا بھگوان داس اپنی بیوی اور چار سالہ بیٹے لو کے ساتھ موپیڈ پر سوار ہو کر جئے گنج میں اپنے سسرال جا رہا تھا۔ رات کے وقت جب وہ ساسنی گیٹ کے علاقے میں جھمن لال محلہ کے قریب پہنچے تو بچے کے گلے میں اچانک چینی مانجا پھنس گیا۔ اس سے پہلے کہ گھر والے کوئی ردعمل ظاہر کر پاتے، مانجا نے اپنی گردن کاٹ دی۔ یہ واقعہ اچانک پیش آیا اور باپ بھگوان داس اپنے بیٹے کو خون بہتا دیکھ کر گھبرا گیا۔ پڑوسی فوری طور پر جائے وقوعہ پر پہنچے اور بچے کے گلے سے مانجا نکالا اور اسے قریبی نجی اسپتال لے گئے۔ ابتدائی طبی امداد کے بعد ڈاکٹروں نے ان کی حالت بگڑنے پر اسے جے این میڈیکل کالج ریفر کر دیا۔ مقامی باشندوں کے مطابق شہر میں ماضی میں بھی ایسے ہی واقعات پیش آ چکے ہیں جن میں متعدد افراد زخمی اور بعض میں جان لیوا بھی ہیں۔ واقعہ کے بعد علاقہ مکینوں میں غم وغصہ پایا جاتا ہے اور انتظامیہ سے سخت کارروائی کا مطالبہ کیا ہے۔ اس سال فروری میں، ڈسٹرکٹ ہسپتال میں تعینات ایک ڈاکٹر کو ہسپتال جاتے ہوئے ایک مانجھا (پریوں کی تار) کی انگلی کٹ گئی۔ فروری 2026 میں، ایک 5 سالہ لڑکی، عنایہ، میناکشی پل پر اپنے خاندان کے ساتھ سکوٹر پر سوار تھی۔ مانجھا نے اپنے دونوں گالوں اور انگلیوں کو بری طرح کاٹ دیا۔ ستمبر 2025 میں، مولانا آزاد نگر کا ایک گوشت فروش جمال پور اوور برج کے قریب مانجھا (پریوں کی تار) سے اس کی گردن کاٹنے سے مر گیا۔ مئی 2024 میں، کوارسی تھانے کے علاقے میں موٹر سائیکل پر سوار ایک نوجوان مانجھا (پریوں کی تار) کے کاٹنے سے ہلاک ہو گیا۔ واقعہ کے بارے میں ساسنی گیٹ تھانے کے انچارج بلیندر سنگھ نے بتایا کہ کوئی شکایت یا اطلاع موصول نہیں ہوئی ہے۔ شکایت ملنے پر مزید کارروائی کی جائے گی۔

شراب کے ٹھیکے پر موجود ملازمین سے مارپیٹ

دیوبند، 4/مئی (ڈاکٹر فیروز خان) شراب کے نشہ میں چور تین نوجوانوں کے ذریعہ شراب کے ٹھیکے پر موجود ملازمین کے ساتھ مارپیٹ کرتے ہوئے 20 ہزار روپے کی نقد رقم لوٹ لئے جانے کا معاملہ روشنی میں آیا ہے، متاثرہ ملازمین نے پولیس کو تحریر دیکر ایک نامزد سمیت تین لوگوں کے خلاف کارروائی کئے جانے کا مطالبہ کیا ہے۔ کوتوالی دیوبند میں دی گئی تحریر میں گاؤں گناری کے رہنے والے مونو ولد سومپال نے بتایا ہے کہ صبح قریب گیارہ بجے کے دوران وہ ٹھیکے پر موجود تھا اسی دوران وہاں پر گاؤں لچھی پور کے رہنے والے تین نوجوان وہاں پہنچے اور اس سے شراب لی، الزام ہے کہ جب اس نے شراب کے پیسے مانگے تو مذکورہ تینوں لوگوں نے اس کے ساتھ گالی گلوچ شروع کردی جب بیچ بچاؤ کے لئے ٹھیکے پر موجود دوسرا ملازم ہری اوم وہاں پہنچا تو انہوں نے اسکے ساتھ بھی گالی گلوچ شروع کردی جب انہوں نے اس پر اعتراض کیا تو ملزمان نے انہیں لاٹھی ڈنڈوں سے مارپیٹ کر زخمی کردیا اور اتنا ہی نہیں انہوں نے اس کی جیب میں رکھے بیس ہزار روپے بھی نکال لئے۔

بریلی میں مولانا توصیف کے انتقال پر بیوی کی شکایت پر قتل کا مقدمہ درج

بریلی: 4 مئی (پی این ایس) 27 اپریل کو صبح تقریباً 7:25 بجے مولانا توصیف رضا کی لاش کینٹ پالپور کمال پور ریلوے ٹریک کے قریب سے ملی۔ مولانا کی بیوی کی شکایت پر جی آر پی اسٹیشن میں قتل کا مقدمہ درج کیا گیا ہے۔ توصیف رضا بہار کے کشن گنج کے رہنے والے تھے۔ اس کی موت کو ابتدائی طور پر ایک حادثہ قرار دیا گیا تھا، لیکن اس کی بیوی نے قتل کا الزام لگایا ہے۔ اے آئی ایم آئی ایم کے سربراہ اسد الدین اویسی اور آل انڈیا جماعت کے قومی صدر مولانا شہاب الدین نے بھی جانچ کا مطالبہ کیا ہے۔ مولانا کی بیوی تبسم بہار سے بریلی کے جی آر پی اسٹیشن پہنچی، قتل کا الزام لگاتے ہوئے مقدمہ درج کرنے کا مطالبہ کیا۔ مولانا کی اہلیہ کا کہنا ہے کہ واقعہ سے پہلے توصیف نے انہیں فون پر بتایا کہ ٹرین میں کچھ لوگ ان پر حملہ کر رہے ہیں اور انہیں گھیر لیا گیا ہے۔ تھوڑی دیر بعد اس کا موبائل بند ہو گیا۔ اس نے اسے سوچا سمجھا قتل قرار دیتے ہوئے مجرموں کے خلاف سخت کارروائی کا مطالبہ کیا۔ اس نے ایف آئی آر درج کرنے کے لیے جی آر پی انسپکٹر سے ملاقات کی۔ جی آر پی تھانہ آفیسر سشیل ورما نے بتایا کہ حادثہ کے سلسلے میں قتل کا مقدمہ درج کیا گیا ہے۔ متاثرہ کو انصاف کی فراہمی کے لیے ہر ممکن کوشش کی جائے گی۔ ملاقات کے دوران اے آئی ایم آئی ایم کے ریاستی جنرل سکریٹری ندیم قریشی بھی ان کے ساتھ موجود تھے۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ یہ واقعہ انتہائی سنگین اور تشویشناک ہے۔ انہوں نے الزام لگایا کہ ٹرین میں مسافر کے خلاف اس طرح کا تشدد سیکورٹی کی بڑی ناکامی کو ظاہر کرتا ہے۔ انہوں نے معاملے کی اعلیٰ سطحی اور غیر جانبدارانہ تحقیقات اور ملزمان کی فوری گرفتاری کا مطالبہ کیا۔ انہوں نے متاثرہ خاندان کو مناسب معاوضہ دینے کا بھی مطالبہ کیا۔ غور طلب ہے کہ اے آئی ایم آئی ایم کے سربراہ اسد الدین اویسی نے بھی ریلوے سے تحقیقات کا مطالبہ کیا ہے۔ آل انڈیا جماعت کے قومی صدر مولانا شہاب الدین نے بھی چیف منسٹر یوگی آدتیہ ناتھ کو خط لکھ کر سی بی آئی تحقیقات کا مطالبہ کیا ہے۔

جمعیۃ علماء ضلع ہردوئی کا اجلاس منتظمہ ۷/مئی کو: مولانا عطاء اللہ قاسمی

تیاریاں زوروں پر، ذمہ اران نے خوشی کا اظہار کیا: مولانا عبدالجبار قاسمی کی شرکت یقینی

ہردوئی: محمد جنید قاسمی ۵/مئی جمعیۃ علماء ضلع ہردوئی کا تاریخ ساز اور اپنی نوعیت کا منفرد اجلاس منتظمہ ۷/مئی کو شان وشوکت کے ساتھ منعقد ہو رہا ہے۔ جس میں ۷۰/سے زائد علماء کرام، ذمہ داران، عمائدین خدام جمعیۃ شرکت کر رہے ہیں، تفصیلات کے مطابق جمعیۃ علماء ضلع ہردوئی کا اجلاس منتظمہ مدرسہ رحمانیہ بڑا کنواں محلہ لوہانی قصبہ پہانی میں منعقد ہو رہا ہے۔ پروگرام کے آرگنائزر مولانا عطاء اللہ قاسمی نائب صدر جمعیۃ علماء ضلع ہردوئی نے کہا کہ ضلعی جمعیۃ کی تاریخ میں پہلی مرتبہ کثیر تعداد میں سبھی ذمہ داران کو اور یونٹوں کے صدور، نائبین، اور جنرل سکریٹریان کو مدعو کیا گیا ہے، جس میں اہم فیصلے اور ضروری ایجنڈوں پر گفتگو ہوگی۔ اس موقع پر انہوں نے کہا کہ ضلعی جمعیۃ کے صدر اعلیٰ مولانا عبدالجبار قاسمی دہلی میں مقیم ہونے کی وجہ سے ہنگامی صورت کے پیش نظر ان کو مدعو کیا گیا ہے تاکہ صدر اعلیٰ کی موجودگی میں کام کی بہتری اور فعالیت شفافیت پیدا کی جائے۔ مولانا عطاء اللہ قاسمی نے کہا جمعیۃ علماء ضلع ہردوئی کے نائب صدر مولانا غفران، مولانا حسن قاسمی، عبدالمعید خازن، مولانا بہاء الدین اور مفتی جاوید اختر قاسمی ناظم مدرسہ اصحاب صفہ پوری دل جمعی کے ساتھ اس اجلاس کو کامیاب بنانے کی کوشش کر رہے ہیں جبکہ بینی گنج، شہر ہردوئی، سندیلہ اور پہانی کے اطراف کے علماء کو فون کیا گیا ہے اور دعوت نامہ بھی ارسال کر دیا گیا ہے، مولانا عطاء اللہ قاسمی نے نامہ نگار سے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ ضلع کے سبھی ذمہ داران کو فون کیا گیا ہے۔ اجلاس منتظمہ کی کارروائی کے لئے جمعیۃ علماء ضلع اناؤ کے اصلاح معاشرہ کے کنوینر اور متعدد کتابوں کے مرتب مفتی محمد جنید قاسمی کو مدعو کیا گیا ہے۔ تنظیم کے اعلیٰ عہدیداران نے اس انتخاب کی ستائش کی اور بروقت اس اہم فیصلے نیز اجلاس منتظمہ کی ضرورت کا احساس بھی کیا گیا۔ مولانا عبدالجبار قاسمی نے ایجنڈے کے اہم نکات پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ (1) تلاوتِ کلامِ پاک (2) نعتِ رسول (3) تنظیم کی موجودہ کارکردگی کا جائزہ اور آئندہ لائحہ عمل کی ترتی (4) مکاتب کے فروغ پر غور وخوض (5) اصلاحِ معاشرہ کمیٹی کی تشکیل وتوسیع (6) دروسِ قرآن و حدیث و دیگر اصلاحی اجتماعات کے نظام پر مشاورت (7) تعلیمی و تنظیمی امور پر غور وخوض (8) فتنۂ ارتداد کے تدارک اور سدباب کی تدابیر (9) ضلعی سطح پر باہمی ربط و تنظیمی استحکام () سابق سکریٹری محترم حافظ محمد اظہار ہردوئی نور اللہ مرقدہ کے لیے ایصال ثواب اور ان کیا ہل خانہ کے لیے اظہار تعزیت،) متفرق امور و اختتامِ نشست ودعا

چھیڑچھاڑ کی مخالفت کرنے پر مارپیٹ

دیوبند، 4/مئی (ڈاکٹر فیروز خان) دیوبند کے نزدیکی گاؤں بھاٹکھیڈی کے رہنے والے ایک شخص نے اپنے ہی گاؤں کے ایک نوجوان پر گھر میں گھس کر اس کی ذہنی مریضہ اہلیہ کے ساتھ چھیڑ چھاڑ کرنے اور مخالفت پر بیٹی کے ساتھ مارپیٹ کرنے کا الزام لگاتے ہوئے پولیس کو تحریر دی ہے، متاثرہ شوہر رام سنگھ نے پولیس کو دی گئی تحریر میں بتایا ہے کہ گاؤں کا ہی رہنے والا ایک نوجوان اس کی اہلیہ پر غلط نیت رکھتا ہے سمجھانے کے بعد بھی وہ اپنی غلط حرکتوں سے باز نہیں آتا۔ الزام ہے کہ شام قریب پانچ بجے کے درمیان وہ بس اسٹینڈ پر واقع ایک دوکان پر بیٹھا ہوا تھا، اس کی غیر موجودگی کا فائدہ اٹھاتے ہوئے ملزم نوجوان اس کے گھر میں گھس آیا۔

سنبھل میں آسمانی بجلی گری، 11 سالہ بچی ملبے تلے دب کر جاں بحق

سنبھل: 4 مئی (پی این ایس) جنواری تھانہ علاقہ کے کاشی پور گاؤں میں اتوار کو شدید بارش کے درمیان ایک المناک حادثہ پیش آیا۔ آسمانی بجلی ایک مکان کی چھت سے ٹکرا گئی جس سے چھت گر گئی۔ ملبے تلے معصوم بچے سمیت تین افراد دب گئے۔ پڑوسیوں کی کافی کوششوں کے بعد دو افراد کو بحفاظت نکال لیا گیا تاہم 11 سالہ بچی دم توڑ چکی تھی۔ جنواری پولیس اسٹیشن آفیسر دھیرج کمار نے بتایا کہ حادثہ کاشی پور گاؤں میں گزشتہ اتوار کو پیش آیا۔ تیز طوفان اور موسلا دھار بارش کے دوران اچانک دیپک کے گھر پر بجلی گری جس سے چھت گر گئی۔ حادثے کے وقت گھر کے افراد گھر کے اندر سو رہے تھے اور تین افراد ملبے تلے دب گئے۔ واقعہ کی اطلاع ملتے ہی محلے دار جائے وقوعہ پر پہنچ گئے اور امدادی کارروائیاں شروع کر دیں۔ گاؤں والوں نے کسی طرح دیپک اور اس کی بیوی رجنی کو ملبے سے باہر نکالا، لیکن دیپک کی 11 سالہ بہن رشی کو بچانے میں کافی وقت لگا۔ بے ہوشی کی حالت میں رشی کو فوری طور پر جنواری کمیونٹی ہیلتھ سینٹر لے جایا گیا، جہاں ڈاکٹروں نے اسے مردہ قرار دے دیا۔ دیپک نے بتایا کہ حادثہ آسمانی بجلی گرنے سے ہوا۔ رشی پانچ بہنوں میں سب سے چھوٹی تھی۔ پڑوسی کمار پال نے بتایا کہ سہ پہر تین بجے کے قریب شدید بارش کے دوران اچانک بجلی گرنے سے مکان کی چھت گر گئی۔ چیخ و پکار سن کر لوگ جائے وقوعہ پر پہنچ گئے اور امدادی کارروائیاں شروع کیں تاہم بچی کو بچایا نہ جا سکا۔ جنواری پولیس اسٹیشن کے انچارج دھیرج کمار نے بتایا کہ آسمانی بجلی گرنے سے تین افراد مکان کے ملبے تلے دب گئے۔ لڑکیوں میں سے ایک کی موت ہوگئی۔

بھارت وکاس پریشد کے زیر اہتمام خون عطیہ کیمپ کا انعقاد

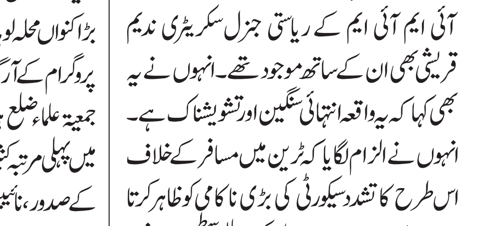

دیوبند، 4/مئی (ڈاکٹر فیروز خان) سماجی تنظیم بھارت وکاس پریشد کے زیر اہتمام جی ٹی روڈ پر واقع سٹی بلڈ سینٹر پر خون عطیہ کیمپ کا انعقاد کیا گیا۔ جس میں علاقے کے لوگوں نے 56 یونٹ خون عطیہ کر کے ضرورت مندوں کی مدد کرنے کا عہد کیا۔ کیمپ کا افتتاح کرتے ہوئے معروف معالج ڈاکٹر ڈی کے جین نے کہا کہ 18 سال سے 65 سال تک کا کوئی بھی فرد ہر 3 ماہ بعد خون کا عطیہ دے سکتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ خون کا عطیہ عظیم عطیہ ہے، ہمیں خون کا عطیہ دے کر کسی کی زندگی بچانے میں تعاون کرنا چاہئے۔ معروف سماجی خدمتگار راگھوداس اگروال، وارڈ ممبر وپین تیاگی، امیت گویل ایڈوکیٹ اور ووِیک تائل نے لوگوں سے اپیل کرتے ہوئے کہا کہ قیمتی انسانی جانوں کو بچانے کے لئے بیداری مہم کا چلایا جانا نہایت ضروری ہے تاکہ زیادہ سے زیادہ افراد انسانی خدمت کے لئے متحرک ہوں۔ اس دوران راجیش سنگھل، سکھوندر باوا، انکت جین، موہت اگروال، مونیکا سنگھل، آرتی سنگھل، دویا تائل، شکھا گرگ، میگھا اگروال، ساکشی کچھل، شکھا گرگ اور انشل ورما وغیرہ موجود تھے۔

اکبرپور میرانپور لرز اٹھا، 4 معصوم بچوں وایک خاتون کا قتل

حاجی شوقت علی کسرا پہنچے، متاثرہ خاندان سے تعزیت، مدد کی یقین دہانی، پولیس انکاؤنٹر میں ملزم ہلاک

امبیڈکرنگر (نامہ نگار) اکبرپور کے میرانپور میں پیش آئے دل دہلا دینے والے واقعے میں چار معصوم بچوں اور ایک خاتون کے قتل کی خبر نے پورے علاقے کو سوگوار کر دیا۔ اس افسوسناک واقعہ کی اطلاع ملتے ہی آل انڈیا مجلس اتحاد المسلمین (اے آئی ایم آئی ایم) کے صوبائی صدر حاجی شوقت علی اپنے ساتھیوں کے ساتھ اسمبلی حلقہ کٹہری کے گاؤں کسرا میں واقع متاثرہ خاندان کے گھر پہنچے اور اہل خانہ سے ملاقات کر کے گہرے رنج و غم کا اظہار کیا۔ انہوں نے لواحقین سے تعزیت پیش کرتے ہوئے کہا کہ وہ اس دکھ کی گھڑی میں پوری طرح ان کے ساتھ ہیں اور اس غم کو اپنا غم سمجھتے ہیں۔ انہوں نے متاثرہ خاندان کو ہر ممکن مدد کی یقین دہانی بھی کرائی۔ اس موقع پر پارٹی کے صوبائی سکریٹری مراد علی، ضلع صدر غلام دستگیر انصاری سمیت دیگر عہدیداران اور کارکنان بھی موجود رہے۔ ادھر پولیس کے مطابق اس واردات میں ملوث ملزم کو انکاؤنٹر میں ہلاک کر دیا گیا ہے۔ جس کے بعد علاقے میں صورتحال قابو میں بتائی جا رہی ہے۔

سرسی سادات: مشہور ادبی تنظیم بزم شعرائے میثم کی طرحی منقبتی نشست

سرسی سادات مشہور ادبی تنظیم بزم شعرائے میثم کی طرحی منقبتی نشست جناب ببر سرسوی اور جناب احسان سرسوی کی میزبانی میں عزاخانہ امام سجاد علیہ السلام میں منعقد ہوئی نشست کا آغاز تلاوت حدیث کسا سے مولانا احتشام علی صاحب قبلہ نے کیا مسند صدارت پر جناب حیدر سرسوی جلوہ افروز تھے نظامت کی ذمہ داری مولانا نجمی سرسوی نے نبھائی نعت پاک کا نذرانہ شوبی سرسوی نے پیش کیا نشست میں کافی تعداد میں ادب نواز افراد نے شرکت کی منتخب اشعار نذر قارئین ہیں:

در پہ تارے نے اتر کر فیصلہ یہ کر دیا
ہیں علی زہرا کے اور زہرا علی کے واسطے
حیدر سرسوی

کیا فیض الٰہی ہے کیا شان ہے قدرت کی
جنت کے مسافر ہیں کشتی ہے ولایت کی
رضی سرسوی

ہر نمائش اور بناوٹ گھر پر رکھ کر ائے
فرش مجلس کا بچھا ہے سادگی کے واسطے
ثامن سرسوی

جان و دل قربان ہے اس ادمی کے واسطے
گھر لٹا دیتا ہے جو رب کی خوشی کے واسطے
ظہیرانور

یوں بھی دنیا میں ضروری ہے امامت کا وجود

چاند کا ہونا ہے لازم چاندنی کے واسطے
مولانا حشم سرسوی

خوبصورت خوب سیرت زندگی کے واسطے
علم کا زیور ضروری ہے سبھی کے واسطے

مولانا نجمی سرسوی

مسند ذکر محمد ہے ہماری جا نماز
مل گیا ہم کو مصلہ بندگی کے واسطے
شوبی سرسوی

وقت کب رکتا ہے دنیا میں کسی کے واسطے
رک گیا لیکن حسین ابن علی کے واسطے
محتشم سرسوی

کربلا میں جذبہ شوق شہادت دیکھیے
موت کو اپنا رہے ہیں زندگی کے واسطے
ذوالفقار حسین

حکومت ہر حقیقی مسئلہ کو حل کرے گی

قصورواروں کے خلاف کارروائی کرکے متاثرین کو مطمئن کریں: سی ایم یوگی

لکھنؤ:4 مئی (پی این ایس) وزیراعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ نے پیر کو ایک جلسہ عام کیا۔ میٹنگ کے دوران انہوں نے ریاست بھر کے شکایت کنندگان سے ملاقات کی اور انہیں یقین دلایا کہ حکومت ہر حقیقی مسئلہ کو حل کرے گی۔ انہوں نے جلسہ عام کے دوران اپنے والدین کے ساتھ آنے والے بچوں کی تعلیم کے بارے میں دریافت کیا اور ان پر زور دیا کہ وہ اپنے بچوں کی تعلیم کو یقینی بنائیں۔ صرف ایک پڑھا لکھا بچہ ہی ایک خوشحال ہندوستان کی تعمیر کرے گا۔ وزیراعلیٰ نے ناجائز قبضوں کی شکایات پر سخت موقف اختیار کرتے ہوئے فوری تحقیقات اور ذمہ داروں کے خلاف سخت کارروائی کا حکم دیا۔ کچھ چھوٹے بچے بھی اپنے والدین کے ساتھ جلسہ گاہ میں پہنچے۔ وزیراعلیٰ نے پوچھا کہ وہ کس کلاس میں پڑھتے ہیں تو جواب ملا کہ ابھی تک داخلہ نہیں ہوا۔ وزیراعلیٰ نے وجہ جاننا چاہی لیکن جب انہیں کوئی تسلی بخش جواب نہیں ملا تو انہوں نے والدین سے کہا کہ گزشتہ نو سالوں میں ریاست میں تعلیم کی سطح میں نمایاں بہتری آئی ہے۔ بنیادی ہو یا ثانوی، ہر جگہ بچوں کو معیاری تعلیم فراہم کی جا رہی ہے۔ تعلیم کے ساتھ ساتھ، بیسک ایجوکیشن کونسل کے اسکولوں میں بچے یونیفارم، نوٹ بک، جوتے، موزے وغیرہ کے لیے ان کے والدین کے اکاؤنٹس میں 1,200 دیئے جا رہے ہیں۔ بچوں کو تازہ، غذائیت سے بھرپور دوپہر کا کھانا بھی ملتا ہے۔ اپنے بچوں کا اندراج کریں اور یقینی بنائیں کہ وہ انہیں اسکول بھیجیں۔ جنتا درشن میں کچھ نوجوانوں نے بھی شرکت کی۔ انہوں نے وزیراعلیٰ سے روزگار کے مواقع پر تبادلہ خیال کیا۔ وزیراعلیٰ نے غور سے سنا۔ اس کے بعد انہوں نے وضاحت کی کہ نو سالوں میں 900,000 سے زائد نوجوانوں کو سرکاری ملازمتیں دی گئی ہیں، اور تمام محکموں میں بھرتی کا عمل منصفانہ اور شفاف طریقے سے انجام دیا گیا ہے۔ اس سال حکومت کئی محکموں میں بھرتیاں بھی کر رہی ہے جس سے لاکھوں نوجوانوں کو روزگار کے مواقع مل رہے ہیں۔ آپ صرف تندہی سے تیاری کریں۔ کسی کے پاس جانے کی ضرورت نہیں۔ ہماری حکومت میں سفارشات قبول نہیں کی جاتیں۔ بھرتی شفاف طریقے سے ہو رہی ہے۔ اگر آپ میں قابلیت ہے تو آپ کو نوکری ضرور ملے گی۔ وزیراعلیٰ سے بات کرنے کے بعد نوجوانوں نے مثبت رویہ کے ساتھ تیاری کرنے کے عزم کا اظہار کیا۔ انہوں نے اعتماد بڑھانے پر وزیر اعلیٰ سے اظہار تشکر بھی کیا۔ وزیراعلیٰ کو ناجائز تجاوزات کی شکایات بھی موصول ہوئیں۔ چیف منسٹر نے شکایت کنندگان سے درخواستیں لیں، انہیں پڑھا اور افسران کے حوالے کیا اور ان سے ان کیسوں کی تحقیقات کرنے پر زور دیا۔ ریونیو، انتظامیہ اور پولیس کو مشترکہ طور پر ان معاملات میں مناسب کارروائی کا تعین کرنا چاہیے۔ مناسب کارروائی کریں، متاثرہ فریقوں کو مطمئن کریں، اور پھر حکومت کو آگاہ کریں۔ ایسی شکایات کسی صورت برداشت نہیں کی جائیں گی۔

یوگی حکومت کا اعلیٰ تعلیم کی توسیع کی طرف ایک اور قدم

امر دیپ یونیورسٹی، فیروز آباد کے قیام کا لیٹر آف انٹنٹ جاری

لکھنؤ: 04 مئی۔ یوگی حکومت نے اعلیٰ تعلیم میں مسلسل توسیع اور معیار کو بہتر بنانے کے لیے ایک اور اہم فیصلہ کیا ہے۔ اس سلسلے میں امر دیپ میموریل ٹرسٹ، فیروز آباد کو اتر پردیش پرائیویٹ یونیورسٹیز ایکٹ، 2019 کے تحت امر دیپ یونیورسٹی، فیروز آباد کے قیام کے لیے ایک لیٹر آف انٹینٹ جاری کیا گیا ہے۔ کابینہ کے فیصلوں کے بارے میں معلومات فراہم کرتے ہوئے، ریاست کے اعلیٰ تعلیم کے وزیر یوگیندر اپادھیائے نے کہا کہ یوگی حکومت کا مقصد اعلیٰ تعلیم کو آسان، قابل رسائی، اور معیار پر مبنی بنانا ہے۔ انہوں نے کہا کہ حکومت ہر ضلع میں اعلیٰ تعلیمی اداروں کی توسیع کو یقینی بنا رہی ہے، تاکہ طلباء اپنے علاقوں میں بہتر تعلیمی مواقع تک رسائی حاصل کر سکیں۔ انہوں نے وضاحت کی کہ موصولہ تجاویز کا جائزہ اتر پردیش پرائیویٹ یونیورسٹیز ایکٹ 2019 اور اتر پردیش پرائیویٹ یونیورسٹیز (اسٹیبلشمنٹ) رولز، 2021 کے تحت طے شدہ طریقہ کار کے مطابق چیف سکریٹری، حکومت اتر پردیش کی سربراہی میں ایک اعلیٰ سطحی کمیٹی کے ذریعہ لیا جاتا ہے۔ اعلیٰ تعلیم کے وزیر نے بتایا کہ اعلیٰ سطحی کمیٹی کی میٹنگ 29 جولائی 2025 کو ہوئی تھی، جس میں فیروز آباد ضلع کے گاؤں پچوان میں واقع 08.20 ایکڑ اراضی پر امر دیپ یونیورسٹی کے قیام کی تجویز کو منظوری دی گئی تھی اور ایک لیٹر آف انٹینٹ جاری کرنے کی سفارش کی گئی تھی۔ انہوں نے کہا کہ یونیورسٹی کے قیام کے عمل کے لیے متعلقہ ادارے کے پاس کم از کم 20 ایکڑ اراضی کی ضرورت ہوتی ہے، جسے امر دیپ میموریل ٹرسٹ نے مکمل کیا ہے۔ کمیٹی کی سفارش کے بعد حکومت نے لیٹر آف انٹینٹ جاری کر دیا ہے جس کے بعد یونیورسٹی کے قیام کا باقاعدہ عمل شروع ہو جائے گا۔ اس کے ساتھ ہی، پیر کے روز اعلیٰ تعلیم کے وزیر یوگیندر اپادھیائے نے اپنی سرکاری رہائش گاہ پر نوئیڈا میں ایک اور معروف گروپ کی طرف سے تجویز کردہ میٹرو یونیورسٹی کے آپریشن کے لیے ضروری لیٹر آف پرمیشن (LOP) فراہم کیا ہے، جس نے ریاست میں نجی شعبے کی اعلیٰ تعلیم کی توسیع کو مزید تیز کیا ہے۔

حکومت گوبر پر مبنی کھاد اور بائیو گیس کو فروغ دے رہی ہے

گائے پناہ گاہوں کو خود انحصار پیداواری مراکز بنائیں: وزیر دھرم پال سنگھ

لکھنؤ: 04 مئی۔ ریاستی وزیر مویشی پروری جناب دھرم پال سنگھ نے پیر کو اسمبلی کے کمیٹی روم 44 بی میں محکمہ مویشی اور محکمہ زراعت کے ساتھ ایک اعلیٰ سطحی میٹنگ کی اور گائے کے گوبر سے کھاد، بائیو گیس، جیو امرت اور گھن امرت کی پیداوار، استعمال اور مارکیٹنگ کے لیے ایک جامع ایکشن پلان تیار کرنے کی ہدایات دیں۔ میٹنگ میں وزیر جناب سنگھ نے کہا کہ یوگی حکومت کی ترجیح کسانوں کی آمدنی میں اضافہ اور مٹی کی زرخیزی کو بحال کرنا ہے۔ انہوں نے کہا کہ بڑے پیمانے پر نامیاتی کھاد کی پیداوار ریاست کے دستیاب گوبر کے وسائل کو سائنسی طور پر استعمال کر کے کیمیائی کھادوں پر انحصار کم کر کے ممکن ہے۔ انہوں نے عہدیداروں کو ہدایت دی کہ وہ ریاست کے گائے پناہ گاہوں کو پیداواری مراکز کے طور پر تیار کریں اور انہیں کھاد، جیو امرت اور دیگر نامیاتی مصنوعات کے ذریعہ خود کفیل بنائیں۔ وزیر جناب سنگھ نے کہا کہ ریاست میں لاکھوں میٹرک ٹن کھاد پیدا کرنے کی تخمینہ صلاحیت ہے، جس کے لیے گائے پناہ گاہوں، ڈیری یونٹس اور کسانوں کی سطح پر مربوط کوششوں کی ضرورت ہے۔ جھانسی، چندولی، فرخ آباد، کانپور، اور بارہ بنکی جیسے اضلاع میں کام کرنے والے بائیو گیس اور نامیاتی کھاد کے کامیاب ماڈلز کا حوالہ دیتے ہوئے، انہوں نے ہدایت دی کہ ان ماڈل کا مطالعہ اور ریاست بھر میں توسیع کی جائے۔ میٹنگ میں کمپریسڈ بائیو گیس (سی بی جی) پلانٹس کی توسیع، گائے کے گوبر گیس پلانٹس کے قیام اور زرعی فضلہ کے مناسب استعمال پر بھی تفصیلی تبادلہ خیال کیا گیا۔ وزیر موصوف نے کہا کہ بائیو گیس نہ صرف توانائی کی دستیابی میں اضافہ کرے گی بلکہ اس کے نتیجے میں پیدا ہونے والی سلری (نامیاتی کھاد) کھیتوں کے لیے انتہائی مفید ثابت ہوگی، جس سے کسانوں کو دوہرا فائدہ ہوگا۔ وزیر جناب دھرم پال سنگھ نے افسران کو ہدایت دی کہ وہ گائے کے گوبر پر مبنی کھاد کو معیاری بنانے کے لیے اس کے معیار کو یقینی بنائیں۔ انہوں نے کہا کہ کسانوں کو قابل اعتماد اور معیاری مصنوعات کی فراہمی کو یقینی بنانے کے لیے پیکیجنگ، نمی کی سطح اور معیار کے لیے واضح معیارات قائم کیے جائیں۔ انہوں نے محکمہ کو آپریٹیو کے ذریعے گائے کی کھاد کی دستیابی کو بڑھانے اور یوریا کے ساتھ اس کے استعمال کی حوصلہ افزائی کرنے پر بھی زور دیا۔ انہوں نے کہا کہ گائے کے گوبر پر مبنی کھاد زمین میں نامیاتی کاربن بڑھا کر طویل مدتی پیداواری صلاحیت کو مضبوط کرتی ہے۔ انہوں نے سائنسدانوں، زرعی یونیورسٹیوں اور زرعی سائنس کے مراکز کو شامل کر کے سادہ، کم لاگت والے ماڈل تیار کرنے کی ہدایت دی۔ میٹنگ میں بائیو گیس پلانٹس کے قیام کو فروغ دینے کے منصوبے تیار کرنے کا بھی فیصلہ کیا گیا، تاکہ زیادہ سے زیادہ کسان شرکت کر سکیں۔ نامیاتی کھاد کی پیداوار کے لیے موثر مارکیٹنگ سسٹم تیار کرنے، کسانوں تک اس کی آسان رسائی کو یقینی بنانے اور انہیں بہتر قیمتیں حاصل کرنے کے قابل بنانے پر بھی زور دیا گیا۔ وزیر موصوف نے کہا کہ یوگی حکومت زراعت اور مویشی پروری کو مربوط کر کے ریاست میں آرگینک فارمنگ کو ایک نئی سمت دینے کے لیے پر عزم ہے۔ گائے کے گوبر پر مبنی مصنوعات کا وسیع پیمانے پر استعمال نہ صرف ماحولیاتی تحفظ کو فروغ دے گا بلکہ دیہی معیشت کو بھی مضبوط کرے گا اور کسانوں کی آمدنی میں پائیدار اضافہ کو یقینی بنائے گا۔

مولانا خالد رشید فرنگی محلی، مولانا یعسوب عباس، اور مولانا سیف عباس نقوی نے کانگریس کمیٹی اتر پردیش کے صدر اجے رائے کی اسپتال جا کر عیادت کی

لکھنؤ:4 مئی (پی این ایس) آج لکھنؤ کے میدانتا اسپتال میں شاہی امام عیدگاہ، مولانا خالد رشید فرنگی محلی، شیعہ مرکزی چاند کمیٹی کے صدر اور ممتاز شیعہ دھرم گرو مولانا سید سیف عباس نقوی اور ''آل انڈیا شیعہ پرسنل لا بورڈ'' کے جنرل سکریٹری مولانا یعسوب عباس نے اتر پردیش کانگریس کمیٹی کے صدر اجے رائے جی (سابق وزیر) سے ملاقات کر کے ان کی خیریت دریافت کی اور سبھی نے ان کی جلد صحتیابی کے لیے نیک خواہشات کیں۔ اس درمیان سینئر کانگریسی لیڈر سابق وزیر معید احمد، سابق پردیش جنرل سکریٹری مکیش سنگھ چوہان اور ارشد اعظمی خصوصی طور پر موجود رہے۔ اس موقع پر پردیش کانگریس صدر محترم اجے رائے جی نے کہا کہ کانگریس پارٹی محبت، بھائی چارے اور شمولیتی سیاست کی حامی جماعت ہے، اور معاشرے کے محترم ستونوں کی یہ حمایت ہماری جدوجہد کو نئی توانائی عطا کرتی ہے۔ معاشرے کے دانشور طبقات کا یہ پیار اور اپنائیت کانگریس کی شمولیتی اور بھائی چارے والی سیاست کی طاقت ہے۔ جناب رائے نے کہا کہ یہ ملاقات گنگا جمنی تہذیب اور باہمی بھائی چارے کی اس اٹوٹ روایت کی علامت ہے، جسے سنبھالے رکھنے کے لیے کانگریس ہمیشہ عہد بستہ رہی ہے۔

ڈاکٹر فریدی کی جدوجہد ایک سماجی انقلاب کی تمہید تھی: محمد ادیب

اے ایم یو اولڈ بوائز ایسوسی ایشن لکھنؤ کے زیر اہتمام ڈاکٹر عبدالجلیل فریدی پر معصوم مرادآبادی کی کتاب کا اجراء

لکھنؤ 4 مئی ''آزاد ہندوستان کی تاریخ میں مسلمانوں کو ڈاکٹر عبدالجلیل فریدی جیسا مخلص، باوقار اور دور اندیش قائد نصیب نہیں ہوا۔ انھوں نے نہایت نامساعد حالات میں ملت کی سیاسی شیرازہ بندی کا فریضہ انجام دیا اور قومی و ملی سطح پر ایسی خدمات انجام دیں جو ہمیشہ یاد رکھی جائیں گی۔'' ان خیالات کا اظہار سابق رکن پارلیمنٹ محمد ادیب نے آج یہاں اپنے صدارتی خطبے میں قائد ملت ڈاکٹر عبدالجلیل فریدی پر معصوم مرادآبادی کی کتاب کی تقریب اجرا کے موقع پر کیا۔ یہ باوقار تقریب علی گڑھ مسلم یونیورسٹی اولڈ بوائز ایسوسی ایشن کے زیر اہتمام ہوٹل عارف کاسل، لکھنؤ میں منعقد ہوئی، جس میں لکھنؤ کی ممتاز علمی، سماجی، ادبی و سیاسی شخصیات نے شرکت کی۔ سلسلۂ کلام جاری رکھتے ہوئے محمد ادیب نے نہایت دردمندانہ انداز میں یہ واضح کیا کہ ڈاکٹر فریدی کی جدوجہد محض سیاست نہیں بلکہ ایک سماجی انقلاب کی تمہید تھی، جسے وقت پر سمجھا نہ جا سکا۔ تقریب کے مہمانِ خصوصی پروفیسر رمیش دیکشت نے کہا کہ ڈاکٹر فریدی نے مسلم سیاست کو نہ صرف ایک نئی سمت دی بلکہ اسے موثر بنانے میں بھی کامیابی حاصل کی، تاہم ان کی اصل ترجیح ملک کی سیکولر طاقتوں کے ساتھ اشتراکِ عمل تھی۔ وہ فسطائیت کے خلاف ڈٹ کر کھڑے رہے اور کبھی سرِ تسلیم خم نہیں کیا۔ موجودہ حالات پر تبصرہ کرتے ہوئے انہوں نے تلخ لہجے میں کہا کہ آج فرقہ پرستی کے بڑھتے رجحان کو روکنے کے لیے سیکولر قوتوں کا مضبوط ہونا ناگزیر ہے، اور جو لوگ ہندوستانی مسلمانوں کی حب الوطنی پر سوال اٹھاتے ہیں، انہیں پہلے اپنی تاریخ اور کردار کا محاسبہ کرنا چاہیے۔ انہوں نے زور دے کر کہا کہ ملک کی فلاح و بقا اسی میں ہے کہ سیکولر ذہن رکھنے والے افراد متحد ہو کر ایک مشترکہ پلیٹ فارم پر جمع ہوں۔

کلیدی خطبہ پیش کرتے ہوئے ممتاز دانشور ڈاکٹر مسعودالحسن عثمانی نے کہا کہ آزادیِ ہند کے بعد جن شخصیات نے قومی و ملی مسائل کے نازک دور میں ایمان و یقین، جرأت و بے باکی کے ساتھ مسلمانوں کو فکری اور نفسیاتی قوت بخشی، ان میں ڈاکٹر عبدالجلیل فریدی مرحوم کا نام نمایاں حیثیت رکھتا ہے۔ وہ ایک کامیاب اور بین الاقوامی شہرت یافتہ معالج ہونے کے ساتھ گہری سیاسی بصیرت کے حامل تھے۔ انہوں نے مسلم سیاست کو ناگزیر سمجھتے ہوئے اس دشوار راستے پر بھی اخلاص اور وقار کے ساتھ استقامت سے سفر جاری رکھا۔ مسلمانوں کے تعلیمی، سماجی، دینی اور ملی مسائل ان کی فکر کا مرکز رہے اور انہوں نے ہر میدان میں خلوص کے ساتھ فعال کردار ادا کیا۔ بلاشبہ آزاد ہندوستان کی ملی تاریخ میں ان کا نام ہمیشہ روشن اور تابندہ رہے گا۔ انہوں نے اس امر پر افسوس کا اظہار کیا کہ عصرِ حاضر کی نوجوان نسل بڑی حد تک ان کی خدمات سے ناواقف ہے، تاہم اس کی مکمل ذمہ داری نوجوانوں پر عائد نہیں کی جا سکتی۔ انہوں نے کہا کہ ہمارے اسلاف کے کارناموں سے روشناس کرانے کی سنجیدہ اور منظم کوششیں نہیں کی گئیں اور بزرگانِ ملت کی قربانیوں سے مزین روشن تاریخ کو عام کرنے کا فریضہ بھی پوری طرح ادا نہیں ہو سکا۔ حالانکہ یہ ایک اہم تاریخی ذمہ داری ہے، جو اب بھی ہماری توجہ اور ادائیگی کی منتظر ہے۔ کتاب کا تعارف پیش کرتے ہوئے محمد اویس سنبھلی نے کہا کہ یہ کتاب نہ صرف ڈاکٹر فریدی کی جدوجہد، فکر اور کردار کو ایک بامعنی خراجِ عقیدت ہے بلکہ معصوم مرادآبادی کی علمی بصیرت، محنت، لگن، جستجو اور ادبی مہارت کا درخشاں نمونہ بھی ہے نیز یہ قاری کو محض ماضی کی سیر نہیں کراتی بلکہ حال پر غور کرنے اور مستقبل کی سمت متعین کرنے پر بھی آمادہ کرتی ہے۔ نظامت کے فرائض انجام دیتے ہوئے ایسوسی ایشن کے صدر سید محمد شعیب نے ڈاکٹر عبدالجلیل فریدی سے اپنے خاندانی تعلقات کا ذکر کیا نیز انہوں نے کہا کہ 1965 میں جب پہلی مرتبہ علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کے اقلیتی کردار کو نشانہ بنایا گیا تو ڈاکٹر فریدی نے علیگ نہ ہوتے ہوئے بھی اس کے خلاف نہ صرف آواز بلند کی بلکہ علیگ برادری کے ساتھ قدم سے قدم ملا کر چلے اور اس تحریک کی قیادت بھی کی۔ ایسوسی ایشن کی اعزازی سکریٹری شہلا حق نے کہا کہ انہیں فخر ہے کہ آج اس پلیٹ فارم سے ایک ایسی شخصیت کو یاد کیا جا رہا ہے جس نے علیگ نہ ہوتے ہوئے بھی علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کے اقلیتی کردار کی بحالی کی تحریک میں نمایاں کردار ادا کیا۔ افتتاحی کلمات میں پدم شری پروین طلحہ نے کہا کہ معصوم مرادآبادی کی یہ کاوش ڈاکٹر فریدی کے افکار سے روشناس کراتی ہے، اس لیے ضروری ہے کہ ان کے نظریات کی ترویج مسلسل جاری رکھی جائے۔

ڈاکٹر سہیل احمد فاروقی نے بتایا کہ ڈاکٹر فریدی بطور طبیب نہایت انسان دوست تھے۔ کتاب کے مرتب معصوم مرادآبادی نے اظہارِ خیال کرتے ہوئے کہا کہ اگرچہ انہوں نے ڈاکٹر عبدالجلیل فریدی کو خود نہیں دیکھا، تاہم ان کے رفقا سے بہت کچھ سنا اور سیکھا، خصوصاً مرحوم جاوید حبیب سے، جنہوں نے ان پر ایک مختصر کتاب بھی تصنیف کی۔ اسی کتاب نے انہیں مزید تحقیق پر آمادہ کیا اور برسوں کی محنت کے بعد انہوں نے مختلف حوالوں کو سمیٹتے ہوئے اس کتاب میں نئی اور مستند معلومات پیش کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ مہمانِ اعزازی کی حیثیت سے خطاب کرتے ہوئے ڈاکٹر فریدی کی پوتی فرح عارف نے کہا کہ انہوں نے اپنے دادا کو نہیں دیکھا، لیکن ان کی عظمت کے قصے سن کر انہیں ہمیشہ فخر کا احساس ہوتا ہے کہ وہ ایک ایسی عظیم شخصیت کے خانوادے سے تعلق رکھتی ہیں۔ پروگرام کے کنوینر انور حبیب علوی نے مہمانوں اور شرکائے محفل کا شکریہ ادا کیا۔

کیشو موریہ اور برجیش پاٹھک کا طیارہ خراب موسم میں پھنسا

لینڈنگ کی تین ناکام کوششوں کے بعد طیارہ بھوپال کی طرف موڑ دیا گیا

لکھنؤ:4 مئی (پی این ایس) اتر پردیش کے نائب وزرائے اعلیٰ کیشو پرساد موریہ اور برجیش پاٹھک خراب موسم کی وجہ سے پیر کو ایک بڑے ہوائی حادثے سے بال بال بچ گئے۔ دہلی سے لکھنؤ واپس آنے والی انڈیگو کی پرواز خراب موسم اور تیز ہواؤں کی وجہ سے چودھری چرن سنگھ ہوائی اڈے پر اترنے میں ناکام رہی۔ پائلٹ نے تین بار طیارے کو لینڈ کرنے کی کوشش کی لیکن خراب موسم اور تیز ہواؤں کے باعث ناکام رہا۔ بالآخر، حفاظتی وجوہات کی بناء پر، طیارے کو مدھیہ پردیش کے دارالحکومت بھوپال کی طرف موڑ دیا گیا، جہاں دونوں نائب وزیر اعلیٰ بحفاظت اتر گئے۔ لکھنؤ ایئرپورٹ کے ذرائع کے مطابق اچانک موسم اس وقت خراب ہو گیا جب طیارہ لینڈ کرنے کی پوزیشن میں تھا۔ ہوا کی رفتار معمول سے زیادہ ہونے کی وجہ سے ہوائی جہاز درمیانی ہوا میں چکر لگاتا ہے۔ تین ناکام کوششوں کے بعد اے ٹی سی کی ہدایت پر پرواز کو بھوپال کی طرف موڑ دیا گیا۔ نائب وزیر اعلیٰ کے دفتر نے تصدیق کی کہ دونوں رہنما محفوظ ہیں اور بھوپال ہوائی اڈے پر ٹھہرے ہوئے ہیں۔ اس واقعے نے ایک بار پھر ایوی ایشن سیفٹی کو لے کر بحث چھیڑ دی ہے۔ فروری 2026 میں شہری ہوابازی کی وزارت نے پارلیمنٹ میں چونکا دینے والے اعداد و شمار پیش کیے تھے۔ رپورٹ کے مطابق ملک کی بڑی ایئرلائنز کے تقریباً 50 فیصد طیاروں میں بار بار خرابی کی شکایات موصول ہوئی تھیں۔

سینٹ زیویئرز نے بورڈ امتحانات (2025-2026) میں نئی تاریخ رقم کی

لکھنؤ کے St.Xavier's Convent School نے ایک بار پھر تعلیمی میدان میں نمایاں کارکردگی کا مظاہرہ کرتے ہوئے ICSE اور ISC بورڈ امتحانات (2025-2026) میں شاندار کامیابی حاصل کی ہے۔ سو فیصد نتائج اور اعلیٰ نمبروں کے ساتھ کامیاب ہونے والے طلبہ کی تعداد میں نمایاں اضافہ اس بات کا ثبوت ہے کہ ادارے میں معیار، نظم و ضبط اور مقصد کے تئیں مضبوط وابستگی موجود ہے۔ اس سال کی کامیابیوں میں سب سے نمایاں نام آروشریواستو کا رہا، جنہوں نے ISC میں 25.99 فیصد نمبر حاصل کر اسکول میں اول مقام حاصل کیا اور اپنی محنت و صلاحیت کا بہترین مظاہرہ کیا۔ ان کے بعد رچا دوبے نے 75.95 فیصد نمبر حاصل کر دوسری پوزیشن حاصل کی۔ تیسرے مقام پر ایشان نگم رہے، جنہوں نے 95 فیصد نمبر حاصل کر ادارے کی تعلیمی برتری کو مزید مضبوط کیا۔ اس موقع پر اسکول کی ڈائریکٹر ڈاکٹر ارجمند زیدی نے خوشی اور فخر کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ یہ نتائج محض نمبروں تک محدود نہیں بلکہ عزم، صبر اور مسلسل بہتری کی جستجو کی داستان ہیں۔ طلبہ نے نہ صرف کامیابی حاصل کی بلکہ اپنے حوصلے سے بھی سب کو متاثر کیا ہے۔ اس کامیابی کے پیچھے اساتذہ کی انتھک محنت اور والدین کا بھرپور تعاون شامل ہے، جنہوں نے مل کر ایسا ماحول فراہم کیا جہاں طلبہ کی صلاحیتیں نکھرتی ہیں اور وہ مسلسل آگے بڑھتے ہیں۔ اس کامیابی کا جشن مناتے ہوئے سینٹ زیویئرز کانوینٹ اسکول آئندہ بھی نئے عزم اور جوش کے ساتھ آگے بڑھتے ہوئے ملک کے مستقبل کے رہنما، موجد اور تبدیلی کے علمبردار تیار کرنے کے اپنے مشن کو جاری رکھنے کے لیے پُرعزم ہے۔

جدید ٹیکنالوجی اور باغبانی انقلاب سے شاہجہاں پور کے کسان خوشحال

لکھنؤ، 4 مئی۔ اتر پردیش حکومت کسانوں کی آمدنی بڑھانے اور انہیں خود کفیل بنانے کے لیے مسلسل کام کر رہی ہے۔ زراعت میں تنوع لانے اور روایتی کھیتی کے ساتھ جدید ٹیکنالوجی شامل کرنے کے لیے مختلف باغبانی ترقیاتی اسکیمیں چلائی جا رہی ہیں۔ ریاست کے محکمہ باغبانی ان اسکیموں کو زمین پر نافذ کرنے کے لیے سرگرم ہے، تاکہ کسان جدید طریقوں سے معاشی طور پر مضبوط ہو سکیں۔ پھل، سبزی اور پھولوں کی کاشت کو فروغ دینے کے لیے سبسڈی، تکنیکی تربیت اور منڈی تک رسائی جیسے اقدامات کیے گئے ہیں، جن کے مثبت اثرات دیہی معیشت پر نظر آ رہے ہیں۔ شاہجہاں پور کے ایک ترقی پسند کسان گووند سنگھ کی مثال نمایاں ہے، جنہوں نے روایتی کھیتی چھوڑ کر امرود کی باغبانی شروع کی۔ حکومت کی مدد اور رہنمائی سے انہوں نے کامیابی حاصل کی اور فی ہیکٹر تقریباً 2 سے 25.2 لاکھ روپے منافع کمایا۔ اسی طرح ایک اور کسان امریش سنگھ نے پولی ہاؤس ٹیکنالوجی اپنا کر غیر موسمی سبزیوں کی پیداوار شروع کی، جس سے سال بھر آمدنی ممکن ہوئی۔ ان اقدامات کے نتیجے میں دیگر کسان بھی روایتی کھیتی سے ہٹ کر نقد فصلوں اور باغبانی کی طرف راغب ہو رہے ہیں، جس سے ریاست میں ایک نئی زرعی معاشی تبدیلی آ رہی ہے۔ حکومت اور ضلعی انتظامیہ کی مشترکہ کوششوں سے خود کفیل اور خوشحال کسانوں کا خواب حقیقت بنتا نظر آ رہا ہے۔

یوگی حکومت کی بڑی پہل، ون ڈسٹرکٹ ون ڈش، اسکیم کو منظوری

روایتی کھانوں کو عالمی پہچان ملے گی: وزیر راکیش سچان

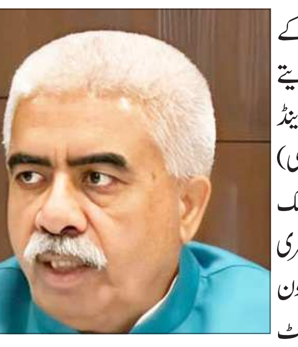

لکھنؤ: 4 مئی۔ پیر کو کابینہ کے فیصلوں کے بارے میں اطلاع دیتے ہوئے ریاست کے مائیکرو، اسمال اینڈ میڈیم انٹرپرائزز، (ایم ایس ایم ای) کھادی اور دیہی صنعتوں، سلک انڈسٹری، ہینڈلوم اور ٹیکسٹائل انڈسٹری کے وزیر راکیش سچان نے کہا کہ ون ڈسٹرکٹ ون پروڈکٹ (ODOP) کی کامیابی کے بعد یوگی حکومت نے اب ون ڈسٹرکٹ ون ڈیش اسکیم کو منظوری دے دی ہے۔ وزیر جناب سچان نے کہا کہ اس اسکیم کا مقصد ریاست کے ہر ضلع کے روایتی اور مخصوص پکوانوں کو قومی اور بین الاقوامی شناخت دلانا ہے۔ اس اقدام کے تحت ضلع کے لحاظ سے مشہور پکوانوں کی نشاندہی کی جائے گی اور انہیں محفوظ اور معیاری بنایا جائے گا۔ ان کے معیار، پیکیجنگ، برانڈنگ، اور ان کی شیلف لائف کو بڑھانے پر بھی خصوصی توجہ دی جائے گی۔ انہوں نے کہا کہ اس سکیم کے تحت متعلقہ کاریگروں، حلوائیوں، کھانے پینے کے تاجروں اور کارکنوں کو تکنیکی تربیت دی جائے گی اور انہیں مختلف میلوں، تہواروں اور نمائشوں کے ذریعے مارکیٹ فراہم کی جائیں گی۔ اس سے نہ صرف روایتی کھانوں کو ایک نئی شناخت ملے گی بلکہ روزگار کے مواقع وضع ہوں گے اور کاریگروں کی آمدنی میں بھی اضافہ ہوگا۔ وزیر جناب سچان نے کہا کہ اس اسکیم کو نافذ کرنے کے لیے ضلعی سطح پر ضلع مجسٹریٹ کی سربراہی میں ایک کمیٹی تشکیل دی جائے گی، جس میں یونیورسٹیوں، تکنیکی اداروں، محکمہ خوراک، اور محکمہ سیاحت کے نمائندے شامل ہوں گے۔ یہ کمیٹی مقامی سطح سے تجاویز لے کر ترکیبوں کے انتخاب اور ترقی کو یقینی بنائے گی۔ انہوں نے کہا کہ حکومت اس اسکیم کے لیے مالی مدد بھی فراہم کرے گی، جس میں کاروباری افراد کو 25 فیصد گرانٹ (زیادہ سے زیادہ 20 لاکھ روپے) فراہم کی جائے گی۔ مالی سال 2026-27 کے بجٹ میں اس اسکیم کے لیے 150 کروڑ روپے کا انتظام کیا گیا ہے۔ وزیر موصوف نے بتایا کہ جلد ہی لکھنؤ میں ریاست کے کھانہ فروشوں اور حلوائیوں کی ایک ریاستی کانفرنس کا انعقاد کیا جائے گا، جس میں تکنیکی سیشن کے ذریعے پیکیجنگ، معیار اور جدید مارکیٹنگ کے بارے میں معلومات فراہم کی جائیں گی اور روایتی پکوانوں کی ایک نمائش کا بھی اہتمام کیا جائے گا۔ اس کے علاوہ، کابینہ نے ریاست میں ٹیکسٹائل سیکٹر کو فروغ دینے کے لیے ایک اہم فیصلہ لیتے ہوئے، مختلف اضلاع - امروہہ، باہری (بریلی)، سنت کبیر نگر، اور نگینہ (بجنور) میں واقع اسپننگ ملوں کی اراضی ٹیکسٹائل ڈیپارٹمنٹ کو منتقل کرنے کی منظوری دی۔ ان مقامات پر ٹیکسٹائل پارکس بنائے جائیں گے جس سے بڑے پیمانے پر سرمایہ کاری اور روزگار کے مواقع وضع ہوں گے۔ وزیر راکیش سچان نے کہا کہ یوگی حکومت ریاست میں 'برانڈ یوپی' کے تصور کو مضبوط کرنے کے لیے مسلسل کام کر رہی ہے۔